صبح صادق	05:57
طلوع آفتاب	07:11
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	06:32

آج کی حدیث

حضرت عبدالملک ابن عمیر بطریق ارسال نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔" (بیہقی)

روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 39, Sunday- 08 February, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ۞ شمارہ نمبر ۳۹ ۞ اتوار، ۸ر فروری ،۲۰۲۶، ۱۹ر شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات: ۸

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

اگنی ۳ر کا کامیاب تجربہ

اڈیشہ: اوڈیشہ کے چندی پور میں قائم انٹیگریٹڈ ٹسٹ رینج سے جمعہ کو درمیانی فاصلے تک نشانے لگانے والے بیلسٹک میزائل اگنی 3 کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ اس تجربہ کے دوران میزائل کے تمام آپریشنل اور تکنیکی معیار کی تصدیق ہوگئی۔ یہ تجربہ اسٹریٹجک فورسز کمان کی نگرانی میں انجام دیا گیا، جس کا مقصد میزائل کی کارکردگی اور دفاعی صلاحیتوں کا جائزہ لینا تھا۔

سپریم کورٹ کا جن سوراج پارٹی کی عرضی پر سماعت سے انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعہ کو پرشانت کشور کی قیادت والی جن سوراج پارٹی کی طرف سے بہار اسمبلی انتخابات 2025 کو چیلنج کرنے والی ایک رٹ درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا، جس میں انہوں نے ریاست میں از سرنو انتخابات کرانے کی ہدایت مانگ کی تھی۔ جب بنچ نے اس معاملے کی سماعت سے ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تو درخواست گزار نے درخواست واپس لینے اور ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کی آزادی مانگی۔ انہیں یہ آزادی دیتے ہوئے چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باغچی پر مشتمل بنچ نے درخواست کو واپس لینے کے طور پر خارج کر دیا۔ یہ رٹ پٹیشن آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی تھی جس میں دیگر باتوں کے علاوہ ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کے نافذ رہنے کے دوران مکھیہ منتری مہیلا روزگار یوجنا کے تحت مستفیدین کی تعداد بڑھانے اور خواتین ووٹرز کو 10,000 روپے کی براہ راست نقد رقم کی منتقلی کو چیلنج کیا گیا تھا۔

چابہار پورٹ منصوبہ علاقائی رابطوں کیلئے انتہائی اہم

ہندوستان کے حوالے سے تعاون بڑھانے پر زور

نئی دہلی: چابہار پورٹ منصوبہ کو علاقائی رابطوں کے لیے انتہائی اہم بتاتے ہوئے صاف طور پر کہا کہ اس منصوبے کے حوالے سے ہندوستان اور دیگر ممالک کے ساتھ تعاون کو مزید بڑھایا جانا چاہیے۔ نئی دہلی میں ایران کے سفیر نے یہ بیان ایسے وقت میں دیا ہے جب چابہار بندرگاہ کے حوالے سے امریکی پابندی کی پالیسیوں میں حال میں تبدیلیاں سامنے آئی ہیں۔ اس طرح اس منصوبے کے مستقبل اور ہندوستان کی شراکت داری پر نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ جمعہ کے روز نئی دہلی واقع سفارت جمہوریہ اسلامی میں پریس کانفرنس کے دوران ایران کے سفیر ڈاکٹر محمد فتح علی نے کہا کہ چابہار بندرگاہ تزویراتی اور اقتصادی لحاظ سے اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بندرگاہ افغانستان اور وسطی ایشیا تک رسائی کا اہم اور بڑا راستہ بن سکتی ہے۔ ایران کا خیال ہے کہ اس منصوبے پر ہندوستان کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط ہونے چاہئیں۔ ڈاکٹر فتح علی نے کہا کہ چابہار کا علاقائی تجارت اور رابطوں کو بڑھانے میں اہم کردار ہے۔ چابہار پورٹ پروجیکٹ کا تصور افغانستان کی

تعمیر نو اور اقتصادی ترقی کو ذہن میں رکھ کر کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد ہندوستان، افغانستان اور وسطی ایشیا کے درمیان تجارتی راستے کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ راستہ پاکستان کو ایک طرف چھوڑتے ہوئے براہ راست رابطہ فراہم کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ہندوستان کے لئے یہ منصوبہ اسٹریٹجک لحاظ سے اہم مانا جاتا ہے۔ پورٹ کے ذریعے کارگو کی نقل و حمل اور علاقائی تجارت کو فروغ دینے کا منصوبہ ہے۔ ایرانی سفیر نے ہندوستان کے ساتھ دوستی اور روایتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ایران کے دشمنوں کو وارننگ بھی دی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایران یقیناً امن کا حامی ہے لیکن اگر کسی نے اسے للکارنے کی کوشش کی تو اس کا انجام بھگتنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی قسم کی جنگ نہیں چاہتے لیکن ہر آپشن کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ ایرانی سفیر کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران کے اسرائیل، امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ تعلقات انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ امریکی طیارہ بردار جہاز یو ایس ایس ابراہم لنکن طیاروں سے لدا ہوا ایران کے آس پاس منڈلا رہا ہے۔ ایرانی سفیر کا کہنا ہے کہ ہم پوری طرح تیار ہیں۔ ڈاکٹر فتح علی کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایران کسی بھی فوجی یا سفارتی دباؤ کے سامنے جھکنے والا نہیں ہے۔ اس دوران ایرانی سفیر نے ہندوستان کے ساتھ ملک کے تاریخی اور تزویراتی تعلقات پر بھی کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ چابہار پورٹ دونوں ممالک کے لیے گیم چینجر ہے۔ چابہار انتہائی اہم منصوبہ ہے، یہ افغانستان اور وسطی ایشیا تک رسائی میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ سفیر نے زور دے کر کہا کہ ایران کا خیال ہے کہ ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو مزید وسعت دی جانی چاہیے۔ یہ بیان اس بات کا ثبوت ہے کہ مغربی ممالک کی پابندیوں کی دھمکیوں کے باوجود ایران ہندوستان کو اپنا سب سے قابل اعتماد پارٹنر سمجھتا ہے۔ ایرانی سفیر کے اس بیان کو امریکہ جیسے ممالک کے لیے سخت پیغام کے طور پر بھی دیکھا جارہا ہے۔

اولا، اوبر اور ریپڈو ڈرائیور کی ملک گیر ہڑتال

مطالبات پر مشتمل خط حکومت کو ارسال

سوشل میڈیا پر اعلان کیا گیا کہ 7 فروری کو پورے ملک میں ڈرائیور کام بند رکھیں گے۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ ان کے لیے نہ تو کوئی کرایہ طے ہے اور نہ ہی کوئی اصول ہے، صرف ان کا استحصال کیا جارہا ہے۔ کرایہ اور اصول طے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے اولا، اوبر اور ریپڈو کمپنیوں کے ڈرائیوروں نے ہفتہ کو ملک گیر ہڑتال کردی۔ ڈرائیوروں نے اسے 'آل انڈیا بریک ڈاؤن' کا نام دیا ہے۔ اس

دوران وہ اپنے موبائل ایپ بند رکھیں گے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو کیب، آٹو یا بائیک ٹیکسی ملنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اس ہڑتال کا اعلان تلنگانہ گگ ورکرس یونین اور دیگر تنظیموں نے مشترکہ طور پر کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر اعلان کیا کہ 7 فروری کو پورے ملک میں ڈرائیور کام بند رکھیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈرائیوروں کے لیے نہ تو کوئی کرایہ طے ہے اور نہ ہی کوئی اصول ہے، صرف ان کا استحصال کیا جارہا ہے۔ یونین نے مرکزی وزیر ٹرانسپورٹ نتن گڈکری کو خط لکھ کر اپنی شکایات سے واقف کرانے کی کوشش کی ہے۔ ڈراؤروں کا کہنا ہے کہ حکومت کی جانب سے کرائے کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے کمپنیاں اپنی مرضی سے پیسے کاٹتی ہیں۔ اس وجہ سے ڈرائیوروں کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہو گیا ہے اور انھیں اپنی کمائی کا کوئی بھروسہ نہیں رہ گیا ہے۔ یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت آٹو، ٹیکسی اور بائیک ٹیکسی کے لیے فوری طور پر کم از کم کرایہ مقرر کرے اور یہ فیصلہ ڈرائیوروں سے مشاورت کے بعد ہی کیا جائے۔ انہوں نے پرائیویٹ (سفید نمبر پلیٹ) کے کمرشل استعمال پر پوری طرح پابندی لگانے یا انہیں کمرشل کیٹیگری میں تبدیل کرنے کی بات کہی ہے۔ اس کے علاوہ یونین چاہتی ہے کہ حکومت ان کمپنیوں پر کڑی نظر رکھے تاکہ ان کی من مانی کو روکا جا سکے اور ڈرائیوروں کو استحصال سے بچایا جا سکے۔ اس دوران ہڑتال کی وجہ سے لوگوں کو آمدورفت میں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ کچھ شہروں میں اس کا اثر ہلکا اور دوسروں میں زیادہ ہوسکتا ہے۔

عمر عبداللہ نے جموں کشمیر کیلئے 1.13 لاکھ کروڑ کا بجٹ پیش کیا

جموں: جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کے روز قانون ساز اسمبلی میں مرکزی زیر انتظام علاقہ جموں و کشمیر کیلئے مالی سال 2026 2027 کا 1. 13 لاکھ کروڑ کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مالی سال 2026-27 کے لیے کل خالص بجٹ کا تخمینہ 1,13,767 کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالی سال 2026-27 کے لیے کل خالص بجٹ کا تخمینہ 1,13,767 کروڑ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کل اخراجات میں سے 80,640 کروڑ محصولات کے اخراجات کیلئے مختص کیے گئے ہیں، جبکہ 127,33 کروڑ کیپٹل اخراجات کیلئے مختص ہیں۔ عمر عبداللہ نے اعلان کیا کہ بجٹ تخمینہ 2026-27 کے تحت متوقع آمدنی کی وصولیاں 90,018 کروڑ ہیں، جبکہ سرمایہ کی وصولی 749,23 کروڑ متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونین ٹیریٹری کی اپنی آمدنی بشمول ٹیکس اور غیر ٹیکس دونوں ذرائع کا تخمینہ 31,800 کروڑ روپے ہے۔

پارلیمنٹ میں تعطل برقرار، کارروائی پیر تک کیلئے ملتوی

اپوزیشن نے ہند۔امریکہ تجارتی معاہدہ کے خلاف احتجاج کیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر بحث میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو بولنے کی اجازت نہ ملنے اور لداخ میں چین کے ساتھ ٹکراؤ پر ملک کی سیاسی قیادت میں فیصلے کے جمود کے معاملہ پر پارلیمنٹ میں جمعہ کو بھی ہنگامہ آرائی جاری رہی اور کارروائی پیر تک کیلئے ملتوی کردی گئی۔ لوک سبھا کو ملتوی کرتے ہوئے اسپیکر اوم برلا نے بتایا کہ موجودہ بجٹ اجلاس کے دوران رکاوٹوں کی وجہ سے ۱۹ر گھنٹے ۱۳ر منٹ ضائع ہوگئے۔ دوسری طرف ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ کو ملک کے کسانوں اور تاجروں پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے اپوزیشن کے ممبران نے پارلیمنٹ کے احاطہ میں زبردست احتجاج کیا۔ اس کے ساتھ ہی چینی ٹینکوں کی دراندازی کے وقت کوئی فیصلہ لینے کے بجائے "جو اُچت سمجھو، وہ کرو" کہہ کر ذمہ داری فوجی سربراہ کے سر پر ڈالنے کے معاملے میں اپوزیشن نے وزیر اعظم مودی کو نشانہ بنایا۔ پارلیمنٹ احاطہ میں مظاہرہ کے دوران راہل گاندھی سمیت اپوزیشن کے اراکین نے "جو اُچت سمجھو، وہ کرو" کے نعرے لگائے۔ ہند امریکہ تجارتی معاہدہ کے خلاف احتجاج میں اپوزیشن کے اراکین نے اپنے ہاتھوں میں بینر اٹھا رکھا تھا جس میں معاہدہ کو ٹریپ ڈیل بتایا گیا۔ راہل گاندھی جب اس احتجاج میں شامل ہوئے تو انہوں نے ممبران کے ساتھ 'جو اچت سمجھو وہ کرو (جو مناسب لگے وہ کرو) کے نعرے لگائے۔ اس سے قبل لوک سبھا کو پہلے دو پہر تک کیلئے ملتوی کیا گیا لیکن جب دوپہر کو ایوان کو دوبارہ طلب کیا گیا تو حزب اختلاف کے ارکان نعرے لگاتے ہوئے پلے کارڈز کے ساتھ چاہِ ایوان تک پہنچ گئے۔ اپوزیشن نے خاموشی اختیار کرنے سے انکار کر دیا جس کے بعد ایوان کی کارروائی پیر تک ملتوی کردی گئی۔ دریں اثناء کانگریس نے وزیر اعظم مودی کے ذریعہ گزشتہ روز لوک سبھا میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک کا جواب دینے سے گریز کرنے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ پارٹی نے اس کو ایوان کے طریقہ کار اور کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اس کے بارے میں اسپیکر اوم برلا کو خط لکھا۔

ہیمنت بسوا شرما کے خلاف زائد از ۴۰ر دانشور گوہاٹی ہائی کورٹ سے رجوع

سابق افسران، صحافیوں اور سرکردہ شخصیات نے عدالت کی توجہ وزیر اعلیٰ کی مسلسل زہر افشانیوں کی طرف مبذول کرائی، از خود نوٹس لے کر کارروائی کی اپیل بھی کی

وزیر اعلیٰ کے آئینی عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود مسلمانوں کے خلاف ہیمنت بسوا شرما کی زہر افشانیاں اب سماج کے مہذب افراد کیلئے برداشت سے باہر ہوتی جارہی ہیں۔ جمعرات کو آسام کی ۴۰ر سے زائد ممتاز شخصیات نے گوہاٹی ہائی کورٹ کی توجہ اس جانب مبذول کرائی اور اس سے اپیل کی کہ وہ وزیر اعلیٰ کے حالیہ بیانات کا نوٹس لے اور از خود کارروائی کرے۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو پیش کئے گئے مکتوب میں، جس پر دستخط کرنے والوں میں دانشور، سابق نوکر شاہ، ماہرین تعلیم، صحافی، مصنف، ڈاکٹر اور سرکردہ شخصیات کے دستخط ہیں، میں عدالت کو آگاہ کیا گیا ہے کہ "آئین کی خلاف ورزیوں پر خاموشی یا بے عملی' اپنے آپ میں آئین کی "اخلاقی اتھارٹی کو کمزور" کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ گوہاٹی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اشوتوش کمار کو یہ کھلا خط ممتاز شخصیات کے ایک وفد نے پیش کیا۔ انہوں

نے آسام میں بنگالی بولنے والے مسلمانوں کو "میاں" کہہ کر پکارنے کو ہی "تحقیر آمیز" قرار دیا اور عدالت کی توجہ ہیمنت بسوا شرما کے کئی حالیہ بیانات کی طرف مبذول کرائی جو نفرت انگیز تقاریر، انتظامی دھمکی اور ایک خاص کمیونٹی کو ذلیل کرنے مترادف ہیں۔ کھلے خط پر دستخط کرنے والوں میں ممتاز اسکالر ڈاکٹر ہیرن گوہین، آسام کے سابق ڈی جی پی ہرے کرشنا ڈیکا، گوہاٹی کے سابق آرچ بشپ تھامس مینام پارمپل، راجیہ سبھا کے رکن اجیت کمار بھوئیاں، ریٹائرڈ آئی اے ایس افسران، سینئر صحافی، ماہرین تعلیم، فنکار اور آسام کے سماجی کارکن شامل ہیں۔ مکتوب کی تفصیلات جمعہ کو میڈیا کے سامنے آئیں۔ دستخط کنندگان نے ہائی کورٹ کو "آئینی حقوق کا محافظ" قرار دیتے ہوئے اپنے مکتوب میں کہا ہے کہ وہ "گوہاٹی ہائی کورٹ کے رول پر مکمل بھرسے کے ساتھ" رجوع کررہے ہیں۔ وفد نے چیف جسٹس آف گوہاٹی ہائی کورٹ کو جو مکتوب پیش کیا ہے اس میں "میاں مسلمان" کے خلاف وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما کے حالیہ بیانات کو آئین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "یہ بیانات، جو عوامی سطح پر بار بار اور تسلسل کے ساتھ دیئے جارہے ہیں سیاسی بیان بازی سے آگے بڑھ کر آئین کے ذریعہ کھینچے گئے اس دائرہ میں داخل ہو چکے ہیں جو انسانیت سوزی، اجتماعی تحقیر، سرکاری سرپرستی میں ہراسانی اور دھمکیوں سے روکنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ مکتوب میں ان بیانات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جن میں آسام کے لوگوں کو "میاں" (مسلمانوں) کے خلاف سماجی اور معاشی امتیاز کو بڑھاوا دینے کی بات کی گئی ہے۔

دفعہ 370: جموں و کشمیر اسمبلی میں زوردار ہنگامہ

حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے لیڈران آمنے سامنے

برسر اقتدار نیشنل کانفرنس کے رکن اسمبلی جاوید حسن بیگ نے ایوان میں بحث کے دوران الزام عائد کیا کہ کچھ اراکین کو جموں و کشمیر کے خصوصی درجہ کی تاریخ اور آئینی پس منظر کی درست جانکاری نہیں ہے۔ جموں و کشمیر سے ختم کیے جاچکے دفعہ 370 سے متعلق آوازیں لگاتار اٹھتی رہی ہیں، اور اس معاملہ میں آج جموں و کشمیر اسمبلی میں زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ اسمبلی میں ایک وقت دفعہ 370 اور خصوصی درجہ سے متعلق حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے لیڈران میں ٹکراؤ کی حالت پیدا ہوگئی۔ برسر اقتدار نیشنل کانفرنس کے رکن اسمبلی جاوید حسن بیگ نے ایوان میں بحث کے دوران الزام عائد کیا کہ کچھ اراکین کو جموں و کشمیر کے خصوصی درجہ کی تاریخ اور آئینی پس منظر کی درست جانکاری نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ معاملہ صرف سیاسی بیان بازی کا نہیں ہے، بلکہ ریاست کی شناخت اور اس کے حقوق سے منسلک ہے۔ ان کے اس بیان پر اپوزیشن لیڈران ناراض ہو گئے اور سخت اعتراض ظاہر کیا۔ حزب اختلاف کے قائد سنیل کمار شرما نے ایوان میں کھلا چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے آئین میں اسپیشل اسٹیٹس نام سے کوئی لفظ ہی درج نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کسی بھی چیز پر بحث دلیلوں کی بنیاد پر ہونی چاہیے، جذباتی دعووں پر نہیں۔ اسمبلی میں کئی مواقع ایسے آئے جب حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے لیڈران تلخ نوک جھونک کرتے دکھائی دیے۔ اس وجہ سے ایوان میں شور شرابہ بھی بڑھ گیا اور ہنگامہ والی حالت پیدا ہوگئی۔ اسمبلی اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے مداخلت کر کبھی اراکین کو خاموش کرایا اور ضروری موضوعات پر صبر کے ساتھ بحث کرنے کی اپیل کرنی پڑی۔ مرکز کے زیر انتظام خطہ جموں و کشمیر سے دفعہ 370 ہٹانے کے معاملہ پر سیاسی پولرائزیشن کی کوششیں اکثر ہوتی رہی ہیں، لیکن اسمبلی میں آج جس طرح سے ہنگامہ ہوا، اس نے ظاہر کر دیا ہے کہ یہ معاملہ جلد ٹھنڈا ہونے والا نہیں ہے۔

وزیر اعظم مودی ۲ر روزہ دورے پر پہنچے ملیشیا

کانگریس نے یاد دلایا ملیشیائی وزیر اعظم انور ابراہیم کا ایک بیان

نئی دہلی: ہندوستان اور ملیشیا کے رشتوں کو نئی اونچائیاں فراہم کرنے کا عزم لیے وزیر اعظم نریندر مودی ہفتہ کے روز 2 دنوں کے دورہ پر ملیشیا پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر ان کا استقبال ملیشیائی وزیر اعظم انور ابراہیم نے کیا۔ ملیشیا کے لیے روانگی سے قبل پی ایم مودی نے اشارہ دیا تھا کہ ہندوستان اب ملیشیا کے ساتھ دفاعی، معاشی، سیکورٹی اور اینوویشن جیسے اہم شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ انھوں نے یہ بیان بھی دیا کہ ہندوستان اور ملیشیا کے درمیان تعلقات تاریخی رہے ہیں اور گزشتہ کچھ سالوں کے دوران ان رشتوں میں لگاتار مضبوطی آئی ہے۔ پی ایم مودی کا کہنا ہے کہ وہ ملیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کے ساتھ تفصیلی بات چیت کو لے کر پُرجوش ہیں۔ نریندر مودی کے مطابق دونوں ممالک اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید آگے بڑھانے پر توجہ دیں گے۔ اس میں دفاعی و سیکورٹی تعاون کے ساتھ ساتھ تجارتی، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور اینوویشن کو نئی سمت دینا شامل ہے۔ خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق پی ایم مودی کے دورۂ ملیشیا کو لے کر ملیشیا میں موجود ہندنژاد طبقہ بہت پُرجوش ہے۔ کوالالمپور میں ان کے استقبال کے لیے عالیشان کمیونٹی پروگرام منعقد کیا جارہا ہے، جس کا نام ہے 'ویلکم مودی جی'۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں 750 سے زیادہ فنکار ایک ساتھ اسٹیج پر اتریں گے اور کمیونٹی رقص پیش کریں گے۔ بہرحال، کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ملیشیا پہنچنے سے قبل انھیں کچھ باتیں یاد دلائی ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "اکتوبر 2025 کے اواخر میں وزیر اعظم کوالالمپور کا دورہ کرنے والے تھے۔ اس کا اعلان بھی کیا گیا تھا، لیکن آخری لمحہ میں مودی نے یہ دورہ منسوخ کر دیا، کیونکہ وہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے سامنے آنا نہیں چاہتے تھے، جو اسی وقت ملیشیا میں موجود رہنے والے تھے۔

کوئلہ کان دھماکہ میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر ۲۷ر ہوئی

کئی افراد اب بھی لاپتہ، تلاش ابھی بھی جاری

پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ اس حادثہ کے عبد سخت دفعات میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اب تک 2 ملزمین 36 سالہ فورمے چرمانگ اور 42 سالہ شمیبی وار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میگھالیہ کے مشرقی جینتیا ہلس ضلع میں غیر قانونی کوئلہ کانکنی کے دوران ہوئے دھماکہ کے 2 دنوں بعد جائے وقوع سے 2 مزید لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ اس سے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوگئی ہے۔ پولیس نے اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ جمعرات کو امسنگٹ گاؤں کے تھانگسکو علاقہ میں ہوئے دھماکہ والی جگہ پر کئی ایجنسیوں کے ذریعہ چلائی جارہی تلاشی مہم کے دوران دونوں لاشیں برآمد کی گئیں۔ پولیس نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور تلاشی مہم فی الحال جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس کمار نے بتایا کہ مہلوکین کی شناخت کی جارہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ بی این ایس (بھارتیہ نیائے سنہیتا)، کان اور معدنیات (ڈیولپمنٹ وریگولیشن) ایکٹ اور دھماکہ خیز مادہ ایکٹ کے التزامات کے تحت از خود نوٹس لیتے ہوئے کھلی ہریات پولیس تھانہ میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اس حادثہ کے تعلق سے اب تک دو ملزمین، جلا چھیٹ پورڈ نگ گاؤں کے 36 سالہ فورمے چرمانگ اور سُنتنگا پو ہویلانگ گاؤں کے 42 سالہ شمیبی وار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امسنگٹ کے تھانگسکو علاقہ واقع کان میں دھماکہ کے بعد افسران کئی ایجنسیوں کی مدد سے بڑے پیمانے پر تلاشی اور بچاؤ مہم چلا رہے ہیں۔ موقع پر موجود ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور بچاؤ ٹیم تلاش میں مصروف ہے۔ اس درمیان میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ سنگما نے کہا کہ حکومت ناجائز کوئلہ کانکنی میں شامل لوگوں کے تئیں کوئی نرمی نہیں دکھائے گی۔ ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہوگی۔ سنگما نے یہ بھی کہا کہ انتظامیہ کو جانچ تیز کرنے اور جوابدہی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

سپریم کورٹ کا آئی اے ایم سی کو مفت اراضی الاٹمنٹ پر روک لگانے کا فیصلہ برقرار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعرات کے روز تلنگانہ ہائی کورٹ کے حیدرآباد میں واقع انٹرنیشنل آربٹریشن اینڈ میڈیئشن سینٹر کو قیمتی سرکاری زمین کی مفت الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ایس وی این بھاٹی پر مشتمل بنچ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی آئی اے ایم سی کی درخواستوں کو خارج کر دیا۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس معاملے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی ہے۔ اس سے قبل جسٹس ستیش چندر شرما نے کیس کی سماعت سے خود کو الگ کرلیا تھا۔ جون 2025 کے ایک فیصلے میں، تلنگانہ ہائی کورٹ نے حیدرآباد کے رائدرگ گاؤں میں قیمتی اراضی آئی اے ایم سی کو مفت میں الاٹ کرنے کے ریاستی حکومت کے اقدام پر روک لگا دی تھی۔ سنٹر کا افتتاح 2021 میں اس وقت کے چیف جسٹس این وی رمنا کے دور میں ہوا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ حکومت عوام کی امانت ہے اور بغیر کسی مجبوری کے یا وسیع تر عوامی مفاد میں سرکاری زمین مفت میں نہیں دے سکتی ہے۔

دہلی فسادات کیس: پولیس پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام برقرار

نئی دہلی: شمال مشرقی دہلی میں 2020 کے فرقہ وارانہ فسادات کے دوران 23 سالہ مسلم نوجوان فیضان کی المناک ہلاکت کے معاملہ میں سی بی آئی نے اپنی چارج شیٹ میں قتل (دفعہ 302) کو شامل نہ کرتے ہوئے دو دہلی پولیس اہلکاروں کے خلاف نسبتاً ہلکی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ایک بار پھر انصاف، پولیس جواب دہی اور اقلیتی حقوق سے متعلق سنگین سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ سی بی آئی نے ہیڈ کانسٹیبل رویندر کمار اور کانسٹیبل پون یادو کے خلاف تعزیراتِ ہند کی دفعات 323 (جان بوجھ کر چوٹ پہنچانا)، 325 (سنگین چوٹ پہنچانا) اور 304(II) (قتلِ خطا جو قتل کے زمرے میں نہیں آتا) کے تحت چارج شیٹ داخل کی ہے، جس میں زیادہ سے زیادہ دس سال قید کی سزا ہوسکتی ہے۔

اس ہفتہ پارلیمنٹ میں جو کچھ ہوا وہ حیرت انگیز اور پوری طرح غیر جمہوری تھا

راہل گاندھی نے کہا کہ سابق فوجی چیف جنرل ایم ایم نروَنے کی کتاب میں سامنے آئی باتوں نے ایک سچائی سامنے لائی ہے۔

نئی دہلی: راہل گاندھی نے کہا کہ سابق فوجی چیف جنرل ایم ایم نروَنے کی کتاب میں سامنے آئی باتوں نے ایک سچائی سامنے لائی ہے۔ جب چین ہندوستان پر دباؤ بنا رہا تھا، تب وزیر اعظم ہماری فوج کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے۔ رواں ہفتہ پارلیمنٹ اجلاس انتہائی ہنگامہ خیز رہا، جس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے لیڈران آمنے سامنے دکھائی دیے۔ خاص طور سے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے ایوانِ زیریں میں جس طرح سابق فوجی چیف جنرل نروَنے کی کتاب سے اقتباس پیش کرنے کی کوشش کرتے نظر آئے اور حکمراں طبقہ ہنگامہ کرتی دکھائی دی، اُس نے ملک کو حیران کر دیا۔ اس واقعہ کو کانگریس نے اپنے نیوز لیٹر میں اہم مقام عطا کیا ہے۔ کانگریس کے ذریعہ جاری تازہ نیوز لیٹر میں نروَنے کی غیر مطبوعہ کتاب کا اقتباس لوک سبھا میں نہیں پڑھنے دیے جانے کو غیر جمہوری قرار دیا گیا ہے۔ اس نیوز لیٹر کے جاری ہونے کے بعد راہل

گاندھی کا اہم بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے عوام سے کہا ہے کہ "میرے پیارے ملکی باشندو اور ساتھیو، اس ہفتہ پارلیمنٹ میں کچھ ایسا ہوا جو نہ صرف حیرت انگیز تھا، بلکہ پوری طرح غیر جمہوری بھی تھا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "قائد حزب اختلاف کے طور پر جب میں نے ایک سنگین قومی سیکورٹی بحران کے دوران وزیر اعظم مودی کے ذریعہ ذمہ داری سے پیچھے ہٹنے کا سوال اٹھایا، تو مجھے بولنے ہی نہیں دیا گیا۔" راہل گاندھی کا کہنا ہے کہ سابق فوجی چیف جنرل ایم ایم نروَنے کی کتاب میں سامنے آئی باتوں نے ایک سچائی سامنے لائی ہے۔ ایک ایسی سچائی جب ہندوستان پر چین دباؤ بنا رہا تھا اور وزیر اعظم ہماری فوج کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے لوک سبھا میں بحث روکے جانے کے پیچھے کی وجہ اسی سچائی کو قرار دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ "(اس سچائی کو چھپانے کے لیے) پارلیمنٹ کو خاموش کیا گیا۔ یہ حکومت خوف سے چلتی ہے۔ جوابدہی کے خوف سے اور سچائی کے خوف سے۔ ہندوستان کو جواب چاہیے، اور اسے ایسی پارلیمنٹ چاہیے جہاں آزادی سے بولا جا سکے۔" کانگریس نے بھی اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر تازہ نیوز لیٹر جاری ہونے کی جانکاری دی ہے۔ اس پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ "اس ہفتہ پارلیمنٹ میں کچھ ایسا ہوا، جو پوری طرح غیر جمہوری تھا۔ حزب اختلاف کے قائد کے طور پر جب راہل گاندھی نے ایک سنگین قومی سیکورٹی بحران کے دوران وزیر اعظم مودی کے ذمہ داری سے پیچھے ہٹنے پر سوال اٹھایا، تو انھیں بولنے ہی نہیں دیا گیا۔" اس سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی کو سابق فوجی چیف جنرل نروَنے کی کتاب ہاتھ میں لیے ہوئے تصویر بھی پیش کی گئی ہے۔

نیویارک کے میئر ظہران ممدانی کا مشورہ

'امریکہ کو اسلام سے درس لینے کی ضرورت'

ظہران ممدانی کے مطابق حضرت محمدؐ بھی ایک زمانے میں اجنبی تھے اور انہوں نے پناہ حاصل کی تھی۔ انہوں نے اس تناظر کو سماج میں مہمان نوازی اور معاشرے میں ضرورت مندوں کو پناہ دینے کے جذبے سے جوڑ کر پیش کیا۔ امریکہ کے سب سے بڑے شہر نیویارک سٹی کے میئر ظہران ممدانی کی جانب سے تارکین وطن کے حوالے سے دیا گیا بیان سرخیوں میں آگیا ہے۔ نقل مکانی اور معاشرے میں مذہب کے کردار پر بات کرتے ہوئے انہوں نے اسلامی تاریخ کا حوالہ دیا اور کہا کہ امریکہ کو تارکین وطن کے بارے میں اپنے رویے پر غور کرتے وقت اسلام سے درس لینا چاہیے۔ میئر ممدانی نے کہا کہ اسلام کی بنیاد میں ہجرت کا ایک اہم واقعہ شامل ہے۔ حضرت محمدؐ کی ہجرت کی مثال دیتے ہوئے انہوں

نے بتایا کہ کس طرح مکہ سے مدینہ تک کا سفر تاریخ اسلام کا اہم حصہ ہے۔ ممدانی کے مطابق اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمدؐ بھی ایک زمانے میں اجنبی تھے اور انہوں نے پناہ حاصل کی تھی۔ انہوں نے اس تناظر کو سماج میں مہمان نوازی اور معاشرے میں ضرورت مندوں کو پناہ دینے کے جذبے سے جوڑا۔ میئر ظہران ممدانی نے اس تاریخی تناظر کو نقل مکانی کی پالیسی پر براہ راست مذہبی دلیل دینے کی بجائے ایک اخلاقی تناظر کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ مشکل حالات سے بھاگنے والے لوگوں کے تئیں حساسیت اور ہمدردی کا انداز اپنانا ضروری ہے۔ میئر ممدانی کے اس بیان پر سوشل میڈیا اور سیاسی حلقوں میں شدید ردعمل سامنے آیا۔ کچھ لوگوں نے اسے ہمدردی اور انسانی اقدار پر مبنی اپیل بتاتے ہوئے حمایت کی۔ وہیں کچھ صارفین نے سوال اٹھایا کہ عوامی پالیسی کے مباحثوں میں مذہبی شخصیات کا ذکر کتنا مناسب ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ماہرین سیاست میں شمار کئے جانے والے نیویارک کے میئر ظہران ممدانی پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ ان کا عقیدہ سماجی انصاف اور پالیسی سوچ کو متاثر کرتا ہے۔

بی جے پی کی ریتو تاوڑے بنیں گی بی ایم سی میئر

شیوسینا کے سنجے شنکر کو ڈپٹی میئر کا عہدہ

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی بی ایم سی میں میئر کے انتخاب کو لے کر تنازع اور رسہ کشی اب ختم ہوگئی ہے مہایوتی نے میئر اور نائب میئر کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے اس مرتبہ بی ایم سی میں میئر کا انتخاب انتہائی دلچسپ ہوسکتا ہے میئر کے الیکشن منعقد کر کے بی ایم سی پر اپنا دبدبہ بنانے کی بی جے پی کوشش کر رہی ہے اس مرتبہ بی ایم سی پر بی جے پی کا بھگوا لہرانا طے ہے ڈھائی دھائی سال تک مہایوتی کے میئر کے فارمولہ پر کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے جبکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بی جے پی کے پاس ہی میئر کی کرسی پانچ برسوں تک رہے گی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن میئر کے لیے بی جے پی اور شیوسینا میں اختلاف کے بعد اب میئر کے انتخاب سے قبل بی جے پی نے اپنا امیدوار کا انتخاب کر لیا ہے اور گجراتی اکثریتی علاقہ سے مراٹھی میئر منتخب کیا گیا ہے بی جے پی نے میئر کیلئے ریتو تاوڑے کا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے جبکہ شیوسینا شندے سینا کی جانب سے ڈپٹی نائب میئر کے طور پر سنجے گھاڑی نے امیدواری داخل کی ہے۔ ریتو تاوڑے ایک تجربہ کار سیاست داں ہے، ریتو تاوڑے کو امیدوار منتخب کر کے بی جے پی نے ماسٹر اسٹاک کھیلا ہے، گجراتی علاقہ سے نمائندگی اور مراٹھی وقار کو بھی برقرار رکھا ہے۔ ریتو گھاٹکو پر سے کارپوریٹر منتخب ہوئی ہے۔ ریتو تاوڑے میں ایسے صلاحیت ہے کہ وہ اپوزیشن کے حملہ کا جواب دینے میں ماہر ہے اس کے ساتھ ہی وہ بی جے پی وفادار ہے اس کے ساتھ ہی نائب میئر کے طور پر سنجے گھاڑی کو شیوسینا نے اپنا امیدوار بنایا ہے سنجے گھاڑی بھی تجربہ کار لیڈر ہے بی جے پی نے مراٹھی خاتون کو ریزریشن کے مطابق اپنا امیدوار بنایا ہے جبکہ شیوسینا نے سنجے گھاڑی پر اعتماد کیا ہے۔ پارٹی کی طرف سے جاری ایک پریس ریلیز کے مطابق شیوسینا چیف لیڈر ایکناتھ شندے کے حکم پر شیوسینا- بی جے پی مہایوتی کے باضابطہ امیدوار کے طور پر سنجے شنکر گھاڑی کے نام کا اعلان کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کی راجدھانی ممبئی میں برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کا میئر پہلی بار بی جے پی سے ہونے جارہا ہے۔ اس دوران حاصل معلومات کے مطابق ریتو تاوڑے بی ایم سی کی اگلی میئر ہوں گی۔ ریتو تاوڑے بی جے پی کی سینئر کارپوریٹر ہیں۔ وہیں شیوسینا (ایکناتھ شندے گروپ) کے سنجے شنکر گھاڑی بی ایم سی کے ڈپٹی میئر ہوں گے۔ ریتو تاوڑے نے 2012 میں وارڈ نمبر 127 سے کامیابی حاصل کی تھی اور 2017 میں وہ پہلی بار گھاٹ کوپر وارڈ نمبر 121 سے منتخب ہوئی تھیں۔

گڈچرولی پولس اور ماؤنوازوں پر خونی تصادم، ۷ ہلاک

تین خواتین اور چار مرد ماؤنوازوں کی پولس مڈبھیڑ میں ہلاکت، ماؤنوازوں کے خلاف پولس کا کامیاب آپریشن

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گڈچرولی اور سیکورٹی فورسیز میں خونی تصادم میں ۷ رخونخوار نکسلیوں کو سیکورٹی فورسیز نے انکاؤنٹر میں ہلاک کیا ہے اس انکاؤنٹر میں خطرناک اور خونخوار ماؤنواز پربھاکر کامریڈی تلنگانہ کا بھی قلع قمع کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ڈویژنل کمیٹی انچارج، ویسٹ سب زونل بیورو انچارج اور کمپنی نمبر گڈچرولی پولیس فورس نے 01 سی وائی پی سی/کمانڈر، 01 پی پی سی ایم، 02 اے سی ایم رینک کے سینئر ماؤنوازوں کے ساتھ 02 ممبر رینک کے ماؤنوازوں کو ہلاک کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ مہاراشٹر حکومت نے مشترکہ طور پر ان پر 71 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ تصادم کے دوران اسپیشل آپریشن ٹیم کا ایک پولیس اہلکار شہید اور ایک زخمی تین دن اور تین راتوں تک جاری رہنے والے آپریشن کے دوران، AK-4703 رائفلز، SLR01 اور 303.01 رائفلوں سمیت 05 آتشیں اسلحے کے ساتھ ساتھ بڑی مقدار میں گولہ بارود اور ماؤنواز مواد بھی ضبط کیا گیا۔ جب کہ گڈچرولی ضلع میں ماؤنواز تحریک اب صرف ابوجھماد کے بھامراگڑھ تعلقہ کے سرحدی علاقوں تک محدود ہے، 03 فروری 2026 کو، خفیہ ذرائع سے موصول ہونے والی مصدقہ اطلاعات کی بنیاد پر کہ کمپنی نمبر 10 کے باقی ماندہ ماؤنواز اور چھتیس گڑھ ریاست میں نامعلوم مقامات سے ماؤنوازوں نے جمع ہوئے ہیں اور سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔ سرحدی علاقے کے جنگلاتی علاقے میں جانی نقصان کا سبب بنتے ہوئے سب ڈویژنل پولیس افسر بھامراگڑھ کی قیادت میں گڈچرولی پولیس فورس کی اسپیشل آپریشن ٹیم کی 14 ٹیمیں امر موہیتے، سینئرز کی رہنمائی میں، 03 فروری 2025 کی رات کو مذکورہ جنگلاتی علاقے میں ماؤنواز مخالف آپریشن کرنے کے لیے فوری طور پر روانہ کیا گیا تھا۔ انتہائی دور دراز اور دشوار گزار علاقے کا سامنا کرتے ہوئے، پولیس ٹیم بڑی ہمت کے ساتھ مذکورہ جنگلاتی علاقے میں داخل ہوئی تھی۔ اس وقت، 04 فروری 2026 کو، جب پولیس کی ٹیمیں مذکورہ جنگلاتی علاقے میں تلاشی مہم چلا رہی تھیں، جنگل میں انتظار میں بیٹھے ہوئے ماؤنوازوں نے جوانوں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ اس وقت جوانوں نے جوابی کارروائی اور اپنے دفاع میں ماؤنوازوں پر گولی چلائی۔ کچھ دیر تک جاری رہنے والے انکاؤنٹر کے دوران، پولیس ٹیموں نے ماؤنوازوں کے 02 کیمپوں کو تباہ کر دیا اور جائے وقوعہ سے بڑی مقدار میں ماؤنواز مواد ضبط کر لیا۔ تاہم مخالف علاقے اور گھنے جنگل کی وجہ سے ماؤنوازوں کی تلاش نہیں کی جاسکی۔ اس کے بعد 05 فروری 2026 کو آپریشن جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اور اسپیشل آپریشن ٹیم کی 04 اضافی ٹیمیں اور سی آر پی ایف - کیواے ٹی کی 01 ٹیم کو بھی آپریشن میں حصہ لینے کے لیے روانہ کیا گیا۔ اس دوران، جب کہ ماؤنوازوں اور پولیس کے درمیان متعدد جھڑپیں ہوئیں، 05 فروری 2026 کو ہونے والے انکاؤنٹر کے دوران، پولیس ٹیم نے جائے وقوعہ سے ماؤنوازوں کی 03 لاشیں اور 02 آتشیں اسلحہ، یعنی 01 اے کے 47 رائفل اور 01 ایس ایل آر رائفل کو قبضے میں لینے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے علاوہ، اس جاری آپریشن کے دوران، 06 فروری، 2026 کو، پولیس ٹیموں اور ماؤنوازوں کے درمیان ایک اور تصادم میں، کل 04 دیگر ماؤنوازوں کی لاشیں موقع سے برآمد کی گئیں۔ مجموعی طور پر، تین دنوں تک جاری رہنے والے اس انتہائی مشکل آپریشن کے دوران، گڈچرولی پولیس فورس نے انتہائی دشوار گزار علاقے کا سامنا کرتے ہوئے پولیس اہلکاروں کے ذریعہ کئے گئے آپریشن کے دوران کل 07 ماؤنوازوں کو ہلاک کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تاہم، ماؤنوازوں کے خلاف بہادری سے لڑتے ہوئے، 05 فروری 2026 کو، شام کو ماؤنوازوں کی شدید فائرنگ میں، اسپیشل اسکواڈ دیپک چنناما دوی گولی لگنے سے زخمی ہوگئے۔

مالیگاؤں میں میئر انتخاب کی خوشی ماتم میں بدلنے سے بال بال بچی!

مالیگاؤں کارپوریشن کی لفٹ پانچویں منزل سے گری، آصف شیخ و متعدد صحافی معجزانہ طور پر محفوظ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کارپوریشن میں میئر و ڈپٹی میئر کے انتخاب کے بعد خوشی کا ماحول ایک لمحے میں خوف اور سنسنی میں تبدیل ہو گیا جب کارپوریشن کی پانچویں منزل سے ایک لفٹ اچانک نیچے کی جانب گرگئی۔ میئر و ڈپٹی میئر کو مبارکباد دینے کے بعد آصف شیخ، مستقیم ڈگنیٹی، کارپوریٹرس اور درجنوں صحافی لفٹ کے ذریعے نیچے اترنے ہی والے تھے کہ حد سے زیادہ افراد سوار ہونے کے سبب لفٹ نے توازن کھو دیا اور تیزی سے نیچے کی طرف گرنے لگی۔ لفٹ میں موجود افراد کی چیخ و پکار سے پورے کارپوریشن احاطے میں کھلبلی مچ گئی۔ اللہ کا خاص کرم رہا کہ لفٹ دوسری منزل کے قریب جا کر اچانک رک گئی اور ایک بڑا سانحہ ہوتے ہوتے ٹل گیا۔ لفٹ کے رکنے کے بعد اندر پھنسے تقریباً بیس افراد کی جان پر بن آئی۔ اندھیرے، گھٹن اور خوف کے عالم میں ہر شخص کی زبان پر ایک ہی دعا تھی۔ اطلاع ملتے ہی کارپوریشن کمشنر، اسٹاف اور پولس انتظامیہ حرکت میں آ گئی اور فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔ کئی منٹ کی جدوجہد کے بعد لفٹ کے کچھ حصے توڑ کر ایک ایک کر کے تمام افراد کو بحفاظت باہر نکالا گیا۔ اس نازک موقع پر آصف شیخ نے حوصلے اور قیادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے پہلے صحافیوں کو باہر نکالنے کی اپیل کی اور انتظامیہ سے مسلسل رابطے میں رہے۔ بعد ازاں کارپوریٹرز اور دیگر افراد کو بھی محفوظ طریقے سے نکال لیا گیا۔ لفٹ میں آصف شیخ، مستقیم ڈگنیٹی، کارپوریٹر نعیم قریشی، آمین فاروق، شیخ وہاب، جلیل دادا، شفیق بھنیہ، عبدالمطلب، نوید خطیب کے علاوہ اردو، مراٹھی اور الیکٹرانک میڈیا کے کئی نمائندے موجود تھے۔ تمام افراد معجزانہ طور پر محفوظ رہے جس پر کارپوریشن احاطے میں اللہ کا شکر ادا کیا گیا۔ لفٹ سے باہر آنے کے بعد آصف شیخ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور شہریان کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہیں اور آج اسی کا نتیجہ ہے کہ اتنے بڑے حادثے کے باوجود سب کی جان بچ گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سے شہر اور عوام کی خدمت لینا چاہتا ہے اور ہم ان شاء اللہ عوام کی خدمت، شہر کی تعمیر و ترقی اور تحفظ کے لیے پوری دیانت داری سے کام کرتے رہیں گے۔ اس واقعے کے بعد کئی سنگین سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ کارپوریشن کی لفٹ اگر اوورلوڈ ہوتی ہے تو خودکار سگنل ظاہر ہونا چاہیے تھا مگر یہاں بغیر کسی انتباہ کے لفٹ کا اچانک نیچے گر جانا انتظامیہ کی لاپرواہی پر سوالیہ نشان ہے۔ شہریان اور سیاسی حلقوں کی جانب سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ اس حادثے کی فوری اور شفاف انکوائری کی جائے اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی ہو تاکہ آئندہ اس طرح کا خطرناک واقعہ دوبارہ پیش نہ آئے۔ یہ واقعہ نہ صرف کارپوریشن کی تکنیکی کمزوریوں کو بے نقاب کرتا ہے بلکہ ایک بڑے انسانی المیے کے قریب ترین لمحے کی خوفناک یاد بھی بن گیا ہے۔

اسلام پارٹی کی نسرین بانو شیخ مالیگاؤں کی میئر منتخب

شیوسینا امیدوار کو ۲۵ ووٹوں کے فرق سے دی شکست

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ووٹنگ کے دوران نسرین بانو شیخ کی حمایت میں 43 نگر سیوکوں نے ووٹ ڈالے، جبکہ شیوسینا کی لتا گھوڈکے کو محض 18 ووٹ ہی ملے۔ نسرین کو سماجوادی پارٹی کے 5 اور کانگریس کے 3 نگر سیوکوں کی حمایت ملی۔ مہاراشٹر کے مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن میں ہوئے میئر انتخاب میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ مقامی 'اسلام پارٹی' کی امیدوار نسرین بانو شیخ مالیگاؤں کی نئی میئر منتخب کی گئی ہیں۔ انھوں نے شیوسینا امیدوار لتا گھوڈکے کو 25 ووٹوں کے بڑے فرق سے شکست دے کر یہ کامیابی حاصل کی۔ اس انتخاب نے میونسپل کارپوریشن کی سیاست میں نئے حالات پیدا کر دیے ہیں اور سیکولر فرنٹ کی طاقت کو بھی صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ ووٹنگ کے دوران نسرین بانو شیخ کی حمایت میں مجموعی طور پر 43 نگر سیوکوں نے ووٹ ڈالے، جبکہ شیوسینا کی لتا گھوڈکے کو محض 18 ووٹ ملے۔ نسرین کو اسلام پارٹی کے سبھی 35 نگر سیوکوں کی حمایت تو حاصل ہوئی ہی، سماجوادی پارٹی کے 5 اور کانگریس کے 3 نگر سیوکوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ نسرین بانو شیخ مضبوطی کے ساتھ میئر منتخب ہوئیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق شیوسینا امیدوار لتا گھوڈکے کو پارٹی کے سبھی 18 نگر سیوکوں کی حمایت ضرور ملی، لیکن یہ جیت سے بہت کم تھی۔ اس انتخاب میں اے آئی ایم آئی ایم اور بی جے پی کے نگر سیوکوں نے کسی بھی امیدوار کی حمایت میں ووٹنگ نہیں کی۔ اس سے مقابلے کا رخ پہلے ہی صاف ہو گیا تھا۔ مالیگاؤں میں میئر عہدہ کے لیے مجموعی طور پر 3 امیدوار میدان میں تھے اور 5 لوگوں نے پرچۂ نامزدگی داخل کیا تھا۔ آخر میں مقابلہ نسرین بانو شیخ اور لتا گھوڈکے کے درمیان ہی رہا۔ نتیجہ سامنے آنے کے بعد میونسپل کارپوریشن ہال میں سیکولر فرنٹ کے نگر سیوکوں اور حامیوں نے زوردار جشن منایا۔ ڈھول نگاڑوں، نعروں اور تالیوں کے ساتھ نسرین بانو شیخ کی جیت کا سبھی نے استقبال

اے آئی ایم آئی ایم کارپوریٹر کی حمایت سے امراوتی میں جیتی بی جے پی

سیاسی کھلبلی کے دوران اے آئی ایم آئی ایم نے کہا کہ یہ فیصلہ اس کے نظریات اور نظم وضبط کے خلاف ہے۔ پارٹی نے کمشنر کو خط لکھ کر کا مبلے کا کارپوریٹر کا عہدہ منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مہاراشٹر کے امراوتی میں کل یعنی 6 فروری کو ہوئے میونسپل کارپوریشن کے میئر کے انتخاب کے دوران اس وقت بڑی سیاسی کھلبلی مچ گئی جب غیر متوقع طور پر اے آئی ایم آئی ایم کارپوریٹر میرا کامبلے نے بی جے پی امیدوار شری چند تیجوانی کے حق میں ووٹ دے دیا۔ یہ واقعہ امراوتی میں ہوا اور اسی اے آئی ایم آئی ایم کی حمایت کی وجہ سے شری چند تیجوانی میئر منتخب ہو گئے۔ عام طور پر بی جے پی کی مخالف سمجھی جانے والی اے آئی ایم آئی ایم کے اس رُخ سے سیاسی حلقوں میں طوفان مچ گیا ہے۔ امراوتی میونسپل کارپوریشن کے میئر کے انتخاب میں غیر متوقع تبدیلیاں دیکھی گئیں۔ اے آئی ایم آئی ایم کارپوریٹر میرا کامبلے نے آخری وقت میں بی جے پی امیدوار شری چند تیجوانی کی حمایت کر کے سبھی کو حیران کر دیا۔ اس حمایت نے بی جے پی کو فیصلہ کن برتری دلائی اور شری چند تیجوانی نے میئر عہدے پر قابض ہو گئے۔ اس واقعہ کے فوراً بعد اے آئی ایم آئی ایم نے سخت موقف اپنایا اور میرا کامبلے کو پارٹی سے برطرف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی نے کہا کہ یہ فیصلہ اس کے نظریات اور نظم وضبط کے خلاف ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم نے کمشنر کو خط لکھ کر کامبلے کا کارپوریٹر کا عہدہ منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ دریں اثنا میرا کامبلے کا کہنا ہے کہ انہوں نے ترقیاتی ایجنڈے کو ترجیح دی اور بی جے پی امیدوار شری چند تیجوانی کو ووٹ دیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ امراوتی شہر کی ترقی کے لیے یہ فیصلہ ضروری تھا۔ میئر کے انتخاب کے ساتھ ہی ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے بھی انتخابات ہوئے جس میں یوا سوابھیمان پارٹی کے سچن بھینڈے ڈپٹی میئر منتخب کئے گئے۔ امراوتی میونسپ کارپوریشن میں مہایوتی کی حکومت ہوگئی ہے۔ اس مہایوتی میں بی جے پی، شیوسینا (شندے گروپ)، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) اور یوا سوابھیمان پارٹی شامل ہیں۔ متفقہ اقتدار شراکت داری فارمولے کے تحت شری چند تیجوانی پہلے 1.5 سال کے لیے میئر کا عہدہ سنبھالیں گے۔ اس کے بعد بی جے پی کے ہی آشیش اتکرے اگلے 1.5 سالوں کے لیے میئر کا عہدہ سنبھالیں گے۔

ممبئی۔ناگپور سمردھی ایکسپریس وے: بلڈھانہ اور جالنا کے درمیان ۹ رفروری سے ۱۰ ردنوں کیلئے عارضی ٹریفک بلاک

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ناگپور سمردھی ایکسپریس وے کا استعمال کرنے والے مسافروں کو اگلے چند دنوں میں عارضی تاخیر کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ایم ایس آر ڈی سی) نے ہائی وے ٹریفک مینجمنٹ سسٹم (ایچ ٹی ایم ایس) کے تحت گینٹری کی تنصیب کے کام کو انجام دینے کے لیے ٹریفک بلاکس کا ایک سلسلہ طے کیا ہے۔ ایم ایس آر ڈی سی کے مطابق، بلڈھانہ اور جالنا اضلاع کے درمیان ایکسپریس وے پر 9 فروری سے 18 فروری تک ٹریفک کو کنٹرول کیا جائے گا۔ یہ کام نو مرحلوں میں کیا جائے گا، جس کے دوران ممبئی جانے والی اور ناگپور جانے والی دونوں کیریج ویز پر ایک وقت میں تقریباً ایک گھنٹے کے لیے ٹریفک روکی جائے گی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ گینٹری کی تعمیر کا کام ایکسپریس وے کے ناگپور سے تقریباً 300 کلومیٹر اور 365 کلومیٹر کے درمیان مختلف چینج پوائنٹس پر کیا جائے گا۔ یہ مقامات بلڈھانہ ضلع میں لونار، سندکھیڑ راجا اور دیولگاؤں راجہ کے ساتھ ساتھ جالنا تعلقہ کے کچھ حصوں سے گزرنے والے راستوں کے ساتھ آتے ہیں۔ ہر طے شدہ مرحلے کے دوران، متاثرہ سمت میں سفر کرنے والی گاڑیوں کو عارضی طور پر روک دیا جائے گا تاکہ اوور ہیڈ گینٹری کی تنصیب کی اجازت دی جاسکے۔ اس مرحلے کا کام مکمل ہونے کے بعد ٹریفک فوری طور پر بحال کر دی جائے گی۔ میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق طے شدہ اسٹاپیجز زیادہ تر کوریڈور کے دونوں اطراف کی کھڑکیوں کے مخصوص وقت کے دوران ہونے کی توقع ہے۔ کچھ دنوں میں، مبینہ طور پر ممبئی جانے والے کیریج وے پر دوپہر 12 بجے سے 1 بجے کے درمیان کام کیا جائے گا، جب کہ دیگر مواقع پر، ناگپور جانے والی سمت دوپہر 3 بجے سے 4 بجے کے درمیان متاثر ہوگی۔ چند مرحلوں میں، دونوں فریق ایک ہی دن ترتیب وار رکنے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ حکام نے گاڑی چلانے والوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنے سفر کی منصوبہ بندی کریں اور متوقع تاخیر کا سبب بنیں، خاص طور پر بلڈھانہ اور جالنا سے گزرنے والے راستوں پر۔ سمردھی ایکسپریس وے پر لمبی دوری کا سفر کرنے والے مسافروں سے کہا گیا ہے کہ وہ پہلے سے شیڈول چیک کریں اور بلاک کے دوران متاثرہ حصوں تک پہنچنے سے گریز کریں۔

ممبئی شیئر مارکیٹ میں سرمایہ کاری پر کروڑوں کی دھوکہ دہی ۷ رگرفتار

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی شیئر مارکیٹ میں سرمایہ کاری کے نام دھوکہ دہی کرنے کے الزام میں ۷ ملزمین کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے سائبر سیل نے ۲ کروڑ ۲۱ لاکھ محفوظ کیا ہے۔ ۶۷ سالہ شکایت کنندہ کو شیئر مارکیٹ میں سرمایہ کاری پر نفع دینے کے نام پر ۲ رکروڑ سے زائد کی دغابازی کی گئی تھی اس معاملہ میں شکایت کنندہ نے ۱۹۳۰ پر کال کر کے سائبر پولس میں کیس درج کروایا، جس کے بعد پولس نے نیشنل سائبر پورٹل پر ۲ رکروڑ ۲۱ رلاکھ روپے محفوظ کر لیا اس معاملہ میں پولس نے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ متعدد ریاستوں کے فرضی بینک اکاؤنٹ میں پیسے منتقل کئے گئے اسی بنیاد پر پولس نے کرار لال ڈوما ۵۷ سالہ گوندیا، آدرش سین کانشی ناتھ آنند ۲۷ سالہ اترپردیش یوپی، امت سین کانشی ناتھ ۲۳ سالہ یوپی، سنیل دینا ناتھ گپتا ۳۴ بھونیشور، رسراج چارو ۲۳ سالہ مظفرپور بہار، سنجے چندور سنگھ ۵۱ رموہالی پنجاب، اور کیروڈ چندرا ساہو ۷۵ سالہ اڈیشہ کو گرفتار کیا ہے ان سے مزید تفتیش جاری ہے ان کے خلاف ملک بھر میں دھوکہ دہی کے کیس درج ہے اور بینک اکاؤنٹ میں مشتبہ منتقلی بھی ہوئی ہے یہ کارروائی ممبئی کرائم برانچ کے جوائنٹ پولس کمشنر لکھمی گوتم کی ایما پر ڈی سی پی سائبر پرشوتم کراڈ کی ایما پر کی گئی اس معاملہ میں پولس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر پرکشش اشتہارات پر اعتماد نہ کرے اور اس قسم کے اشتہارات اور وہاٹس اپ گروپ کے معرفت شیئر مارکیٹ یا شیئر ٹریڈنگ میں سرمایہ کاری نہ کرے تصدیق شدہ ذرائع پر ہی سرمایہ کاری کرے کیونکہ سائبر جرائم کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے اور ایسے میں جرائم پیشہ عناصر سوشل میڈیا کے معرفت دھوکہ دہی کی واردات کو انجام دیتے ہیں۔

۸ رفروری کو سنٹرل، ہاربر اور ویسٹرن لائنوں پر میگا بلاکس کا اعلان

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مضافاتی مسافروں کو اتوار کو رکاوٹوں کا سامنا کرنے کا امکان ہے کیونکہ وسطی اور مغربی ریلوے نے نیٹ ورک کے کلیدی حصوں میں متعدد بحالی بلاکس کا اعلان کیا ہے۔ دن کے وقت طے شدہ بلاکس، معمول کے ٹریک اور سگنل کی مرمت کے کاموں کا حصہ ہیں اور کئی مقامی خدمات کی منسوخی، موڑ اور تاخیر کا باعث بنیں گے۔ ویسٹرن ریلوے نے صبح 10 بجے سے دوپہر 3 بجے تک اپ اور ڈاؤن سست لائنوں پر سانتا کروز اور گورگاؤں کے درمیان جمبو بلاک مقرر کیا ہے۔ اس دوران سست سروسز کو تیز رفتار لائنوں کی طرف موڑ دیا جائے گا۔ فاسٹ کوریڈور پر پلیٹ فارم کی عدم موجودگی کی وجہ سے ٹرینیں ولے پارلے اور رام مندر اسٹیشنوں پر نہیں رکیں گی۔ ان اسٹیشنوں پر سفر کرنے والے مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہاربر لائن خدمات استعمال کریں یا متبادل انتظامات کریں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ بلاک کی وجہ سے کئی ٹرینیں منسوخ یا تاخیر کا شکار ہو سکتی ہیں۔ سنٹرل ریلوے پر، چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس (سی ایس ایم ٹی) اور ودیا وہار اسٹیشنوں کے درمیان صبح 10.55 بجے سے دوپہر 3.55 بجے تک اپ اور ڈاؤن دونوں لائنوں پر بلاک کیا جائے گا۔ اس مدت کے دوران، دونوں سمتوں میں سست لائن خدمات کو فاسٹ کوریڈور کی طرف موڑ دیا جائے گا۔ ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ اس موڑ کے نتیجے میں کچھ لوکل ٹرینیں منسوخ ہوجائیں گی، جب کہ دیگر شیڈول سے پیچھے چل سکتی ہیں۔ پنویل اور واشی کے درمیان ہاربر لائن پر صبح 11.05 بجے سے شام 4.05 بجے تک ایک علیحدہ بلاک بھی نافذ کیا جائے گا۔ نتیجے کے طور پر، سی ایس ایم ٹی - بیلاپور/ پنویل اور تھانے - پنویل کے درمیان چلنے والی اپ اور ڈاون مضافاتی خدمات بلاک اوقات کے دوران منسوخ رہیں گی۔ تکلیف کو کم کرنے کے لیے، خصوصی لوکل ٹرینیں سی ایس ایم ٹی اور واشی کے ساتھ ساتھ تھانے اور واشی/ نیرول کے درمیان چلائی جائیں گی۔ تاہم، کھارکوپر-یوران سیکشن پر خدمات معمول کے ٹائم ٹیبل کے مطابق چلیں گی۔ ریلوے حکام نے مسافروں پر زور دیا ہے کہ وہ اپڈیٹ شدہ ٹائم ٹیبل چیک کریں اور اتوار کو اس کے مطابق اپنے سفر کی منصوبہ بندی کریں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

منوج باجپائی کی 'گھوس خور پنڈت' پر وبال

ایف ڈبلیو آئی سی ای نے دے دی بائیکاٹ کی دھمکی

ممبئی: نیٹ فلکس کی آنے والی فلم 'گھوس خور پنڈت' ریلیز سے پہلے ہی تنازع کی شکار ہوگئی ہے۔ اس دوران ایف ڈبلیو آئی سی ای نے فلم کے ٹائٹل کو توہین آمیز قرار دے کر فوری طور پر اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ فلم اور ویب مواد کے ٹائٹل کے حوالے سے اٹھنے والے تنازعات کی کڑی میں اب نیٹ فلکس کی آنے والی فلم 'گھوس خور پنڈت' بھی شامل ہوگئی ہے۔ نیرج پانڈے کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کا حال ہی میں اعلان کیا گیا تھا۔ منوج باجپائی کے مرکزی کردار والی فلم کا پرومو نیٹ فلکس کے 2026 کے سلیٹ کے اعلان کے دوران جاری کیا گیا تھا، جس کے بعد فلم کے ٹائٹل سے متعلق تنازعہ اس حد تک بڑھ گیا کہ میکرز کو او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے پروموشنل مواد کو ہٹانا پڑا۔ دریں اثنا اب فلم کی مشکلات بڑھتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ فیڈریشن آف ویسٹرن انڈیا سنے ایمپلائیز (ایف ڈبلیو آئی سی ای) نے فلم کے ٹائٹل پر سخت اعتراض کرتے ہوئے اسے 'تضحیک آمیز اور اشتعال انگیز' قرار دیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ اس نام سے نہ صرف ایک مخصوص کمیونٹی کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ ایف ڈبلیو آئی سی ای نے اس معاملے سے متعلق ایک سرکاری خط جاری کر کے انڈین موشن پکچر پروڈیوسرز ایسوسی ایشن (آئی ایم پی پی اے)، پروڈیوسرس گلڈ آف انڈیا، آئی ایف ٹی پی سی اور ڈبلیو آئی ایف پی اے جیسی بڑی پروڈیوسر تنظیموں کے ساتھ ساتھ نیٹ فلکس، امیزن پرائم ویڈیو، جی 5 اور سونی لائیو جیسے او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کو بھی آگاہ کیا ہے۔ خط میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کسی کمیونٹی کو منفی طور سے پیش کرنے والے ٹائٹل کے رجسٹریشن اور استعمال سے گریز کیا جانا چاہیے۔ ایف ڈبلیو آئی سی ای کا استدلال ہے کہ 'گھوس خور' جیسے لفظ کو 'پنڈت' جیسے روایتی کنیت کے ساتھ جوڑنے سے ایک خاص کمیونٹی کی شبیہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تنظیم نے فلم کے پروڈیوسر نیرج پانڈے سے اپیل کی ہے کہ وہ سماجی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری طور پر ٹائٹل واپس لیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے انتباہ بھی دیا کہ اگر کوئی اصلاحی اقدام نہیں کیا گیا تو ایف ڈبلیو آئی سی ای اپنے ممبروں کو فلمساز کے آنے والے پروجیکٹس کا بائیکاٹ کرنے کا مشورہ دے سکتی ہے۔ اس تنازع کے درمیان فلم کے مرکزی اداکار منوج باجپائی نے بھی ردعمل کا اظہار کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ اگر کوئی کام لوگوں کو تکلیف دے رہا ہے تو اسے سنجیدگی سے سننا اور سمجھنا ضروری ہے۔ منوج نے یہ بھی واضح کیا کہ ان کا کردار ایک افسانوی کردار کا ہے جو اپنی خامیوں کا سامنا کرتا ہے اور خود شناسی کے سفر سے گزرتا ہے۔ ان کے مطابق یہ صرف ایک کردار پر مبنی پولیس ڈرامہ ہے، کہ کسی کمیونٹی پر تبصرہ بلکل نہیں ہے۔

جینیوا اکیڈمی کا انتباہ، غزہ میں ہلاکتوں کی تعداد دولاکھ سے تجاوز کر سکتی ہے

جینیوا اکیڈمی نے انتباہ دیا ہے کہ غزہ میں ہلاکتوں کی تعداد دو لاکھ سے تجاوز کر سکتی ہے، اکیڈمی نے مزید کہا کہ جنگ بندی سے قبل کی جارحیت نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اہل غزہ کی تکالیف ختم ہو گئی ہیں۔

بین الاقوامی انسانی قانون اور انسانی حقوق کی جینیوا اکیڈمی کے سربراہ اسٹورٹ کیسی ماسلن نے کہا ہے کہ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے غزہ کی آبادی میں ۱۰ر فیصد سے زیادہ کی کمی آئی ہے، جس سے تقریباً دو لاکھ اموات کا اشارہ ملتا ہے۔ ایکا ڈیمک کی ''وار واچ'' نامی رپورٹ کے حوالے سے اناطولیہ نیوز ایجنسی سے بات کرتے ہوئے، جس میں گذشتہ ۱۸ر ماہ کے دوران غزہ کی صورتحال اور ۲۳ر مسلح تنازعات کا احاطہ کیا گیا ہے، ماسلن نے غزہ کی صورتحال کو''انتہائی المناک'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا، ہم بظاہر خوش ہیں کہ ہماجنگ بندی سے قبل کی جارحیت نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اہل غزہ کی تکالیف ختم ہوگئی ہیں۔ ہم غزہ کی تمام آبادی کی مشکل صورتحال کے بارے میں گہری تشویش میں مبتلا ہیں۔'' زخمی افراد کے بارے میں خاص تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جنہیں مناسب علاج کے لیے محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ضرورت ہے، ماسلن نے مزید کہا، ''غزہ میں لوگ مرنے کے لیے جا رہے ہیں۔'' ماسلن نے زور دیا کہ غزہ کی آبادی کو کہیں زیادہ انسان دوست امداد فراہم کی جانی چاہیے، جس میں خوراک اور پانی شامل ہیں، اور کہا کہ لوگوں کو پناہ گاہیں، سخت سردی کے موسم سے تحفظ، اور طبی علاج کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، ہمیں امید ہے کہ قریب ترین مستقبل میں بہت سی چیزیں بدلیں گی، کیونکہ صورتحال اب بھی ناقابل برداشت ہے۔'' دریں اثنا، ماسلن نے تبصرہ کیا کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے غزہ میں کم از کم ۷۰ر ہزار شہری ہلاک ہوئے ہیں، جن میں فلسطینی اور اسرائیلی دونوں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، ''ہمارا خیال ہے کہ یہ حتمی تعداد نہیں ہے۔ واضح رہے کہ یہ ان لاشوں کی تعداد ہے جو برآمد ہوئی ہیں۔ ملبے کے نیچے اور لاشیں ہوں گی۔ صحیح تعداد معلوم ہونے میں وقت لگے گا۔ تاہم فلسطین سنٹرل بیورو آف اسٹیٹسٹکس کی ایک رپورٹ کے مطابق غزہ کی آبادی میں ۱۰ر فیصد سے زیادہ کی کمی آئی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ '' ان اعداد وشمار کی تصدیق کی ضرورت ہے، لیکن اس سے ایک انتہائی المناک اثر کا اشارہ ملتا ہے جو ۷۰ر ہزار کی بتائی گئی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر یہ اعداد و شمار درست ہیں تو ہم دو لاکھ سے زیادہ کی بات کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا، وقت ہی بتائے گا کہ حقیقت میں صورتحال کیا ہے۔ لیکن یہ واضح طور پر زندگی کا بہت بڑا زیاں ہے۔ ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ صحیح تعداد کیا ہے اور یہ لوگ کیسے مرے۔'' بعد ازاں ماسلن نے اشارہ کیا کہ غزہ کی تعمیر نو کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں، اور زور دیا کہ غزہ پٹی میں تباہی کا پیمانہ غیر معمولی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ تعمیر نو کا مسئلہ آنے والے ہفتوں یا مہینوں میں حل نہیں ہوگا، اور غزہ کو اکتوبر ۲۰۲۳ء سے قبل کی حالتوں کی طرف واپس لوٹنے کے لیے اربوں ڈالرز درکار ہوں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے تبصرہ کیا کہ غزہ میں موت، زخمی ہونے، اور خوراک سے محرومی جیسے بنیادی جرائم واقع ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ابھی تک بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے جاری کردہ وارنٹوں پر پیشرفت نہیں ہوئی اس کے بجائے، ہم نے ان ججوں پر پابندیاں عائد ہوتے دیکھی ہیں جنہوں نے وہ وارنٹ جاری کیے تھے۔

اسلام آباد میں خودکش حملے سے پاکستان میں کہرام، کم از کم 32 ہلاک، تین لوگ حراست میں

اسلام آباد:۔ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے جنوب مشرقی علاقے میں جمعہ کی نماز کے دوران ہوئے خودکش حملے سے کہرام مچا ہوا ہے۔ حملہ آور نے امام بارگاہ کے اندر خود کو اڑا لیا۔ اس حملے میں کم از کم 32 لوگ مارے گئے اور 169 دیگر زخمی ہو گئے۔ اس حملہ آور کے دو بھائیوں اور خاندان کی ایک خاتون کو حراست میں لیا گیا ہے۔ صدر اور وزیر اعظم نے دھماکے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ جیو نیوز کی رپورٹ کے مطابق، عینی شاہدین نے بتایا کہ خودکش حملہ آور نے اسلام آباد کے ترلائی علاقے میں امام باڑا خدیجۃ الکبریٰ کے دروازے پر خود کو اڑا لیا۔ اس کے ساتھ دیگر حملہ آور بھی تھے۔ حملہ آوروں نے دھماکے سے پہلے گولیاں چلائیں۔ چشم دید گواہوں نے بتایا کہ حملہ آوروں کو امام باڑا کے مین گیٹ پر گارڈز نے روکنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد فائرنگ شروع ہوگئی۔ اس دوران ایک حملہ آور امام باڑے کے اندر کم از کم 20 میٹر تک گھس گیا اور خود کو اڑا لیا۔ اس دوران ہوئے دھماکے سے چیخ و پکار مچ گئی۔ حملے میں کم از کم 32 لوگوں کی موت ہوگئی۔ اسلام آباد کے ڈپٹی کمشنر عرفان نواز میمن نے کہا کہ کسی بھی گروپ نے فوراً اس خودکش حملے کی ذمہ داری نہیں لی ہے۔ خفیہ ایجنسیوں کے افسران کے مطابق، خودکش حملہ آور کی شناخت پشاور کے رہائشی 32 سالہ یاسر کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کے گھر چھاپہ مار کر دو بھائیوں اور ایک خاتون کو حراست میں لیا گیا ہے۔ تینوں سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ افسران نے بتایا کہ حملہ آور گزشتہ پانچ مہینوں سے افغانستان میں رہ رہا تھا۔ وہاں اسے ہتھیاروں کے استعمال اور خودکش بمباری کی تربیت ملی۔ خودکش حملہ آور کے سہولت کاروں کا پتہ لگانے کے لیے پشاور اور نوشہرہ میں تلاشی مہم چل رہی ہے۔ حملے کے الگ الگ پہلوؤں کی جانچ جاری ہے۔ وزیر دفاع خواجہ آصف نے اس حملے کا الزام ہندوستان اور افغانستان پر لگایا ہے۔ ہندوستان نے اس پر سخت اعتراض جتاتے ہوئے الزام کو سرے سے مسترد کر دیا ہے۔ وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے بتایا کہ اسپتالوں میں زخمیوں کا علاج چل رہا ہے۔ ان میں سے 25 کی حالت تشویشناک ہے۔ صدر آصف علی زرداری نے دھماکے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور جان گنوانے والوں کے خاندانوں کے تئیں تعزیت کا اظہار کیا۔

روس اور یوکرین کے درمیان ۳۰۰ر قیدیوں کا بڑا تبادلہ

مذاکرات کے دوران جنگ کے خاتمے کے لئے کسی بڑے معاہدے پر پیش رفت نہیں ہو سکی

روس اور یوکرین کے درمیان یو اے ای میں ہونے والے مذاکرات کے بعد دونوں ممالک نے ۳۰۰ر سے زائد قیدیوں کا تبادلہ کیا ہے لیکن ان مذاکرات کے دوران جنگ کے خاتمے کے لئے کسی بڑے معاہدے پر پیش رفت نہیں ہو سکی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ، روس اور یوکرین کے وفود کے درمیان ابوظہبی میں ہونے والے دو روزہ مذاکرات کے دوران قیدیوں کے تبادلے پر اتفاق کیا گیا تھا جسے امریکی ثالث نے پانچ ماہ بعد ہونے والا پہلا بڑا قیدی تبادلہ قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق امریکی نمائندے اسٹیو وٹکوف کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ مجموعی طور پر ۳۱۴ر قیدیوں کے تبادلے پر اتفاق کیا گیا۔ بعد ازاں روسی وزارتِ دفاع نے تصدیق کی کہ دونوں جانب سے ۱۵۷-۱۵۷ر قیدیوں کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ امریکی نمائندے نے مذاکرات کو مفصل اور مثبت قرار دیا لیکن اُن کا کہنا تھا کہ جنگ کے مکمل خاتمے کے لئے ابھی اہم اور مشکل کام باقی ہے۔ روسی مذاکرات کار کریل دمتریف نے بھی گفتگو میں پیش رفت کا دعویٰ کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے باوجود علاقائی تنازع پر کسی قسم کی پیش رفت نہیں ہوئی۔ نہ ہی روس کی جانب سے اپنے مطالبات میں نرمی کے آثار دکھائی دیئے۔ اسی دوران روس کی جانب سے یوکرین کے توانائی کے نظام پر حملے جاری رہے جس کے باعث شدید سردی میں کیف کے کئی علاقوں میں بجلی اور حرارت کی سپلائی معطل رہی۔ بدھ کو زیلنسکی نے اعتراف کیا کہ فروری ۲۰۲۲ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد اب تک کم از کم ۵۵ر ہزار یوکرینی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ روس نے اپنے جانی نقصانات کے اعداد و شمار جاری نہیں کئے۔

ٹرمپ کا مطالبہ: نیویارک کا پین اسٹیشن مجھ سے موسوم کیا جائے، تبھی ۱۸ر ارب ڈالر کا فنڈ جاری کروں گا

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سینیٹ کے اکثریتی لیڈر چک شومر سے عجیب مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر شومر نیویارک کے 'پین اسٹیشن' (Penn Station) سمیت عوامی مقامات کا نام بدل کر ان کے نام پر رکھنے کے منصوبے کی حمایت کریں گے تبھی وہ نیویارک شہر میں بنیادی ڈھانچے کے بڑے منصوبوں کے لیے منجمد کردہ ۱۸ر ارب ڈالر کے وفاقی فنڈز جاری کریں گے۔ دونوں لیڈران کے درمیان ہونے والی

گفتگو سے واقف افراد کے مطابق، ٹرمپ نے منجمد کردہ رقم کی منتقلی کو شومر کی اس حمایت سے جوڑ دیا ہے کہ 'ڈلس انٹرنیشنل ایئرپورٹ' اور نیویارک کے مشہورِ زمانہ 'پین اسٹیشن' دونوں کا نام ان کے اعزاز میں تبدیل کر دیا جائے۔ اس مطالبے نے عوامی اداروں کے ساتھ اپنا نام جوڑنے کی صدر کی بڑھتی ہوئی کوششوں پر نیا تنازع کھڑا کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ ۱۸ ارب ڈالر نیویارک شہر میں سب وے کی توسیع کے ایک بڑے منصوبے کے لیے مختص کئے گئے تھے جنہیں اکتوبر ۲۰۲۵ء میں وفاقی حکومت کے ۴۳ روزہ شٹ ڈاؤن کے پہلے دن ٹرمپ نے روک دیا تھا۔ سینیٹ میں نیویارک کی نمائندگی کرنے والے لیڈر شومر نے اس شٹ ڈاؤن کے دوران ٹرمپ اور ریپبلکن لیڈران کے درمیان مذاکرات میں مرکزی کردار ادا کیا تھا، لیکن فنڈنگ تب سے منجمد ہے۔ ٹرمپ، جن پر تیسری مدت کے لیے الیکشن لڑنے پر آئینی پابندی ہے، نے دوبارہ عہدہ سنبھالنے کے بعد سے ایسی مہم شروع کر رکھی ہے جسے ناقدین 'سیلف برانڈنگ' (ذاتی تشہیر) قرار دیتے ہیں۔ وہ اس سے قبل 'کینیڈی سینٹر' اور 'یو ایس انسٹی ٹیوٹ آف پیس' کا نام بھی اپنے نام پر رکھنے کی تجویز دے چکے ہیں، اگرچہ ایسی تبدیلیوں کی قانونی حیثیت تاحال غیر واضح ہے۔ بنیادی ڈھانچے کے علاوہ، ٹرمپ نے ریپبلکن قانون سازوں پر بھی زور دیا ہے کہ وہ نوجوان امریکیوں کے لیے ٹیکس سے مستثنیٰ بچت کی نئی اسکیمیں بنائیں، جنہیں غیر رسمی طور پر ''ٹرمپ اکاؤنٹس'' کا نام دیا گیا ہے۔ انہوں نے رعایتی قیمت پر ادویات فروخت کرنے کے لیے ایک سرکاری ویب سائٹ TrumpRx.gov بھی لانچ کی ہے اور اطلاعات کے مطابق دریائے پوٹومیک پر ۲۵۰ فٹ اونچی ایک محراب بنانے کے منصوبے پر بھی تبادلہ خیال کیا ہے، جو 'لنکن میموریل' کو بھی پیچھے چھوڑ دے گی۔ چک شومر نے ٹرمپ کے اس تازہ ترین مطالبے پر تاحال کوئی عوامی ردِعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ ڈیموکریٹس نے ضروری عوامی فنڈنگ کو ذاتی نمود و نمائش کے منصوبوں سے جوڑنے پر صدر کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ نیویارک کے شہریوں کو وفاقی رقم کے بدلے، جو پہلے ہی عوامی استعمال کے لیے منظور شدہ ہے، اپنے شہر کے تاریخی مقامات کا سودا کرنے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے۔

ظہران ممدانی نے نیویارک میں آئی سی ای کی رسائی محدود کرنے والے تاریخی حکم نامے پر دستخط کئے

تارکینِ وطن کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے نیویارک میئر ممدانی کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا اور اسے حالیہ برسوں میں کسی بڑے امریکی شہر کی جانب سے نافذ کردہ مضبوط ترین تحفظات میں سے ایک قرار دیا۔

نیویارک شہر کے میئر ظہران ممدانی نے جمعہ کے دن ایک تاریخی حکم نامے پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت امریکی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) کی شہری سرکاری املاک تک رسائی کو سخت شرائط کے ساتھ محدود کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اس اقدام کو ملک میں تارکینِ وطن کے تحفظ، شہری آزادیوں اور شہر کے اداروں پر عوامی اعتماد کی بحالی کی جانب ایک بڑا قدم قرار دیا۔ کثیر المذاہب ناشتے کی تقریب کے دوران مختلف مذاہب کے لیڈران کی موجودگی میں اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے ممدانی نے کہا کہ یہ حکم نامہ صرف امیگریشن پالیسی کے بارے میں نہیں بلکہ خود شہر کے تشخص کے بارے میں ہے۔ انہوں نے اسے پرائیویسی، قانونی طریقہ کار اور عوامی تحفظ کے تئیں نیویارک کے عزم کا اعادہ قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''میں ایسے انتظامی حکم نامے پر دستخط کر رہا ہوں جو ہمارے شہر کے ساتھی تارکینِ وطن نیویارکرز ہی نہیں بلکہ تمام شہریوں کو امیگریشن نافذ کرنے والے اداروں کے ناروا سلوک سے تحفظ فراہم کرے گا۔'' ممدانی نے اپنے فیصلے کی بنیاد ذاتی اور اخلاقی پہلوؤں پر بھی رکھی، جس میں انہوں نے اپنے اسلامی عقیدے اور ہجرت کے تاریخی تجربے کا حوالہ دیا۔ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نیویارک شہر کو پناہ کے متلاشیوں

کو عزت اور تحفظ فراہم کرنا چاہیے۔ انہوں نے قرآن مجید کی ایک آیت کا حوالہ بھی دیا جس میں ظلم وستم کے باعث ہجرت کرنے والوں کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے۔

حکمنامہ کے بعد آئی سی ای پر کیا اثر پڑے گا؟

اس حکمنامہ کے بعد، آئی سی ای ایجنٹس کو درست عدالتی وارنٹ کے بغیر نیویارک شہر کی زیر ملکیت کسی بھی جائیداد میں داخل ہونے سے روک دیا جائے گا۔ یہ پابندیاں زیادہ تر عوامی مقامات پر لاگو ہوگی، جن میں سرکاری اسکول، اسپتال، بے گھر افراد کی پناہ گاہیں، لائبریریاں، کمیونٹی سینٹرز اور یہاں تک کہ شہر کے زیرِ انتظام پارکنگ کی جگہیں بھی شامل ہیں۔ جسمانی رسائی کو محدود کرنے کے علاوہ، یہ انتظامی حکم نامہ ذاتی ڈیٹا کے حوالے سے بھی مضبوط حفاظتی اقدامات متعارف کرواتا ہے، جس کے تحت رہائشیوں کی معلومات کو وفاقی امیگریشن حکام کے ساتھ غیر قانونی طور پر شیئر کرنے کی واضح ممانعت ہوگی۔ شہری اداروں کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ اپنے قواعد وضوابط کا جائزہ لیں اور انہیں اپ ڈیٹ کریں تاکہ آئی سی ای کے ساتھ لین دین سے متعلق موجودہ مقامی قوانین کی تعمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ ممدانی نے زور دیا کہ اس حکمنامہ کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ غیر دستاویزی رہائشی صحت کی دیکھ بھال، رہائشی امداد یا بچوں کی دیکھ بھال جیسی ضروری خدمات حاصل کرنے سے خوفزدہ نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ''کسی بھی نیویارک کے شہری کو اس بات سے نہیں ڈرنا چاہیے کہ وہ کون ہے یا کہاں سے آیا ہے جب وہ شہر کی خدمات کے لیے درخواست دے رہا ہو۔'' اس حکم نامہ کے تحت نئی 'انٹر ایجنسی رسپانس کمیٹی' بھی قائم کی جائے گی جو امیگریشن کے بڑے آپریشنز یا بحران کے دوران شہر کے اقدامات میں ہم آہنگی پیدا کرے گی۔ اس ادارے کا مقصد محکموں کے درمیان رابطے کو بہتر بنانا اور بلدیاتی سطح پر ایک متحد ردِعمل پیش کرنا ہے۔ تارکینِ وطن کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا اور اسے حالیہ برسوں میں کسی بڑے امریکی شہر کی جانب سے نافذ کردہ مضبوط ترین تحفظات میں سے ایک قرار دیا۔

ایران کا 2 ہزار کلومیٹر رینج کا 'خرمشہر' میزائل نصب کرنے کا اعلان

تہران:۔ ایرانی سرکاری میڈیا نے جمعرات کے روز بتایا ہے کہ ملک کے جدید ترین طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائلوں میں سے ایک خرمشہر 4 کو پاسداران انقلاب کی ایرواسپیس فورس کے زیر زمین میزائل شہروں میں سے ایک میں نصب کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق خرمشہر 4 کی پہنچ دو ہزار کلومیٹر ہے اور یہ 1500 کلوگرام وزنی وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایرانی سرکاری ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ بدھ کے روز میزائل شہروں میں خرمشہر 4 کی عملیاتی تنصیب، مسلح افواج کے نظریے کی دفاعی سے جارحانہ میں تبدیلی کے اعلان کے ساتھ ہم آہنگ ہے... اور یہ خطے اور اس سے باہر موجود دشمنوں کے لیے ایک واضح پیغام ہے۔ ایران کی خبر رساں ایجنسی فارس نے ذکر کیا ہے کہ تہران پاسداران انقلاب کی ایرواسپیس فورس کے ہیڈ کوارٹر میں ایک نیا زیر زمین میزائل شہر بھی فعال کرنے جا رہا ہے۔ تہران نے جون میں اسرائیل کے ساتھ 12 روزہ جنگ کے بعد اپنی عسکری پالیسی میں بڑی تبدیلی کا اعلان کیا تھا، جس کے تحت وہ دفاعی پوزیشن سے ہٹ کر پہلی ضرب لگانے کی حکمت عملی اپنا رہا ہے۔ اس نئے میزائل کی تنصیب کا مقصد بڑی پہلی ضرب لگانے یا بھرپور جوابی کارروائی کی صلاحیت کا مظاہرہ کرنا ہے۔

برطانوی ریپر سینٹرل سی کا لائیو اسٹریم میں کلمہ شہادت پڑھ کر قبولِ اسلام

لندن کے مشہور ریپر Central Cee (سینٹرل سی) نے ایک لائیو اسٹریم میں باقاعدہ کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اب مسلمان ہیں اور نام بھی تبدیل کیا ہے، جس پر سوشل میڈیا پر مداحوں نے جذباتی ردِعمل کا اظہار کیا ہے۔ ان کے اس قدم کو دنیا بھر میں بڑی توجہ مل رہی ہے کیونکہ وہ موسیقی کی دنیا میں اپنی علاحدہ شناخت رکھتے ہیں۔

برطانیہ کے مشہور ریپر سینٹرل سی نے گزشتہ دن ایک لائیو اسٹریم کے دوران کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرنے کا باقاعدہ اعلان کیا، جو ان کی ذاتی اور روحانی زندگی کا ایک اہم موڑ سمجھا جا رہا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے سوشل میڈیا پر براہِ راست نشر ہونے والے لائیو سیشن میں کیا، جہاں انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے کلمہ پڑھ لیا ہے اور وہ اب مسلمان ہیں۔ اس موقع پر ساتھ موجود دوستوں نے انہیں مسلمان ہونے پر مبارکباد بھی دی۔ سینٹرل سی نے کہا کہ ''مَیں نے بس ابھی اپنا نام تبدیل کیا ہے اور کلمہ پڑھا ہے۔ مَیں اب مسلمان ہوں۔'' سینٹرل سی کا اصل نام اوکلی نیل سیزر سو ہے۔ وہ ۴ر جون ۱۹۹۸ء کو لندن (برطانیہ) میں پیدا ہوئے۔ مغربی لندن کے ڈرل میوزک سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنے منفرد انداز اور گہرے بول کے باعث عالمی سطح پر مقبول ہوئے ہیں۔ ان کا کریئر ۲۰۱۴ء میں شروع ہوا تھا۔ انہوں نے ''فائر اِن دی اسٹریٹس'' سیریز میں شناخت حاصل کی اور ۲۰۲۰ء ریلیز ہوئے نغمہ ''ڈے اِن دی لائف'' نے انہیں شہرت کی بلندیاں عطا کیں۔ ان کے البم ''کانٹ رَش گریٹنیس'' نے ۲۰۲۵ء میں شاندار کامیابی حاصل کی، جس سے وہ برطانیہ کے سب سے زیادہ اسٹریم ہونے والے ریپرز میں شامل ہوگئے۔ ریپر نے اپنے اعلان میں یہ بھی بتایا کہ انہوں نے نام تبدیل کیا ہے، لیکن نئے مسلم نام کی رسمی طور پر عوامی تشہیر نہیں کی ہے۔ سوشل میڈیا صارفین نے ان کی نئی شناخت اور نام پر قیاس آرائیاں شروع کر دی ہیں اور کچھ نے ان کے نئے اسلامی نام کے متعلق تجاویز بھی دی ہیں جن میں ''یوسف'' کافی مقبول ہے۔ ان کے اس اعلان پر دنیا بھر میں صارفین نے مختلف ردِعمل کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے مداحوں نے ان کیلئے دعائیں کیں اور نئے سفر کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سینٹرل سی نے پہلے کبھی بھی اپنے مذہبی عقائد کو منظرِ عام پر واضح طور پر بیان نہیں کیا تھا۔ ان کا یہ فیصلہ موسیقی اور پرفارمنس کی دنیا میں ایک اہم موڑ سمجھا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر ان کے قبول اسلام کے ویڈیوز اور کلپس وائرل ہو رہے ہیں، جن میں سینٹرل سی کی گفتگو اور لائیو اسٹریم کا وہ حصہ بھی شامل ہے جس میں وہ خود اسلام قبول کرنے کا اعلان کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بہت سے صارفین نے اس قدم کو ذاتی ایمان کی مضبوطی اور اندرونی تبدیلی قرار دیا ہے جبکہ کچھ نے اسے دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے ثقافتی ملاپ اور معنوی رجحانات کی عکاسی بھی کہا ہے۔

سابق بنگلہ دیشی رکن پارلیمنٹ سمیت ۶ر افراد کو سزائے موت سنادی گئی

عوامی لیگ کے سابق لیڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ محمد سیف الاسلام سمیت ۶ر افراد کو سزائے موت کی سزا سنائی گئی جبکہ ۷ر افراد کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش کی ایک عدالت نے سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے حامی سابق رکن پارلیمنٹ محمد سیف الاسلام اور پولیس اہلکاروں سمیت ۶ر افراد کو ۲۰۲۴ء کی بغاوت کے دوران انسانیت کیخلاف جرائم پر سزائے موت سنائی جن میں مظاہرین کو قتل کر کے ان کی لاشیں جلا دینے جیسے جرائم بھی شامل ہیں۔ عدالت نے ۷ر افراد کو عمر قید اور ۲ر کو ۷ر سال قید کی سزا سنائی اور ایک ملزم کو بری کر دیا جو بعد میں سرکاری گواہ بن گیا تھا۔ عدالت نے ایک سابق رکن پارلیمنٹ کی تمام جائیداد ضبط کر کے اسے مستحق افراد میں تقسیم کرنے کا حکم بھی دیا۔ مقدمے کی تفصیلات کے مطابق ۵ر اگست ۲۰۲۴ء کو اشولیا کے علاقے میں ۶ر مظاہرین کو گولی مار کر قتل کیا گیا اور ان کی لاشیں جلا دی گئیں، ایک متاثرہ شخص اس وقت بھی زندہ تھا جب اسے آگ لگا دی گئی، یہ واقعہ اسی دن پیش آیا جب عوامی لیگ کی حکومت ختم ہوئی اور شیخ حسینہ ہندوستان فرار ہوگئیں۔ سزائے موت پانے والوں میں سابق رکن پارلیمنٹ محمد سیف الاسلام، سابق اشولیا پولیس اسٹیشن کے آفیسر انچارج اے ایف ایم سید، سابق سب انسپکٹر عبدالملک، سابق اسسٹنٹ سب انسپکٹر بشواجیت ساہا، سابق کانسٹیبل مکول چوکدر اور عوامی لیگ کی یوتھ ونگ کے لیڈر رونی بھوئیاں شامل ہیں۔ ۷ر دیگر ملزمین کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ یہ تمام پولیس اہلکار تھے۔ مقدمے میں شامل ۱۶ر افراد میں سے ۸ر قید میں ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال نومبر میں اسی عدالت نے شیخ حسینہ کو انسانیت کے خلاف جرائم کے ایک اور مقدمے میں سزائے موت سنائی تھی۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق ۲۰۲۴ء کی بغاوت کے دوران تقریباً ایک ہزار ۴۰۰ر افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے جن میں زیادہ تر ہلاکتیں پولیس کی فائرنگ اور عوامی لیگ کے کارکنوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں ہوئی تھیں۔ خیال رہے کہ اس مقدمے کی سماعت ۷ر اگست ۲۰۲۴ء کو شروع ہوئی۔ ۲۱ر اگست کو تمام ۱۶ر ملزمین کے خلاف الزامات عائد کئے گئے جبکہ حتمی دلائل سننے کے بعد ۲۰ر جنوری کو عدالتی فیصلہ سنایا گیا۔ اس دوران ۶۳ر گواہوں میں سے ۲۴ر پراسیکوشن کے گواہ اور ایک دفاعی گواہ نے اپنی شہادت ریکارڈ کرائی۔

اسپین: وزیرِ اعظم کا سخت موقف، کہا بچوں کو سوشل میڈیا کے زہر سے بچانا ہوگا

ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے جمعرات کو کہا کہ زہریلی اور بے سزا دنیا جو سوشل میڈیا بن چکی ہے، اگر اس سے بچوں اور نو عمروں کو بچایا جا سکے تبھی ملک کی جمہوریت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے جمعرات کو کہا کہ ریاست میں جمہوری طاقت کو اسی وقت یقینی بنایا جا سکتا ہے جب بچوں اور نوعمروں کو اس زہریلی دنیا سے بچایا جا سکے۔ بلباؤ میں ۸ر ویں نیشنل انڈسٹری کانگریس کے اختتامی سیشن میں خطاب کرتے ہوئے، سانچیز نے حکومت کے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ضابطے کو سخت کرنے کے منصوبوں کا دفاع کیا، خاص طور پر نابالغوں کے تحفظ کیلئے۔ اسپین کی ایک نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ ''ریاست کی طاقت جمہوریتوں کو ان حملوں سے بچانے کیلئے ہے جس کا وہ شکار ہیں اور بچوں اور نوعمروں کو بھی اس زہریلی، بے سزا دنیا سے جو بدقسمتی سے سوشل میڈیا بن چکی ہے۔'' ان کا یہ تبصرہ اسپین کی جانب سے ۱۶ر سال سے کم عمر بچوں کیلئے سوشل میڈیا تک رسائی کو محدود کرنے کی تجویز پر ٹیکنالوجی کی بڑی شخصیات کے ساتھ عوامی تصادم کے درمیان آیا۔ انچیز نے ٹیلیگرام کے شریک بانی پاول ڈوروف کی تنقید کا بالواسطہ جواب دیا، جنہوں نے بدھ کو صارفین کو متنبہ کیا کہ اسپین کے منصوبہ بند ضوابط سے ''انٹرنیٹ

کی آزادی'' کو خطرہ لاحق ہے اور ملک کو ''نگرانی کی ریاست'' میں تبدیل کرنے کا خطرہ ہے۔ ہسپانوی رہنما کو ایکس کے مالک اور ارب پتی ایلون مسک کی تنقیدوں کا بھی سامنا کرنا پڑا، جنہوں نے اس ہفتے کے شروع میں سانچیز کو ''جابر فاشسٹ'' اور ''ظالم'' قرار دیا تھا۔ سانچیز نے ضوابط سے متعلق سینسرشپ یا آمریت جیسے دعووں کو یہ دلیل پیش کرتے ہوئے مسترد کر دیا کہ مذاکرات کو ٹیکنالوجی میں جدت کے مقصد پر مرکوز کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ''کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ضابطہ کنٹرول ہے، سیاست کرنا ظلم ہے اور اصول طے کرنا جدت کو محدود کرتا ہے۔ لیکن اہم سوالات تقریباً کبھی نہیں پوچھے جاتے۔ ہم یہ جدت کس لئے چاہتے ہیں؟ حقوق کو وسعت دینا یا ان حقوق کو خطرے میں ڈالنا؟ جمہوریت کو مضبوط کرنا ہے یا اسے ختم کرنا ہے؟ لوگوں کی زندگیاں سنوارنے کیلئے یا چند لوگوں کی جیبیں بھرنے کیلئے؟'' سانچیز نے تنقید کی، جسے انہوں نے ٹیکنالوجی اشرافیہ کی لامحدود طاقت کے طور پر بیان کیا، ان پر غلط معلومات پھیلانے اور ذاتی ڈیٹا کا استحصال کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے خبردار کرتے ہوئے سوال پوچھا کہ ''کیا ہمیں ایسی ٹیکنالوجی چاہئے جو دھوکہ دہی کو عام کرتی ہے، جو عوام کی ذاتی معلومات کو فقط ایک چیز سمجھتی ہے، ایسا سماج جہاں ٹیکنالوجی کے کچھ ماہرین لوگوں کی ذاتی زندگی میں دخل دیتے ہیں، جیسا کہ انہوں نے بدھ کے روز کیا، ہزاروں شہریوں کے موبائل فون پر جھوٹ پھیلایا گیا؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''وہ ہمیں ہرا نہیں سکتے کیوں کہ سماجی جمہوریت اور اکثریت کی آواز کو الگورتھم یا ٹیکنالوجی کے ماہرین کے ذریعے خاموش نہیں کیا جا سکتا۔''

اپسٹین فائلز: ہلیری کلنٹن کا عوامی سماعت کا مطالبہ

اپسٹین فائلز معاملے میں ہلیری کلنٹن نے عوامی سماعت کا مطالبہ کیا، کہا سب کچھ شفاف ہونا چاہئے، ساتھ ہی انہوں نے براہ راست اوورسائٹ کمیٹی کے چیئرمین جیمز کومر کو کھلے عام اس تنازعے پر بات کرنے کی دعوت دی

سابق امریکی سیکرٹری آف اسٹیٹ ہلیری کلنٹن نے جمعرات کو ہاؤس اوورسائٹ کمیٹی کے ریپبلکن اراکین کو چیلنج کیا کہ وہ جنسی جرائم میں ملوث مجرم جیفری اپسٹین کے معاملے کی تحقیقات کے حصے کے طور پر ایک عوامی سماعت کا انعقاد کریں۔ ہلیری کلنٹن نے کہا، ''چھ ماہ تک، ہم نے اوورسائٹ کمیٹی میں ریپبلکن اراکین کے ساتھ نیک نیتی سے کام کیا۔ ہم نے حلف اٹھا کر انہیں بتایا کہ ہم کیا جانتے ہیں۔ انہوں نے اس سب کو نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے ہدف بدل ڈالے اور احتساب کو توجہ ہٹانے کا ذریعہ بنا دیا۔'' بعد ازاں انہوں نے براہ راست اوورسائٹ کمیٹی کے چیئرمین جیمز کومر کو کھلے عام اس تنازعے پر بات کرنے کی دعوت دی۔ ''تو آئیے یہ کھیل بند کرتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ لڑائی چاہیے، تو آئیے اسے عوامی سطح پر لڑتے ہیں۔ آپ شفافیت کی بات کرنا پسند کرتے ہیں۔ عوامی سماعت، کیمرے کے سامنے، اس سے زیادہ شفاف اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم وہاں موجود رہیں گے۔'' واضح رہے کہ اس ہفتے کے آغاز میں، کلنٹن جوڑے نے کمیٹی کے سامنے پیش ہونے پر اتفاق کیا تھا، جس کے تحت ہلیری کلنٹن ۲۶ر فروری کو بند کمرے میں پیش ہوں گی اور سابق صدر بل کلنٹن اگلے دن پیش ہوں گے۔ تاہم صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کو کہا کہ کلنٹن جوڑے کو پیش ہونے پر مجبور کیا جانا ''شرم کی بات'' ہے۔ انہوں نے این بی سی نیوز کو بتایا، ''مجھے پریشانی ہے کہ کوئی بل کلنٹن کے پیچھے پڑا ہے۔'' دریں اثناء جمعرات کو وہائٹ ہاؤس بریفنگ کے دوران، ترجمان کیرولین لیویٹ سے صدر کے تبصرے کی وضاحت کرنے اور یہ بتانے کو کہا گیا کہ وہ اس تفتیش سے کیوں پریشان دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''دیکھیے، میرے خیال میں صدر کے دل میں سابق صدر بل کلنٹن کیلئے احترام ہے۔ انہوں نے خود کل کہا تھا کہ ان کے اچھے تعلقات رہے ہیں، اور وہ یہی بات دہرا رہے تھے۔'' یاد رہے کہ اپسٹین ۲۰۱۹ء میں جنسی اسمگلنگ کے الزامات پر مقدمے کا انتظار کرتے ہوئے نیویارک شہر کی جیل میں مردہ پایا گیا تھا۔ اس نے فلوریڈا کی ایک عدالت میں جرم کا اعتراف کیا تھا اور ۲۰۰۸ء میں ایک نابالغ لڑکی کو جسم فروشی کے لیے فراہم کرنے کے جرم میں سزا پائی تھی، لیکن تنقید کرنے والوں کا کہنا ہے کہ یہ نسبتاً معمولی سزا ایک خصوصی سودا تھی۔ جبکہ اپسٹین کے متاثرین کا الزام ہے کہ اس نے ایک وسیع جنسی اسمگلنگ نیٹ ورک چلایا جسے امیر اور طاقتور افراد استعمال کرتے تھے

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

؛ چنانچہ بعض حضرات کو یہ خیال گذرا کہ جب اس وقت ہم نے اپنے دشمنوں کو شکست دیدی اور ہم فتح یاب ہوئے تو آج ہمیں کون شکست دے سکتا ہے ؟ یہ ایک ایسا خیال ہے جو فطری طور پر ایسے مواقع پر پیدا ہوجاتا ہے ؛ لیکن رسول اللہ ﷺ کے رفقاء کے مرتبہ و مقام کے لحاظ سے یہ جملہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا ؛ چنانچہ جب مسلمان حنین کی ''وادی اوطاس'' میں پہنچے تو قبیلۂ ہوازن کے لوگ ہٹ گئے اور جب مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے میں لگ گئے تو اچانک ان پر تیروں کی بارش کردی ، یہ واقعہ اس قدر اچانک اور غیر معمولی تھا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور صرف دس صحابہ حضرت ابو بکر ، حضرت عمر ، حضرت علی ، حضرت عباس ، حضرت سفیان بن حارث ، ان کے بیٹے جعفر ، حضرت اسامہ بن زید ، ایمن بن عبید ، فضل بن عباس اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ رہ گئے ، حضرت عباس آپ ﷺ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب ، ان ہی ثابت قدم لوگوں میں حضرت اُم سُلَیم بھی تھیں ، جنھوں نے اپنے شوہر حضرت ابوطلحہ کی اونٹنی کو پکڑ کر رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں خنجر رکھے ہوئی تھیں ؛ لیکن ان حالات میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پائے استقامت میں کوئی جنبش نہیں ہوئی ، زبان مبارک پر معرکۂ جنگ کی مناسبت سے یہ پُر جوش نعرۂ حق تھا کہ میں سچا نبی ہوں ، جھوٹا مدعیِ نبوت نہیں ہوں ، اور میں عبد المطلب جیسے قائد عرب کی اولاد میں سے ہوں : '' أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ '' پھر آپ ﷺ کے حکم پر حضرت عباس نے صحابہ کو آواز دی ، لوگ واپس ہوئے ، رسول اللہ ﷺ نے چند مشت خاک دشمنوں کی طرف پھینکی اور فرمایا محمد کے رب کی قسم ! اب یہ شکست کھا کر رہیں گے : 'اِنہزموا ورب محمد' بعض راویوں کا بیان ہے کہ مخالف فوجیوں میں کوئی آنکھ نہ تھی ، جو اس سے خاک آلود نہ ہوئی ہو ، پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور اہل ایمان کو انعامات سے نوازا ، قرآن مجید نے اس ہولناک کیفیت کی تصویر اس طرح کھینچی ہے :

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِينَ، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهٗ عَلٰى رَسُولِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ اَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوْا وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِينَ. (توبہ:۲۵،۲٦)

اللہ نے تم لوگوں کی بہت سے موقعوں پر مدد کی ہے اور حنین کے دن بھی ، جب کہ تم کو تمہاری کثرت نے خود پسندی میں مبتلا کردیا تھا ، پھر تم کو کوئی چیز کام نہیں آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی ، پھر تم پیٹھ دیکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ، اس کے بعد پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اپنی سکینت نازل فرمائی ، اللہ نے ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے ، اور کفر کرنے والوں کو سزا دی ، اور کافروں کی سزا یہی ہے -- (ملخص از : مفاتیح الغیب : ۷/۶۱۲، تفسیر قرطبی : ۸/۹۶-۱۰۲، دیکھئے : آسان تفسیر قرآن مجید ، صحیح مسلم ، کتاب الجہاد : ٤٦١٦)

غزوہ حنین : سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے بعد ایک اور جنگ اسی کے مثل واقع ہوئی تھی ، جس کو جنگ حنین کہا جاتا ہے ، اس میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات برف پگھل پڑا تھا اور آپ نے اپنی نبی بہادری اور نبوی شان کا پروقار تذکرہ کہا تھا ، اس اعتبار سے دیکھا جائے یہ جنگ بھی آپ کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے ، واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے آٹھویں سال رمضان المبارک میں مکہ فتح ہوا ، اہل مکہ کے بعد اس خطہ کے جن قبائل کو جزیرۃ العرب میں بڑی قدر و منزلت حاصل تھی ، ان میں نمایاں نام ہَوازِن اور ثَقِیف کا تھا ، انھیں بھی اہل مکہ کی طرح اسلام سے بڑا بغض تھا ، یہ تیر اندازی اور جنگ و جدال میں بڑی مہارت اور شہرت رکھتے تھے اور انھیں اپنی صلاحیت پر ناز بھی تھا ؛ اس لئے آپ نے فتح مکہ کے بعد ان قبائل کا رخ کیا کہ اگر اہل مکہ کی طرح ان کی گردنیں بھی اسلام کے سامنے جھک جائیں تو پھر پورے جزیرۃ العرب کا اسلام قبول کرنا آسان ہوجائے گا ، اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک بڑی فوج مہیا تھی ، دس ہزار تو وہ جاں نثار تھے ، جو مدینہ سے آپ ﷺ کے ساتھ آئے تھے ، پھر مکہ میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے ، کچھ وہ لوگ بھی تھے جو ابھی باضابطہ مسلمان نہیں ہوئے تھے ؛ لیکن انہوں نے مسلمانوں کی برتری کو قبول کرلیا تھا اور موجود اصطلاح میں ہتھیار ڈال دیا تھا ، اس طرح مختلف راویوں کے اندازہ کے مطابق بارہ تا سولہ ہزار فوجی آپ ﷺ کے ساتھ تھے ، آپ ﷺ نے مکہ میں صفوان بن امیہ اور ربیعہ مخزومی سے سواری اور ہتھیار وغیرہ بھی حاصل کئے اور اس طرح مسلمانوں کی اس وقت تک کی تاریخ کا سب سے بڑا لشکر لے کر حنین کی طرف بڑھے ، دوسری طرف مخالف فوج کم و بیش چار ہزار افراد پر مشتمل تھی ، لشکر اسلام میں وہ لوگ بھی تھے ، جنہوں نے بدر کے معرکہ میں مسلمانوں کی بے سروسامانی ، تعداد کی کمی اور اس کے مقابلہ مشرکین مکہ کے ساتھ تعداد کی کثرت اور وسائل جنگ کی بہتات کو دیکھا تھا اور وہ لوگ بھی شامل تھے جن کے سامنے غزوۂ خندق کا منظر تھا کہ بیس ہزار کا وسائل جنگ سے لیس لشکر تین چار ہزار فاقہ کش مسلمانوں کا محاصرہ کئے ہوا ہے ، پھر بھی ان معرکوں میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی ؛ چنانچہ بعض حضرات کو یہ خیال گذرا کہ جب اس وقت ہم نے اپنے دشمنوں کو شکست دیدی اور ہم فتح یاب ہوئے تو آج ہمیں

کون شکست دے سکتا ہے؟ یہ ایک ایسا خیال ہے جو فطری طور پر ایسے مواقع پر پیدا ہوجاتا ہے ؛ لیکن رسول اللہ ﷺ کے رفقاء کے مرتبہ و مقام کے لحاظ سے یہ جملہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا ؛ چنانچہ جب مسلمان حنین کی ''وادی اوطاس'' میں پہنچے تو قبیلۂ ہوازن کے لوگ ہٹ گئے اور جب مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے میں لگ گئے تو اچانک ان پر تیروں کی بارش کردی ، یہ واقعہ اس قدر اچانک اور غیر معمولی تھا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور صرف دس صحابہ حضرت ابوبکر ، حضرت عمر ، حضرت علی ، حضرت عباس ، حضرت سفیان بن حارث ، ان کے بیٹے جعفر ، حضرت اسامہ بن زید ، ایمن بن عبید ، فضل بن عباس اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ رہ گئے ، حضرت عباس آپ ﷺ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب ، ان ہی ثابت قدم لوگوں میں حضرت اُم سُلَیم بھی تھیں ، جنھوں نے اپنے شوہر حضرت ابوطلحہ کی اونٹنی کو پکڑ کر رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں خنجر رکھے ہوئی تھیں ؛ لیکن ان حالات میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پائے استقامت میں کوئی جنبش نہیں ہوئی ، زبان مبارک پر معرکۂ جنگ کی مناسبت سے یہ پُر جوش نعرۂ حق تھا کہ میں سچا نبی ہوں ، جھوٹا مدعیِ نبوت نہیں ہوں ، اور میں عبد المطلب جیسے قائد عرب کی اولاد میں سے ہوں : '' أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ '' پھر آپ ﷺ کے حکم پر حضرت عباس نے صحابہ کو آواز دی ، لوگ واپس ہوئے ۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے ، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

خاموش سازشیں اور انسانیت کا کٹہرہ

یہ سوال بھی بار بار ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا سچ بولنے والوں کا انجام ہمیشہ تنہائی ، بدنامی یا خاموشی ہوتا ہے؟ تاریخ گواہ ہے کہ طاقتور نظام اپنے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو یا تو خرید لیتا ہے یا کچل دیتا ہے ۔ اپسٹین فائل کے معاملے میں بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ اصل خطرہ جرم نہیں تھا بلکہ وہ سچ تھا جو اگر مکمل طور پر سامنے آجاتا تو کئی طاقتور چہروں کے نقاب اتر جاتے ۔ اسی لیے اس سچ کو آدھا دکھایا گیا ، آدھا چھپا لیا گیا ۔ اپسٹین فائل کا سب سے خوفناک پہلو وہ نہیں جو عوام کے سامنے آچکا بلکہ وہ ہے جو آج بھی سامنے آنے کا منتظر ہے ۔ وہ نام جو نہیں لیے گئے ، وہ کردار جو پردے میں رہے ، وہ کہانیاں جو فائلوں میں دفن کر دی گئیں بی یہ سب اس خاموش قہر کی علامت ہیں جو جدید سیاست کا سب سے خطرناک ہتھیار بن چکا ہے ۔ یہ خاموشی چیختی نہیں مگر نسلوں تک اثر چھوڑ جاتی ہے ۔

حافظ افتخار احمد قادری

ہم ایک ایسے عہد میں سانس لے رہے ہیں جہاں دنیا بظاہر معلومات کے سیلاب میں ڈوبی ہوئی ہے مگر سچ پھر بھی پیاسا ہے ۔ ہر طرف خبریں ہیں ، دستاویزات ہیں ، لیکس ہیں اور انکشافات ہیں مگر ان سب کے باوجود اصل حقیقت اکثر پردہ خفا میں رہتی ہے ۔ دورِ حاضر کی سیاست ایک عجیب تضاد کا شکار ہے ۔ جمہوریت کے نعرے بلند ہیں ، انسانی حقوق کے دعوے عالمی اسٹیج پر دہرائے جاتے ہیں ، انصاف اور شفافیت کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں لیکن پس پردہ طاقت ، دولت اور اثر و رسوخ کا وہ کھیل جاری ہے جو صدیوں سے انسانیت کے ضمیر کو زخمی کرتا آیا ہے ۔ ایسے ہی ہنگامہ خیز اور اضطراب سے بھرے ماحول میں اپسٹین فائل سامنے آتی ہے جو محض ایک فرد کے جرائم کا انکشاف نہیں بلکہ پورے عالمی نظام کے اخلاقی دیوالیہ پن کی داستان بن کر ابھرتی ہے ۔ اپسٹین فائل دراصل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ مسئلہ صرف جرم کا نہیں بلکہ جرم کو چھپانے والی طاقت کا ہے ۔ یہ فائل ایک آئینہ ہے جس میں جدید دنیا کی سیاست ، عدالتی نظام ، میڈیا اور سرمایہ دارانہ ڈھانچے کا اصل چہرہ جھلکتا ہے ۔ جیفری اپسٹین ایک نام ضرور تھا مگر وہ تنہا نہیں تھا ۔ وہ ایک ایسے جال کا حصہ تھا جس میں سیاست دان ، بااثر شخصیات ، طاقتور کاروباری حلقے اور عالمی اشرافیہ کے سائے دکھائی دیتے ہیں ۔ یہی وہ مقام ہے جہاں یہ معاملہ ایک فوجداری کیس سے نکل کر ایک سیاسی اور اخلاقی سوال میں بدل جاتا ہے ۔

دورِ حاضر کی سیاست میں طاقت کا مفہوم بدل چکا ہے ۔ اب طاقت صرف ووٹ یا عوامی تائید سے نہیں آتی بلکہ مالی وسائل ، خفیہ تعلقات اور عالمی اثر و رسوخ سے جنم لیتی ہے ۔ اپسٹین فائل اسی طاقت کے بے رحم استعمال کی جھلک دکھاتی ہے جہاں قانون اپنی جگہ موجود تو ہے مگر اس کی گرفت کمزوروں تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے ۔ طاقتور افراد کے لیے راستے بدل جاتے ہیں ، تحقیقات کی سمت موڑ دی جاتی ہے ، فائلیں گم ہوجاتی ہیں اور سوال کرنے والے اچانک غیر متعلق قرار دے دیے جاتے ہیں ۔ یہ فائل ہمیں یہ بھی سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ آخر سیاست اور اخلاقیات کے درمیان یہ خلیج کیوں بڑھتی جا رہی ہے؟ کیوں ہر بڑا انکشاف کچھ عرصے شور مچانے کے بعد خاموشی میں دفن ہو جاتا ہے؟ اس کا جواب شاید اس حقیقت میں پوشیدہ ہے کہ موجودہ سیاسی نظام میں سچ ایک بوجھ بن چکا ہے اور بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے خاموشی سب سے آسان راستہ ہے ۔ اپسٹین فائل کے گرد پیدا ہونے والی پراسرار خاموشیاں ، ادھوری تحقیقات اور نامکمل سوالات اسی سیاسی مصلحت کی علامت ہیں ۔ سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ اس پورے معاملے میں متاثرین کی آواز کہیں گم ہوجاتی ہے ۔ دورِ حاضر کی سیاست میں طاقتور بیانیہ اس قدر غالب ہو چکا ہے کہ مظلوم کی چیخیں بھی اعداد و شمار میں بدل دی جاتی ہیں ۔ اپسٹین فائل ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جب سیاست طاقتوروں کے تحفظ کا ذریعہ بن جائے تو انسانیت ثانوی حیثیت اختیار کر لیتی ہے ۔ انصاف کے دعوے محض تقاریر تک محدود ہوجاتے ہیں اور عملی سطح پر مفادات کی دیواریں کھڑی کر دی جاتی ہیں ۔

یہ سوال بھی بار بار ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا سچ بولنے والوں کا انجام ہمیشہ تنہائی ، بدنامی یا خاموشی ہوتا ہے؟ تاریخ گواہ ہے کہ طاقتور نظام اپنے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو یا تو خرید لیتا ہے یا کچل دیتا ہے ۔

اپسٹین فائل کے معاملے میں بھی یہی محسوس ہوتا ہے کہ اصل خطرہ جرم نہیں تھا بلکہ وہ سچ تھا جو اگر مکمل طور پر سامنے آجاتا تو کئی طاقتور چہروں کے نقاب اتر جاتے ۔ اسی لیے اس سچ کو آدھا دکھایا گیا ، آدھا چھپا لیا گیا ۔ اپسٹین فائل کا سب سے خوفناک پہلو وہ نہیں جو عوام کے سامنے آچکا بلکہ وہ ہے جو آج بھی سامنے آنے کا منتظر ہے ۔ وہ نام جو نہیں لیے گئے ، وہ کردار جو پردے میں رہے ، وہ کہانیاں جو فائلوں میں دفن کر دی گئیں بی یہ سب اس خاموش قہر کی علامت ہیں جو جدید سیاست کا سب سے خطرناک ہتھیار بن چکا ہے ۔ یہ خاموشی چیختی نہیں ، مگر نسلوں تک اثر چھوڑ جاتی ہے ۔ بالآخر یہ معاملہ محض ایک اسکینڈل نہیں بلکہ پوری انسانیت کے ضمیر پر ایک سوالیہ نشان ہے ۔ اگر انصاف طاقت کے سامنے سر جھکا دے ، اگر قانون دولت کے تابع ہو جائے ، اور اگر سیاست سچ کو قربان کرنے لگے ، تو پھر معاشرے محض جغرافیائی وحدتیں رہ جاتے ہیں ، اخلاقی برادری نہیں ۔ اپسٹین فائل ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ اگر ہم نے اس خاموشی کو قبول کرلیا تو آنے والا وقت ظلم کو معمول اور انصاف کو افسانہ بنادے گا ۔ کیونکہ جب انصاف خاموش ہوجائے تو ظلم بولنے لگتا ہے اور جب ظلم بولنے لگے تو سچ صرف ایک سرگوشی بن کر رہ جاتا ہے ۔ کیونکہ اپسٹین فائل محض ایک تفتیشی دستاویز یا عدالتی حوالہ نہیں رہتی بلکہ ایک ایسی علامت میں ڈھل جاتی ہے جو ہمارے عہد کے اخلاقی بحران کو پوری شدت کے ساتھ بے نقاب کرتی ہے ۔ یہ فائل ہمیں یہ باور کراتی ہے کہ ظلم ہمیشہ ہنگامہ برپا کر کے نہیں آتا ، بعض اوقات وہ نہایت خاموشی ، ترتیب اور قانونی جواز کے ساتھ قدم رکھتا ہے اور پھر اتنی مہارت سے اپنے قدموں کے نشان مٹا دیتا ہے کہ سوال کرنے والا ہی مشکوک ٹھہرنے لگتا ہے ۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں سیاست ، طاقت اور خاموشی ایک دوسرے میں اس طرح ضم ہوجاتے ہیں کہ انصاف محض ایک تصور بن کر رہ جاتا ہے ۔ دورِ حاضر کی سیاست میں سب سے خطرناک رجحان یہی ہے کہ احتساب کو ہنگامہ اور سوال کو انتشار کا نام دے دیا گیا ہے ۔ اپسٹین فائل کے انجام نے ہمیں دکھایا کہ کس طرح ایک پورا نظام خود کو بچانے کے لیے ایک محدود بیانیہ تشکیل دیتا ہے ، کچھ سچ سامنے لاتا ہے تاکہ پورے سچ کو دفن کیا جا سکے ۔ یہ وہی سیاست ہے جو ہمیں یہ یقین دلانا چاہتی ہے کہ مسئلہ حل ہو چکا ہے ، جبکہ درحقیقت مسئلے کی جڑ کو چھوا تک نہیں جاتا ۔ اس فریب میں عوام کو وقتی تسکین تو مل جاتی ہے ، مگر انصاف مسلسل مؤخر ہوتا چلا جاتا ہے ۔ اس مرحلے پر یہ سوال اور زیادہ گہرا ہوجاتا ہے کہ کیا معاشرے کی ذمہ داری صرف دیکھنے اور بھول جانے تک محدود ہوگئی ہے؟ کیا اجتماعی یادداشت اتنی کمزور ہو چکی ہے کہ ہر نیا بحران پچھلے سانحے کو نگل لیتا ہے؟ اپسٹین فائل ہمیں یہی احساس دلاتی ہے کہ خاموشی محض خوف کی پیداوار نہیں بلکہ اکثر سہولت کا انتخاب ہوتی ہے ۔ سچ کے ساتھ کھڑے ہونے کی قیمت زیادہ ہوتی ہے ، جبکہ خاموش رہنے کا فائدہ فوری اور محفوظ دکھائی دیتا ہے ۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ یہ محفوظ راستہ بالآخر اجتماعی تباہی پر منتج ہوتا ہے ۔ یہ معاملہ انصاف کے اس تصور پر بھی دوبارہ غور کرنے پر مجبور کرتا ہے جس پر جدید ریاستیں فخر کرتی ہیں ۔ اگر انصاف کی بنیاد طاقت کے توازن پر رکھی جائے تو وہ کبھی غیر جانبدار نہیں رہ سکتا ۔ اپسٹین فائل اس تلخ حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ قانون کتابوں میں تو سب کے لیے یکساں ہوتا ہے مگر اس کی تعبیر اور اطلاق طاقت کے مطابق بدل جاتا ہے ۔ یہی دوہرا معیار معاشروں میں بداعتمادی کو جنم دیتا ہے اور جمہوری دعوؤں کو کھوکھلا کر دیتا ہے ۔ یہ احساس اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے کہ اپسٹین فائل کا سب سے بڑا پیغام فرد کے بارے میں نہیں بلکہ ہمارے رویّے کے بارے میں ہے ۔ یہ فائل ہم سے پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے ظلم کو اس لیے قبول کرلیا ہے کہ وہ بہت دور کہیں اور ہوا ، یا اس لیے کہ وہ بہت طاقتور ہاتھوں سے جڑا ہوا تھا؟ کیا ہم سچ کی تلاش میں اس وقت تک سنجیدہ رہتے ہیں جب تک وہ ہماری سہولت کے دائرے میں ہو ، اور جیسے ہی وہ دائرہ توڑتا ہے ، ہم نظریں چرا لیتے ہیں؟ اگر آج بھی اس معاملے کو محض ایک پرانا اسکینڈل سمجھ کر نظرانداز کر دیا گیا تو آنے والا وقت اس خاموشی کی قیمت ہم سے کہیں زیادہ سختی سے وصول کرے گا ۔ کیونکہ طاقت کو جب یہ یقین ہوجائے کہ وہ ہر بار بچ نکلے گی تو ظلم ایک استثنا نہیں بلکہ معمول بن جاتا ہے ۔ اپسٹین فائل اسی معمول کے خلاف ایک خاموش احتجاج ہے ۔ ایک ایسی دستاویز جو چیختی نہیں ، مگر بار بار ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اصل سوال ابھی زندہ ہے ۔

آخر میں بات پھر وہیں آ کر ٹھہرتی ہے کہ انصاف صرف عدالتوں کا نام نہیں بلکہ ایک اجتماعی اخلاقی رویہ ہے ۔ جب یہ رویہ مر جاتا ہے تو قانون بھی بے جان ہو جاتا ہے ۔ اپسٹین فائل ہمیں خبردار کرتی ہے کہ اگر ہم نے اس اخلاقی زوال کو قبول کرلیا تو شاید ہمیں آئندہ کسی بڑے انکشاف کی ضرورت بھی نہ پڑے ، کیونکہ ظلم اس قدر معمول بن چکا ہوگا کہ اسے پہچاننے کی صلاحیت ہی ختم ہوجائے گی اور یہی سب سے خطرناک انجام ہے ۔ وہ انجام جہاں ظلم کو چھپانے کے لیے کسی سازش کی بھی ضرورت نہ رہے کیونکہ خاموشی خود سب سے بڑی سازش بن چکی ہو ۔ جنسی جرائم اور انسانی اسمگلنگ میں ملوث جیفری اپسٹین کے منظرِ عام پر آنے والی ای میلز میں ایک اور تہلکہ خیز انکشاف ہوا ہے ۔ برطانیہ کے شہزادہ اینڈریو کی سابقہ اہلیہ سارہ فرگوسن نے 21 ستمبر 2011ء کو جیفری اپسٹین کو ایک ای میل بھیجی تھی ۔ اس ای میل میں لکھا تھا کہ میں نے شہزادہ اینڈریو سے سنا ہے کہ آپ کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی ہے ، اگرچہ آپ نے مجھ سے کبھی رابطہ نہیں رکھا لیکن میں پھر بھی آپ کو بیٹے کی پیدائش پر مبارکباد دے رہی ہوں ۔ اگر سارہ فرگوسن کی ای میل میں کیا گیا دعویٰ درست ہے تو ابھی اس بچے کی عمر تقریباً 14 یا 15 سال ہوگی ۔ ای میل سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سارہ فرگوسن کو پہلے سے اس بات کا علم نہیں تھا کہ جیفری اپسٹین باپ بننے والا ہے ۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی اہم ہے کہ اب تک 100 سے زیادہ لوگوں نے جیفری اپسٹین کی جائیداد میں حصہ لینے کے لیے اس کی اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن اس کی کسی سرکاری دستاویز سے فی الحال یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس کی کوئی اولاد بھی ہے ۔

یاد رہے کہ امریکی کروڑ پتی شخصیت جیفری اپسٹین کے دنیا بھر کی مشہور اور سیاسی شخصیات سے تعلقات تھے ، 2005ء میں جب فلوریڈا میں ایک کیس کے دوران اس پر ایک 14 سالہ لڑکی کو جنسی تعلقات کے لیے پیسے دینے کا الزام عائد ہوا تو اسے شامل تفتیش کیا گیا ۔ بعد ازاں 2006ء میں اسے جنسی زیادتی کے الزام میں گرفتار بھی کرلیا گیا اور گرفتاری کے بعد اس پر کئی نوعمر لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتیوں کے الزامات لگائے گئے ۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۸/فروری۔۲۰۲۶

پارلیمنٹ کی کارروائی میں تعطل

پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس چل رہا ہے ۔ مرکزی حکومت کی جانب سے وزیر فینانس نرملا سیتارامن نے مرکزی بجٹ ایوان میں پیش کیا ہے ۔ بجٹ تجاویز پر ایوان میں مباحث ہونے ہیں ۔ اس سے قبل صدر جمہوریہ شریمتی دروپدی مرمو کے دونوں ایوانوں سے مشترکہ خطاب پر تحریک تشکر کے مباحث کے دوران اپوزیشن اور برسر اقتدار ارکان کے مابین ایوان میں ٹکراؤ کی کیفیتی پیدا ہوگئی ہے ۔ اپوزیشن کی جانب سے دیگر مسائل کو موضوع بحث بنانے کے مسئلہ پر گھما گھمی کی صورتحال پیدا ہوگئی تھی اور گذشتہ تین دن سے ایوان کی کارروائی لگاتار متاثر ہ رہی ہے ۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی جانب سے چین کی دراندازیوں کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے حکومت پر ناکامی کا الزام عائد کیا گیا ہے ۔ جب راہول گاندھی کی جانب سے چین کے ساتھ تعلقات اور اس کی دراندازی کے مسئلہ پر سابق فوجی سربراہ جنرل ایم ایم نروانے کی کسی کتاب کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی اور حوالہ دینے کی کوشش کی گئی تو برسر اقتدار اتحاد اور پھر خود اسپیکر لوک سبھا کی جانب سے اس پر اعتراض کیا گیا ۔ حکومت کے کئی وزراء نے بھی اس پر شدید اعتراض کرتے ہوئے راہول گاندھی کو اظہار خیال سے روکا گیا ۔ حالانکہ دیگر اپوزیشن جماعتوں کے ارکان کی جانب سے راہول گاندھی کی حمایت کی گئی اور انہیں اظہار خیال کا موقع دینے پر اصرار کیا گیا لیکن اسپیکر لوک سبھا اور حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئے اور انہوں نے راہول گاندھی کو اظہار خیال کی اجازت نہیں دی اور کہا گیا کہ ایوان میں اس طرح کسی کتاب کا تذکرہ نہیں کیا جاسکتا ۔ جہاں راہول گاندھی اور دیگر اپوزیشن جماعتیں اس تذکرہ پر مصر ہیں وہیں حکومت اور اسپیکر کی جانب سے اس کی شدت سے مخالفت کی جارہی ہے ۔ برسر اقتدار جماعت اور اتحاد کے ارکان اور وزراء بھی ایوان میں راہول گاندھی کو اظہار خیال سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ راہول گاندھی اپنا موقف رکھنا ہی نہیں چاہتے اس لئے غیر متعلق حوالے دینے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ راہول گاندھی کا کہنا ہے کہ حکومت ان کو اظہار خیال سے روک رہی ہے اور حقائق کو منظر عام پر لانے سے روکا جا رہا ہے ۔ اس طرح دونوں ہی جانب سے غیر لچکدار موقف اختیار کیا گیا ہے ۔ جہاں تک پارلیمنٹ کا سوال ہے تو اس کے اجلاس ہوتے ہیں اظہار خیال کیلئے ہیں ۔ حکومت سے سوال کئے جاتے ہیں ۔ ایوان میں سوال کرنے پر حکومت راست جواب دینے کی پابند ہوتی ہے ۔ حکومت اپنے منصوبوں اور پروگراموں کو بھی ایوان میں پیش کرتی ہے ۔ اپنی کارکردگی پر ارکان کے سوالات کے جواب دیتی ہے ۔ راہول گاندھی بھی ہند ۔ چین تنازعہ کے تعلق سے حکومت سے سوال ہی کرنا چاہتے ہیں اور وہ جو حوالہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں وہ کسی غیر متعلق گوشے کا نہیں بلکہ ملک کے سابق فوجی سربراہ کا ہے ۔ اس طرح اس حوالے کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ کہی جاسکتی ہے ۔ سابق فوجی سربراہ نے تمام حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی کتاب میں اس کا تذکرہ کیا تھا اور قائد اپوزیشن کی حیثیت سے راہول گاندھی اسی بات کو ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن حکومت اس کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دے رہی ہے ۔ حکومت چاہتی ہے کہ ایوان کی کارروائی کو اپنے انداز میں چلائے ۔ حکومت کسی مخالف یا منفی تذکرہ کو برداشت یا قبول کرنے کو تیار نہیں ہے ۔ وہ صرف اپنی واہ واہی کو پسند کرتی ہے اور اپنے ہی انداز میں ایوان کی کارروائی کو چلانا چاہتی ہے جو ہندوستان کی جمہوری روایات اور اصولوں کے یکسر مغائر ہے ۔ ایوان میں ہر رکن کو اظہار خیال کا حق حاصل ہے اور حکومت کو یہ موقع دینا چاہئے ۔ قائد اپوزیشن کو اظہار خیال کا موقع دینا زیادہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ وہ ساری اپوزیشن جماعتوں کا لیڈر ہوتا ہے ۔ اسے روکنے کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا ۔ اپوزیشن ارکان کی جانب سے گذشتہ تین دن سے اس مسئلہ پر جدوجہد کی جارہی ہے اور تین دن سے حکومت اس کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے ۔ اس طرح سے ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے ۔ کام کاج متاثر ہو رہا ہے ۔ حکومت ہو یا اپوزیشن ہو دونوں ہی کو ایوان کا وقع ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہئے ۔ جو اصول اور قوانین و ضوابط ہیں ان کے مطابق ایوان کی کارروائی چلائی جانی چاہئے اور کسی بھی رکن کو اور خاص طور پر قائد اپوزیشن کو اظہار خیال سے روکنے سے گریز کیا جانا چاہئے کیونکہ یہ طریقہ کار درست نہیں کہا جاسکتا ۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے ۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

امریکہ ٹیرف معاہدے ، یونین بجٹ کے اثرات اور بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تشدد

جماعت اسلامی ہند نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان طے پانے والے ٹیرف معاہدے اور اس سے متعلق سامنے آنے والی معلومات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ ٹیرف معاہدے کے تعلق سے نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ ہی ملک کے عوام کو اعتماد میں لیا گیا ہے ۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ اس معاہدے سے متعلق معلومات زیادہ تر سوشل میڈیا رپورٹس اور امریکی حکام کے بیانات کے ذریعے سامنے آرہی ہیں ۔ امریکہ سے آنے والے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان امریکی مصنوعات پر ٹیرف صفر تک کم کرسکتا ہے ، جبکہ امریکہ ہندوستانی برآمدات پر تقریباً 18 فیصد ٹیرف عائد کرے گا ۔ اگر یہ دعوے درست ہیں تو یہ معاہدے کے توازن پر سنگین سوالات کھڑے کرتے ہیں ۔ مزید تشویش کی بات یہ ہے کہ جن ٹیرف سطحوں کو اس وقت کامیابی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے وہ دراصل پہلے سے موجود شرحوں سے کہیں زیادہ ہیں ۔ سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ جماعت اسلامی ہند اس بات پر بھی فکر مند ہے کہ ابھی تک امریکی ٹیرف سے محفوظ رہنے والے زرعی شعبے کو امریکہ کے لیے کھولا جا رہا ہے ۔ اس اقدام سے کسانوں کی روزی روٹی اور غذائی تحفظ خطرے میں پڑ سکتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ روس سے ہندوستان کی تیل خریداری سے متعلق امریکی دعوے نے مزید کنفیوزن پیدا کردیا ہے ۔ کیونکہ اس سلسلے میں حکومت کی جانب سے نہ تو اس کی تصدیق کی گئی ہے اور نہ تردید سامنے آئی ہے ۔ حکومت کے رویے سے اس کی خودمختاری اور قوت فیصلہ پر شدید خدشات پیدا ہوگئے ہیں ۔ یونین بجٹ 27–2026 کے حوالے سے بات کرتے ہوئے سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ اگرچہ حکومت نے معاشی استحکام ، سرمائے کے اخراجات اور مالیاتی نظم و ضبط پر زور دیا ہے ، لیکن روزگار کے مواقع پیدا کرنے ، سماجی شعبے کی ضروریات ، بڑھتی ہوئی معاشی عدم مساوات اور عوامی قرض کے بڑھتے ہوئے بوجھ جیسے اہم مسائل کو حل کرنے میں موجودہ بجٹ ناکام رہا ہے ۔ 2.12 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کا ریکارڈ سرمائے کا خرچ طویل مدتی بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں مدد دے سکتا ہے ۔ خاص طور پر غیر منظم شعبے کے مزدوروں ، دیہی گھرانوں ، خواتین اور نوجوانوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ سماجی شعبے اور صحت و تعلیم پر فنڈز قومی پالیسی کے اہداف سے بہت کم ہیں ۔ فلاحی اسکیموں میں فنڈز کی کمی بڑھتے ہوئے قرضوں پر انحصار مالی گنجائش کو محدود اور ضروری سماجی اخراجات کو متاثر کرتے ہیں ۔ سید سعادت اللہ حسینی نے اس بات کو دہرایا کہ انسانی ترقی اور سماجی انصاف میں مناسب سرمایہ کاری کے بغیر معاشی ترقی اور پائیدار پیش رفت ممکن نہیں ہے فرقہ وارانہ اور ذات پات پر مبنی تشدد کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خان نے مذہبی اقلیتوں ، دلت برادریوں اور سماجی طور پر محروم طبقات کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد اور امتیازی سلوک کی شدید مذمت کی ۔ انہوں نے ان رپورٹوں کا حوالہ دیا جن کے مطابق 2025 میں نفرت انگیز تقریروں کے 1,318 واقعات ریکارڈ کیے گئے ، جن میں سے 98 فیصد بیانات میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا ، جبکہ ملک بھر میں ذات پات کی بنیاد پر متعدد مظالم بھی سامنے آئے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ایسے واقعات آئینی اقدار اور سماجی ہم آہنگی کے لیے ایک سنگین خطرہ بن چکے ہیں ۔ اتراکھنڈ کے کوٹد وار واقعے کا ذکر کرتے ہوئے ملک معتصم خان نے کہا کہ کچھ بہادر نوجوانوں نے ایک مسلم تاجر کو فرقہ وارانہ حملے سے بچانے کی کوشش کی ، لیکن فسادات کے اصل ذمہ داروں کو گرفتار کرنے کے بجائے پولیس نے انہی نوجوانوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی ۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کی یہ کارروائی قانون اور انصاف کا سراسر مذاق ہے ۔ ملک معتصم خان نے کہا کہ بے قابو ہوتی جا رہی فرقہ واریت اور ذات پات کی نفرت ملک کے جمہوری ڈھانچے اور سماجی یکجہتی کے لیے خطرہ بن چکی ہے ۔ انہوں نے تمام طرح کے فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات کی فوری تحقیقات ، قانونی تحفظ ، موجودہ قوانین کے نفاذ اور انصاف کے فروغ کے لیے مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا ۔

سپریم کورٹ میں پیش ہوکر ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ انتخابات سے قبل ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے ذریعے ان کی ریاست کو منتخب طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں بنچ نے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کے خلاف محترمہ بنرجی کی درخواست پر سماعت کی۔ اس درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ موجودہ ایس آئی آر عمل سے بڑے پیمانے پر ووٹروں کا حق چھین لیا جائے گا۔ انہوں نے اسے ایک غیر شفاف، جلد بازی پر مبنی، غیر آئینی اور غیر قانونی عمل قرار دیا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے عمل کو چیلنج کرنے والی ان کی رٹ پٹیشن پر الیکشن کمیشن کو نوٹس جاری کرتے ہوئے پیر تک جواب دینے کے لیے کہا۔ جیسے ہی کیس کی سماعت شروع ہوئی، سینئر ایڈووکیٹ گوپال شنکر نارائن نے درخواست کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ معاملہ آئٹم نمبر 36 اور 37 کے طور پر درج نئے موضوعات سے متعلق ہے

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا مواخذہ ہونا چاہئے!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر دھمکانے اور بدسلوکی کرنے کا الزام لگانے کے ایک دن بعد، مغربی بنگال کی وزیر اعلی ممتا بنرجی نے سی ای سی کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کا امکان ظاہر کیا، وزیر اعلی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ گزشتہ روز جو کچھ ہوا، اس کے بعد ہم اس الیکشن کمشنر سے کسی چیز کی امید نہیں رکھ سکتے، جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ سی ای سی کے خلاف مواخذے کی تجویز پر غور کر رہی ہیں تو ممتا بنرجی نے کہا کہ اگرچہ ہمارے پاس مطلوبہ تعداد (نمبرز) نہیں ہیں لیکن تجویز پیش کی جاسکتی ہے، عوامی مفاد میں ہم پارٹی کے اندر اس پر بحث کریں گے اور اس کی حمایت کریں گے، کم از کم یہ ریکارڈ پر تو رہے گا، وہ الیکشن کمیشن کے ہیڈ کوارٹر میں گیانیش کمار کے ساتھ اپنی ملاقات کا حوالہ دے رہی تھیں، انہوں نے بنگال میں SIR کے معاملے پر سی ای سی کی سخت نقطہ چینی کی، ممتا بنرجی نے کمیشن پر جانبدارانہ ومتعصبانہ طریقے سے کام کرنے کا الزام بھی لگایا اور دعوی کیا کہ یہ عمل سیاسی مقصد کے تحت کیا جارہا ہے، الیکشن کمیشن سے باہر آنے کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا کہ ہمیں بہت دکھ پہنچا ہے، ہم پریشان ہیں، میں کئی سالوں سے سیاست میں ہوں، 4 بار وزیر اور سات بار ایم پی رہ چکی ہوں لیکن میں نے کبھی ایسا چیف الیکشن کمشنر نہیں دیکھا جو اتنا مغرور اور اتنا جھوٹا ہو، ٹی ایم سی کے جنرل سکریٹری ابھیشک بنرجی نے کہا کہ وزیر اعلی نے سی ای سی کو 6 خط لکھے ہیں اور ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا، یہاں تک کہ خط موصول ہونے کی اطلاع تک نہیں دی گئی، کمیشن کے خلاف اپنے تیور سخت کرتے ہوئے ممتا نے کہا کہ کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے، کوئی انفراسٹرکچر نہیں ہے، چار ریاستوں میں انتخابات ہونے والے ہیں لیکن ایس آئی آر صرف اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں میں کیا جارہا ہے اور یہ آسام میں نہیں ہو رہا ہے ایسا کیوں؟ وزیر اعلی نے یہ بھی کہا کہ متاثرین کو اپنا دفاع کا کرنے کا موقع نہیں دیا جارہا ہے، بنگال میں ایس آئی آر سے متاثر، متاثرین کے ساتھ پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ وہ ان ہی لوگوں کی نمائندگی کرتی ہیں جنہیں اس عمل کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا اور ہمارے پیچھے بیٹھے تمام لوگ ایس آئی آر کے متاثرین ہیں، میں یہاں لاکھوں لوگوں کو لاسکتی ہوں، ممتا بنرجی جو کئی لوگوں کے ساتھ ایس آئی آر معاملے پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں، لیکن احتجاج کرتے ہوئے اجلاس کے دوران ہی وہ باہر نکل گئیں اور دعوی کیا کہ ان کے وفد کی بے عزتی ہوئی، انہوں نے الیکشن کمیشن پر بی جے پی کے اشارے پر کام کرنے کا بھی الزام لگایا۔ ایس آئی آر کے وقت پر سوال اٹھاتے ہوئے بنرجی نے پوچھا کہ اسمبلی انتخابات سے بالکل پہلے یہ عمل کیوں کیا جارہا ہے؟ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ یہ عمل صرف اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں میں کیوں کیا جارہا ہے؟ بی جے پی کی حکومت والے آسام میں کیوں نہیں؟ جہاں انتخابات ہونے ہیں، انہوں نے کہا کہ انتخاب والی چار ریاستوں میں سے تین ریاستوں میں وہ ایس آئی آر کر رہے ہیں لیکن بی جے پی کی حکومت والی آسام میں نہیں، بنرجی نے پوچھا آخر انتخابات سے بالکل پہلے ایس آئی آر کیوں کیا جارہا ہے؟ کیا بغیر کسی منصوبہ بندی کے اسے دو تین مہینوں کے اندر کرنا ممکن ہے؟ ممتا بنرجی اور ابھیشک بنرجی نے اس سے قبل دہلی کے چانکیہ پوری میں ایس آئی آر سے متاثر لوگوں سے ملاقات کی اور دعوی کیا کہ وہ اہل ووٹر ہیں جن کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے، بنرجی نے انہیں ہر طرح کی مدد کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ان کے حقوق، وقار اور جمہوری آواز کے لیے یہ جدوجہد تب تک نہیں رکے گی جب تک انصاف نہیں مل جاتا۔ الیکشن کمیشن کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپنی زندگی میں کبھی اتنا گھمنڈی اور جھوٹا الیکشن کمیشن نہیں دیکھا، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے ملاقات کے بعد ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے اشارے پر بنگال میں لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے جا رہے ہیں، بنگال کے عوام اپنی شکایات الیکشن کمیشن کے سامنے رکھنے آئے ہیں لیکن انہیں دھمکیاں دی جارہی ہیں، انہوں نے بنگ بھون احاطے کے باہر بھاری پولیس تعیناتی پر بھی سوال اٹھائے، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ وہ پولیس کو نہیں بلکہ اوپر بیٹھے لوگوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتی ہیں، سی ای سی گیانیش کمار سے ملاقات کے بعد ممتا بنرجی نے کہا مجھے بہت دکھ ہوا ہے میں طویل عرصے سے سیاست میں ہوں، چیف الیکشن کمشنر سے کہا کہ میں آپ کی کرسی کا احترام کرتی ہوں کیونکہ کوئی بھی کرسی مستقل نہیں ہوتی، ایک دن آپ کو جانا ہی ہوگا، بنگال کو ہی کیوں نشانہ بنایا جارہا ہے؟ انتخابات جمہوریت میں ایک تہوار ہوتے ہیں لیکن آپ نے 58 لاکھ لوگوں کے نام ہٹا دیے اور انہیں اپنا دفاع کرنے کا موقع

تک نہیں دیا، اگر آپ کو ایس آئی آر کرنا ہی تھا تو انتخابی ریاستوں کو چھوڑ کر بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ کرنا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا، آسام میں بی جے پی کی حکومت ہے وہاں ایس آئی آر نہیں کیا گیا لیکن مغربی بنگال اور تمل ناڈو میں کیا گیا، آپ نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟ آپ نے 58 لاکھ لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے۔ اس دوران بنگال کی وزیر اعلی نے سیاہ لباس پہن کر الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج بھی کیا۔

جمہوریت کی تقدیس کو پامال کرنے کا جو طوفان خاموشی کے پردے میں مغربی بنگال کی گلیوں میں برپا ہے، اس کی گونج اب ہر گوشے تک پہنچ چکی ہے، الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے ووٹر لسٹ میں شفافیت لانے کے نام پر چلائی جانے والی ایس آئی آر کی مشق نے ریاست میں سچ اور سازش کے درمیان حد فاصل کو دھندلا کر دیا ہے، ٹی ایم سی، بائیں بازو اور کانگریس اور دیگر جماعتوں کا یہ مشترکہ خدشہ بے بنیاد نہیں ہے کہ حقیقی ووٹروں کی ایک کثیر تعداد منصوبہ بند ہیرا پھیری کے ذریعے رائے دہندگی کے مقدس حق سے محروم کردی جائے گی، کوچ بہار کے ناٹا باڑی اسمبلی حلقے میں بوتھ نمبر 2 کی 2002 کی ووٹر لسٹ میں 717 نام تھے لیکن تازہ ترین اپلوڈ میں صرف 140 نام بچے، ماتھا بھانگا اسمبلی حلقے کے بوتھ نمبر 160 میں 846 ووٹر تھے مگر ویب سائٹ پر اب صرف 416 نام باقی ہیں، سب سے سنگین مثال شمالی 24 پرگنہ ضلع کے اشوک نگر کے بوتھ نمبر 159 کی ہے، جہاں ووٹر لسٹ پر کوئی نام ہی درج نہیں، حالانکہ 2002 میں تقریباً 900 ووٹر رجسٹر تھے، بوتھ نمبر 61 میں بھی یہی حال ہے، سیریل نمبر 343 سے 414 تک کے ووٹر غائب ہو چکے ہیں، یہ اعداد وشمار محض اتفاق یا تکنیکی کوتاہی نہیں بلکہ یہ کسی گہری منصوبہ بندی کی غمازی کرتے ہیں، جو ووٹروں کے وجود ہی کو مٹانے پر تلی ہوئی ہے، چیف الیکشن آفیسر نے تو اعلان کیا کہ ایک بھی حقیقی ووٹر خارج نہیں کیا جائے گا مگر اس یقین دہانی کو عملی جواز اور شواہد کے ساتھ تقویت دینے کی ضرورت ہے یعنی ہر نا قابل سمجھ تبدیلی کی تفصیلی آڈٹ ٹریل، بوتھ وار نوٹس اور منظر عام پر دستاویزی وضاحت صرف زبانی یقین دہانی کافی نہیں، سوال یہ ہے کہ جب ہارڈ کاپی میں نام موجود ہیں تو ویب سائٹ پر نام غائب کیوں ہیں؟ کیا الیکشن کمیشن کی خاموشی اور بی جے پی لیڈروں کی ہٹ دھرمی اس ملی بھگت کا ثبوت نہیں؟ ترنمول قیادت نے بجا طور پر اسے خاموشی پوشیدہ دھاندلی قرار دیا ہے، اگر یہ دعوے اور ثبوت درست ہیں تو یہ تسلیم کرنا لازم ہوگا کہ ایس آئی آر کے تحت ہونے والی ووٹر لسٹ نظر ثانی حقیقتاً اپوزیشن کے خدشات کو جلا بخش رہی ہے، 2002 میں یہ عمل دو برس میں مکمل ہوا لیکن اب اسے صرف تین ماہ میں سمیٹنے کی کوشش ہو رہی ہے، کیا یہ جلد بازی کسی پوشیدہ سیاسی ایجنڈے کی طرف اشارہ نہیں کرتی؟ ان خبروں کے پس منظر میں بہار کی مثال بھی عبرت انگیز ہے، وہاں چنندہ خواتین اور پسماندہ طبقات کے لاکھوں ووٹروں کے نام، کاغذات نہ ہونے کی بنیاد پر فہرستوں سے حذف کردیے گئے، یہ الزام سپریم کورٹ تک جا پہنچا ہے اور کئی مقدمات زیر سماعت ہیں، ایسی صورتحال میں جب ریاست میں اگلے سال اسمبلی انتخابات متوقع ہیں بی جے پی لیڈر اور مرکزی وزیر داخلہ کی حالیہ در اندازوں کو نکالنے کی دھمکی اور پارٹی دفاتر میں نام ہٹاؤ مہم تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، مغربی بنگال کے تقریباً ساڑھے چار کروڑ ووٹروں کے ڈیٹا کی میپنگ میں نہ ملنے والے کروڑوں کاغذات اس سازش کو آشکار کرتے ہیں، جس کا تھپیڑا ہر گھر تک پہنچنے لگا ہے، سازش کی آشکارگی سے خوف و ہراس کا سماجی المیہ اور اسکی بھیانک تصویر سامنے آرہی ہے، کہا جاتا ہے کہ کئی شہری اس اندیشے میں خودکشی تک کر چکے ہیں، جبکہ کمیشن یہ کہتا ہے کہ صرف ناقص وجعلی ووٹروں کو ہٹایا جائے گا اور کسی اصلی ووٹر کا نام حذف نہیں ہوگا، الیکشن کمیشن نے عوام کو یقین دلایا ہے کہ ایس آئی آر کا مقصد ووٹر رولز کو درست کرنا ہے اور کوئی جائز ووٹر خارج نہیں ہوگا مگر یہی کمیشن جب اعداد وشمار کی اس نوعیت کی تضادات کی شرح مقررہ مدت سے پہلے عوام کے سامنے واضح نہیں رکھتا تو شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں، ٹی ایم سی کے ترجمان کنال گھوش اور ریاستی وزیر چندریما بھٹاچاریہ نے عوامی فورم پر ان بے ضابطگیوں، غائب شدہ ناموں اور ایک منظم سازش کا پردہ چاک کیا ہے، ریاستی سطح پر یہ خدشہ بھی نمایاں ہوا ہے کہ محض مخالف جماعتوں کے ہی نہیں بلکہ بعض علاقوں میں بی جے پی کی ہمدردوں کے بھی نام غائب کیے گئے ہیں، جس سے ان کی صفوں میں ناراضگی کی لہریں دوڑ گئی ہیں یہ کھیل اب جمہوریت کے وجود پر سوالیہ نشان بن کر ابھرا ہے، ووٹروں کے بنیادی حق سے کھلواڑ کرنا انتخابی فہرستوں کو کچرے کی صفائی کے نام پر مخصوص مفادات کے حصول کے لیے تبدیل کرنا ایک المناک جبر ہے، وقت آگیا ہے کہ معاشرہ اور عدالت یک زبان ہوکر اس انتخابی عمل کی جانچ کرے اور ہر قسم کی دھاندلی خوف وہراس اور ہیرا پھیری کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند کرے۔

سپریم کورٹ میں پیش ہوکر ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ انتخابات سے قبل ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے ذریعے ان کی ریاست کو منتخب طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں بنچ نے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کے خلاف محترمہ بنرجی کی درخواست پر سماعت کی۔ اس درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ موجودہ ایس آئی آر عمل سے بڑے پیمانے پر ووٹروں کا حق چھین لیا جائے گا۔ انہوں نے اسے ایک غیر شفاف، جلد بازی پر مبنی، غیر آئینی اور غیر قانونی عمل قرار دیا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے عمل کو چیلنج کرنے والی ان کی رٹ پٹیشن پر الیکشن کمیشن کو نوٹس جاری کرتے ہوئے پیر تک جواب دینے کے لیے کہا۔ جیسے ہی کیس کی سماعت شروع ہوئی، سینئر ایڈووکیٹ گوپال شنکر نارائن نے درخواست کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ معاملہ آئٹم نمبر 36 اور 37 کے طور پر درج نئے موضوعات سے متعلق ہے۔ جب عدالت نے اشارہ دیا کہ وہ جلد ہی اس معاملے کی سماعت کرے گی تو وزیر اعلی ممتا بنرجی خود پوڈیم تک گئیں اور بنچ سے براہ راست مخاطب ہونے کی استدعا کی۔ محترمہ بنرجی نے دلیل دی کہ ”یہ ایس آئی آر کا عمل صرف نام نکالنے کے لیے ہے۔“ انہوں نے دعویٰ کیا کہ شادی کے بعد خاندانی نام تبدیل کرنے والی خواتین یا رہائش تبدیل کرنے والے غریب تارکین وطن جیسی سماجی حقیقتوں کی وجہ سے ہونے والی معمولی بے ضابطگیوں کی بنیاد پر حقیقی ووٹروں کے نام ہٹائے جارہے ہیں۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ ووٹروں کے نام ’منطقی تضاد‘ کی بنیاد پر ہٹا دیے گئے، چاہے وہ تضاد صرف خاندانی نام یا ہجے کا معمولی فرق ہی کیوں نہ تھا۔ غریب لوگ جو کام کاج کے لیے باہر جاتے ہیں، ان کے نام بھی نکال دیے گئے ہیں۔ یہ نام ہٹانے کی وجہ کیسے ہوسکتی ہے؟ انہوں نے سیاسی طور پر نشانہ بنائے جانے کا الزام لگاتے ہوئے سوال کیا ”چار ریاستوں میں انتخابات ہونے جارہے ہیں۔ سب کچھ تین ماہ میں ختم کرنے کی یہ جلدی کیوں؟ بنگال ہی کیوں؟ آسام کیوں نہیں؟“۔ انہوں نے عدالت کو مزید بتایا کہ یہ عمل فصلوں کی کٹائی کے سیزن اور نقل مکانی کے عروج کے دور میں شروع کیا گیا ہے اور دعویٰ کیا کہ کام کے دباؤ کی وجہ سے 100 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور کئی بوتھ لیول آفیسرز ہسپتال میں داخل ہیں۔ چیف جسٹس نے تبصرہ کیا کہ ”اس قسم کے مسائل کی بنیاد پر، حقیقی ووٹروں کے ناموں کو (فہرست سے) خارج نہیں کیا جانا چاہیے“، انہوں نے اشارہ دیا کہ عدالت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے حل تلاش کرے گی کہ مستند ووٹروں کے نام فہرست میں موجود رہیں۔ ممتا بنرجی نے عدالت سے کہا، ”میں یہاں اپنی پارٹی کے لیے نہیں آئی ہوں۔ میں نے الیکشن کمیشن کو خطوط لکھے۔ جب انصاف بند دروازوں کے پیچھے رو رہا ہو، سب کچھ ختم ہو گیا ہو اور ہمیں کہیں سے انصاف نہیں مل رہا ہے، الیکشن کمیشن واٹس ایپ کمیشن بن گیا ہے تو ہم یہاں آئے۔“ محترمہ بنرجی کی ذاتی مداخلت کے بعد، بنچ نے کہا کہ ریاستِ مغربی بنگال نے بھی آزادانہ طور پر ایک درخواست دائر کی ہے اور کپل سبل سمیت سینئر وکلاء نے پہلے ہی طریقۂ کار کی مشکلات اور حقیقی باشندوں کے ناموں کے اخراج کے خدشات کی وضاحت کردی ہے۔ دلائل سننے کے بعد، سپریم کورٹ نے محترمہ ممتا بنرجی کی درخواست پر الیکشن کمیشن آف انڈیا کو نوٹس جاری کردیا۔ ادھر کانگریس لیڈر کے سی وینو گوپال نے کہا کہ اپوزیشن، چیف الیکشن کمشنر سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف اجتماعی طور پر مواخذے کی تحریک شروع کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے، یہ پیشرفت مغربی بنگال کی وزیر اعلی ممتا بنرجی کی جانب سے اپوزیشن جماعتوں کو اس مسئلے پر متحد ہونے کی عوامی اپیل کے بعد ہوئی ہے، جس میں انہوں نے بنگال میں ایس آئی آر کے دوران سی ای سی پر جانبداری اور بدسلوکی کا الزام لگایا تھا، پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری وینو گوپال نے ممتا بنرجی کی تجویز کے بارے میں مثبت رویے کا اشارہ دیا، انہوں نے کہا کہ ترنمول کانگریس نے پہلے ہی کانگریس سے رابطہ کیا ہے، میرا خیال ہے کہ پوری اپوزیشن اس اس معاملے پر فیصلہ کرے گی جو ترنمول کی جانب سے اٹھائے گئے ہیں، یہ اہم مسائل میں سے ایک ہے، ہم اسے مثبت طور پر دیکھ رہے ہیں، انہوں نے اس معاملے پر مختلف پارٹیوں کے ممکنہ تعاون کا اشارہ دیا، ممتا نے پیر کے روز چیف الیکشن کمشنر کے مواخذے کی اپیل کی تھی، اپوزیشن پارٹیوں کو متحد ہوکر پوری قوت کے ساتھ الیکشن کمیشن کے خلاف پارلیمنٹ میں تحریک مواخذہ پیش کرنا چاہئے اور اس پر زوردار بحث ہونی چاہئے تاکہ الیکشن کمیشن کی منمانی اور غنڈہ گردی پر روک لگ سکے۔ پچھلے سال نومبر میں ایک دوسرے ملک سے یہ خبر آئی تھی کہ وہاں اپوزیشن نے انتخابات کے نتائج ماننے سے انکار کردیا تھا، خبر کے مطابق تنزانیہ نامی ملک میں عام انتخابات میں اپوزیشن جماعتوں نے دھاندلی کے الزامات عائد کرتے ہوئے ملک گیر مظاہروں کا اعلان کیا تھا، نتائج میں دھاندلی کے الزامات عائد کرتے ہوئے اپوزیشن جماعت چادیما نے انتخابی نتائج کو مسترد کرتے ہوئے شفاف الیکشن کا مطالبہ کیا تھا اور ملک گیر پیمانے پر مظاہروں کا اعلان کیا تھا، بھارت میں بھی صورتحال شاید ایسی ہی بنائی جارہی ہے، اپوزیشن پارٹیوں کو اس آپشن پر بھی غور کرنا چاہئے، ممتا بنرجی کے بقول جب ’سب کچھ ختم ہو چکا ہے، کہیں انصاف نہیں مل رہا ہے اور انصاف بند دروازوں کے پیچھے رو رہا ہے تو پھر اپوزیشن پارٹیوں کے پاس دوسرا راستہ کیا ہے؟‘ اس پر کون غور کرے گا؟۔

حیات رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جذباتی لمحات

غزوہ حنین: سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے بعد ایک اور جنگ اسی کے مثل واقع ہوئی تھی، جس کو جنگ حنین کہا جاتا ہے، اس مہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات برف پگھل پڑا تھا اور آپ نے اپنی نبی بہادری اور نبوی شان کا پروقار تذکرہ کیا تھا، اس اعتبار سے دیکھا جائے یہ جنگ بھی آپ کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے، واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے آٹھویں سال رمضان المبارک میں مکہ فتح ہوا، اہل مکہ کے بعد اس خطہ کے جن قبائل کو جزیرۃ العرب میں بڑی قدر ومنزلت حاصل تھی، ان میں نمایاں نام ہوازن اور ثقیف کا تھا، انھیں بھی اہل مکہ کی طرح اسلام سے بڑا بغض تھا۔

محمد صابر حسین ندوی

غزوہ حنین: سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے بعد ایک اور جنگ اسی کے مثل واقع ہوئی تھی، جس کو جنگ حنین کہا جاتا ہے، اس مہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات برف پگھل پڑا تھا اور آپ نے اپنی نبی بہادری اور نبوی شان کا پروقار تذکرہ کیا تھا، اس اعتبار سے دیکھا جائے یہ جنگ بھی آپ کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے، واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے آٹھویں سال رمضان المبارک میں مکہ فتح ہوا، اہل مکہ کے بعد اس خطہ کے جن قبائل کو جزیرۃ العرب میں بڑی قدر ومنزلت حاصل تھی، ان میں نمایاں نام ہوازن اور ثقیف کا تھا، انھیں بھی اہل مکہ کی طرح اسلام سے بڑا بغض تھا، یہ تیر اندازی اور جنگ وجدال میں بڑی مہارت اور شہرت رکھتے تھے اور انھیں اپنی صلاحیت پر ناز بھی تھا؛ اس لئے آپ نے فتح مکہ کے بعد ان قبائل کا رخ کیا کہ اگر اہل مکہ کی طرح ان کی گردنیں بھی اسلام کے سامنے جھک جائیں تو پھر پورے جزیرۃ العرب کا اسلام قبول کرنا آسان ہوجائے گا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑی فوج مہیا تھی، دس ہزار تو وہ جاں نثار تھے، جو مدینہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تھے، پھر مکہ میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے، کچھ وہ لوگ بھی تھے جو ابھی باضابطہ مسلمان نہیں ہوئے تھے؛ لیکن انہوں نے مسلمانوں کی برتری کو قبول کرلیا تھا اور موجود اصطلاح میں ہتھیار ڈال دیا تھا، اس طرح مختلف راویوں کے اندازہ کے مطابق بارہ تا سولہ ہزار فوجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صفوان بن امیہ اور ربیعہ مخزومی سے سواری اور ہتھیار وغیرہ بھی حاصل کئے اور اس طرح مسلمانوں کی اس وقت تک کی تاریخ کا سب سے بڑا لشکر لے کر حنین کی طرف بڑھے، دوسری طرف مخالف فوج کم وبیش چار ہزار افراد پر مشتمل تھی، لشکر اسلام میں وہ لوگ بھی تھے، جنھوں نے بدر کے معرکہ میں مسلمانوں کی بے سروسامانی، تعداد کی کمی اور اس کے مقابلہ مشرکین مکہ کے ساتھ تعداد کی کثرت اور وسائل جنگ کی بہتات کو دیکھا تھا اور وہ لوگ بھی شامل تھے جن کے سامنے غزوۂ خندق کا منظر تھا کہ بیس ہزار کا وسائل جنگ سے لیس لشکر تین چار ہزار فاقہ کش مسلمانوں کا محاصرہ کئے ہوا ہے، پھر بھی ان معرکوں میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی ؛ چنانچہ بعض حضرات کو یہ خیال گذرا کہ جب اس وقت ہم نے اپنے دشمنوں کو شکست دیدی اور ہم فتح یاب ہوئے تو آج ہمیں کون شکست دے سکتا ہے؟ یہ ایک ایسا خیال ہے جو فطری طور پر ایسے مواقع پر پیدا ہوجاتا ہے؛ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء کے مرتبہ ومقام کے لحاظ سے یہ جملہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا؛ چنانچہ جب مسلمان حنین کی ’’وادی اوطاس‘‘ میں پہنچے تو قبیلۂ ہوازن کے لوگ ہٹ گئے اور جب مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے میں لگ گئے تو اچانک ان پر تیروں کی بارش کردی، یہ واقعہ اس قدر اچانک اور غیر معمولی تھا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور صرف دس صحابہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت سفیان بن حارث، ان کے بیٹے جعفر، حضرت اسامہ بن زید، ایمن بن عبید، فضل بن عباس اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ گئے، حضرت عباس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب، ان ہی ثابت قدم لوگوں میں حضرت اُم سُلیم بھی تھیں، جنھوں نے اپنے شوہر حضرت ابوطلحہ کی اونٹنی کو پکڑ کر رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ میں خنجر رکھے ہوئی تھیں؛ لیکن ان حالات میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے استقامت میں کوئی جنبش نہیں ہوئی، زبان مبارک پر معرکۂ جنگ کی مناسبت سے یہ پُر جوش نعرۂ حق تھا کہ میں سچا نبی ہوں، جھوٹا مدعی نبوت نہیں ہوں، اور میں عبدالمطلب جیسے قائد عرب کی اولاد میں سے ہوں: ’’أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ‘‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت عباس نے صحابہ کو آواز دی، لوگ واپس ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند مشت خاک دشمنوں کی طرف پھینکی اور فرمایا محمد کے رب کی قسم! اب یہ شکست کھا کر رہیں گے: ’انہزموا ورب محمد‘ بعض راویوں کا بیان ہے کہ مخالف فوجیوں میں کوئی آنکھ نہ تھی، جو اس سے خاک آلودہ نہ ہوئی ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور اہل ایمان کو انعامات سے نوازا، قرآن مجید نے اس ہولناک کیفیت کی تصویر اس طرح کھینچی ہے:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ. (توبہ:۲۶،۲۵)

اللہ نے تم لوگوں کی بہت سے موقعوں پر مدد کی ہے اور حنین کے دن بھی، جب کہ تم کو تمہاری کثرت نے خود پسندی میں مبتلا کر دیا تھا، پھر تم کو کوئی چیز کام نہیں آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم پیٹھ دیکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے بعد پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اپنی سکینت نازل فرمائی، اللہ نے ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے، اور کفر کرنے والوں کو سزا دی، اور کافروں کی سزا یہی ہے-- (ملخص از: مفاتیح الغیب: ۷/ ۶۱۲، تفسیر قرطبی: ۸/ ۹۶-۱۰۲، دیکھئے: آسان تفسیر قرآن مجید، صحیح مسلم، کتاب الجهاد: ۴۶۱۶)

غزل

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
ان میں کچھ صاحب اسرار نظر آتے ہیں

تیری محفل کا بھرم رکھتے ہیں سو جاتے ہیں
ورنہ یہ لوگ تو بیدار نظر آتے ہیں

دور تک کوئی ستارہ ہے نہ کوئی جگنو
مرگ امید کے آثار نظر آتے ہیں

مرے دامن میں شراروں کے سوا کچھ بھی نہیں
آپ پھولوں کے خریدار نظر آتے ہیں

کل جنہیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونق بازار نظر آتے ہیں

حشر میں کون گواہی مری دے گا ساغرؔ
سب تمہارے ہی طرفدار نظر آتے ہیں

ساغر صدیقی

آندرے بیتے:
سماجیات کے خاموش معمار کا عہد اختتام پذیر

حسنین نقوی

ممتاز ہندوستانی ماہر سماجیات آندرے بیتے 91 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ذات، طبقہ، طاقت اور مساوات پر ان کی تحقیق نے جدید ہندوستانی سماجیات کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ ہندوستان کے نامور سماجیات دان اور مصنف آندرے بیتے کا 2026 میں 91 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ کچھ عرصے سے علیل تھے اور منگل کی شب ایک اسپتال میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی وفات کے ساتھ ہندوستانی سماجیات کے ایک ایسے عہد کا خاتمہ ہوا جس نے باریک بین تحقیق، صاف گوئی اور مساوات کے اخلاقی تصور کو یکجا کر کے سماجی علوم کو نئی سمت عطا کی۔ 1934 میں بنگال کے چندن نگر میں پیدا ہونے والے بیتے ایک ایسے ماحول میں پروان چڑھے جہاں فرانسیسی نوآبادیاتی اثرات اور بنگالی فکری روایت کا امتزاج پایا جاتا تھا۔ وہ انگریزی، فرانسیسی اور بنگالی زبانوں پر دسترس رکھتے تھے اور مختلف تہذیبی حلقوں کے درمیان بآسانی رابطہ قائم کرتے تھے۔ ابتدا میں انہوں نے طبیعیات کی تعلیم حاصل کی، مگر جلد ہی سماجیات کی طرف مائل ہو گئے۔ کلکتہ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران وہ آزادی کے بعد ابھرتے ہوئے ہندوستانی سماجی مباحث کے مرکزی دھارے سے جڑ گئے۔ ان کی ابتدائی زندگی کے تجربات- بنگال کا قحط، فرقہ وارانہ فسادات، تقسیم ہند اور ایک کثیر الثقافتی سماج کا بکھراؤ- نے ان کے فکری زاویے کو گہرائی عطا کی۔ ان کی خودنوشت سن لائٹ آن دی گارڈن میں بچپن اور نوجوانی کی یادیں محض ذاتی واقعات نہیں بلکہ ایک پورے عہد کی سماجی ساخت کی عکاسی کرتی ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو طبقے، زبان اور نوآبادیاتی جدیدیت کے باہمی تعلق کی مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دہلی اسکول آف اکنامکس میں تین دہائیوں سے زائد عرصے تک تدریس کے دوران بیتے نے خود کو ایک ایسے استاد کے طور پر منوایا جو تحقیق سے زیادہ تعلیم کو اہمیت دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے ہمیشہ تدریس کو تحقیق پر مقدم رکھا۔ ان کے نزدیک سماجیات کو محض ماہرین کے محدود حلقے تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ طلبہ اور عام قارئین کے لیے قابلِ فہم ہونا چاہیے۔ ان کی کلاسیں مکالمے اور سوال و جواب سے بھرپور ہوتیں، جہاں نظریاتی اصطلاحات کے بجائے مشاہدے اور دلیل کو فوقیت حاصل تھی۔ ذات، طبقہ اور طاقت کے موضوع پر ان کی سب سے معروف تصنیف کاسٹ، کلاس اینڈ پاور: چینجنگ پیٹرنز آف اسٹریٹیفیکیشن اِن اے تنجور ولیج (1965) ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے تمل ناڈو کے ایک گاؤں سری پورم کا تفصیلی مطالعہ پیش کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ذات کوئی جامد روایت نہیں بلکہ ایک متحرک سماجی ڈھانچہ ہے جو زمین داری، معاشی رشتوں اور سیاسی طاقت کے ساتھ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس تحقیق نے ذات کے مطالعے کو محض رسم و رواج کے دائرے سے نکال کر معاشی اور سیاسی تجزیے سے جوڑ دیا۔ بعد کی تصانیف مثلاً انی کوالٹی اینڈ سوشل چینج اور دی بیک ورڈ کلاسز اِن کنٹیمپریری انڈیا میں انہوں نے سماجی درجہ بندی، تحفظات، سماجی نقل وحرکت اور اصلاحات کی حدود پر تفصیلی بحث کی۔ ان کی کتاب اکویلیٹی اینڈ یونیورسلیٹی: ایسیز اِن سوشل اینڈ پولیٹیکل تھیوری (2002) میں مساوات، شہریت اور جمہوریت کے اخلاقی اصولوں پر سنجیدہ مکالمہ ملتا ہے۔ ان کے نزدیک مساوات کا مطلب یکسانیت نہیں بلکہ غیر منصفانہ درجہ بندیوں کا خاتمہ ہے۔ اسی طرح سوسائٹی اینڈ پولیٹکس ان انڈیا (1991) میں انہوں نے دکھایا کہ ذات، طبقہ اور برادری جیسے سماجی عناصر کس طرح ہندوستانی سیاست اور ریاستی اداروں کو متاثر کرتے ہیں۔ انہوں نے تعلیم کے سیاسی استعمال اور جامعات کی خودمختاری میں مداخلت پر بھی تنقید کی۔ ان کا ماننا تھا کہ تعلیمی اداروں کو نظریاتی یا سیاسی مقاصد کے تابع کرنا علمی آزادی کے لیے نقصان دہ ہے۔ بیتے ایک سنجیدہ لبرل مفکر تھے جو فرد کی آزادی، اداروں کی ساکھ اور دلیل پر مبنی مکالمے کو بنیادی اہمیت دیتے تھے۔ ان کی تحریروں میں خطابت یا اشتعال کے بجائے متوازن استدلال ملتا ہے۔ انہوں نے ذات پات کی مراعات، بیوروکریسی کی طاقت اور دانش وروں کے سماجی کردار جیسے موضوعات پر نہایت شائستگی سے سوالات اٹھائے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی انہیں خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔ وہ مانچسٹر یونیورسٹی، کیمبرج یونیورسٹی، لندن اسکول آف اکنامکس اور کیلیفورنیا یونیورسٹی برکلے سمیت متعدد اداروں میں مہمان پروفیسر رہے۔ انہیں برٹش اکیڈمی کا کارسپانڈنگ فیلو اور رائل اینتھروپولوجیکل انسٹی ٹیوٹ کا اعزازی فیلو منتخب کیا گیا۔ 2005 میں حکومت ہند نے انہیں ادب اور تعلیم کے میدان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں پدم بھوشن سے نوازا۔ اس قدر اعزازات کے باوجود بیتے شہرت سے دور رہے۔ ان کی شخصیت میں انکساری، باریک بینی اور علمی دیانت نمایاں تھی۔ ان کی خودنوشت اس بات کی گواہ ہے کہ وہ مشاہدے کو علم کی بنیاد سمجھتے تھے اور تدریس کو سماجی ذمہ داری۔ ایک ایسے دور میں جب دانش وری اکثر نمود و نمائش کا روپ دھار لیتی ہے، بیتے کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ خاموش محنت اور سنجیدہ فکر بھی گہرا اثر ڈال سکتی ہے۔ آندرے بیتے کی وفات یقیناً ہندوستانی سماجیات کے لیے بڑا نقصان ہے، مگر ان کی کتابیں اور شاگرد ان کی فکری میراث کو زندہ رکھیں گے۔ ذات، طبقہ، طاقت اور مساوات پر ان کے مباحث آج بھی سماجی انصاف اور جمہوری اقدار کی بحث میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں آنے والی نسلوں کو یاد دلاتی رہیں گی کہ ایک منصفانہ معاشرے کی تشکیل کے لیے علمی دیانت اور تنقیدی شعور ناگزیر ہیں۔

فارسی زبان ہندوستان کی تہذیبی روح میں رچی بسی ہوئی ہے

علی گڑھ یونیورسٹی کے ڈاکٹر رادھا کرشن ہال میں فارسی زبان کی تاریخی، ادبی اور تہذیبی اہمیت کے موضوع پر ایک اہم سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار میں ملک کے ممتاز اساتذہ، دانشوروں اور اہلِ علم نے شرکت کی اور اس بات پر زور دیا کہ فارسی زبان صدیوں تک برصغیر کی فکری، عدالتی اور تہذیبی زندگی کا بنیادی ستون رہی ہے اور آج بھی ایک زندہ روایت کی حیثیت رکھتی ہے۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا عبدالقیوم انصاری وچار منچ کے چیئرمین محمد ترغیب عالم انصاری نے کہا کہ فارسی زبان محض ایک قدیم زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی تہذیبی روح میں رچی بسی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی تاریخ، عدالتی فیصلے، جاگیرداری نظام، سرکاری دستاویزات اور علمی سرمایہ بڑی تعداد میں فارسی زبان میں محفوظ ہے، جن کی حفاظت اور تفہیم ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ محمد ترغیب عالم انصاری نے اس بات پر زور دیا کہ اگر نئی نسل کو اپنے ماضی، تہذیبی شناخت اور فکری وراثت سے جوڑنا ہے تو فارسی زبان کے مطالعے کو فروغ دینا ناگزیر ہے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں میں فارسی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اپنے خطاب کے دوران انہوں نے عظیم صوفی شاعر امیر خسرو کا خصوصی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو فارسی اور ہندوستانی تہذیب کے حسین امتزاج کی درخشاں مثال ہیں۔ انہوں نے فارسی کے ساتھ ساتھ ہندوستانی زبانوں کو بھی فروغ دیا اور گنگا جمنی تہذیب کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ امیر خسرو کی شاعری آج بھی بھائی چارے، رواداری اور تہذیبی ہم آہنگی کا پیغام دیتی ہے۔ سیمینار کے مہمان خصوصی ڈاکٹر قہرمان سلیمانی، کلچرل کونسلر، سفارت خانہ اسلامی جمہوریہ ایران، نئی دہلی نے کہا کہ فارسی زبان ایران اور ہندوستان کے درمیان صدیوں پر محیط تہذیبی اور ثقافتی رشتوں کی علامت ہے۔

کشمیر کی سیاحت کے لیے ہندوستان بھر سے سیاحوں کا جوش کم نہیں ہوا: امیت شاہ

جموں: گزشتہ سال پہلگام دہشت گردانہ حملے کی وجہ سے سیاحت کی صنعت کو لگنے والے دھچکے کے درمیان، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کو کہا کہ جموں وکشمیر کا دورہ کرنے کے لئے ملک بھر سے سیاحوں کے جوش میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔شاہ جموں میں مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک جائزہ میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا،"جموں وکشمیر کا دورہ کرنے کے لیے ملک بھر سے سیاحوں کا جوش کم نہیں ہوا ہے۔دوسری ریاستوں میں جموں اور کشمیر کے سیاحتی مقامات کی جارحانہ مارکیٹنگ کی ضرورت ہے تاکہ یہاں دستیاب سیاحتی امکانات کو تلاش کیا جا سکے۔"شاہ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی زیر قیادت مرکز جموں و کشمیر میں نئے سیاحتی مقامات کی ترقی کے منصوبے میں ہر ممکن مدد فراہم کرے گا۔لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) سے وابستہ پاکستانی دہشت گردوں نے گزشتہ سال 22 اپریل کو جنوبی کشمیر کے مشہور پہاڑی تفریحی مقام پہلگام میں سیاحوں کو نشانہ بنایا، جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے اور جموں وکشمیر میں سیاحت کی صنعت کو شدید دھچکا لگا تھا۔

مودی حکومت میں اڈانی نہ صرف ملک کو لوٹ رہا

بلکہ سچائی دکھانے والوں کو سزا بھی دے رہا ہے

نئی دہلی: کانگریس نے 'رپورٹرس ودآوٹ بارڈرس' کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آپ صحافی ہیں اور مودی کے دوست اڈانی کے خلاف لکھتے ہیں تو آپ کی خیر نہیں۔آپ کے اوپر مقدمہ ہو سکتا ہے۔'رپورٹرس ودآوٹ بارڈرس' (آر ایس ایف) کی ایک رپورٹ سرخیوں میں ہے۔رپورٹ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ اڈانی گروپ نے صحافیوں کے خلاف 'قانونی جنگ' شروع کر رکھی ہے، جس سے سچائی سامنے لانے والے صحافیوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔اس معاملہ میں کانگریس نے وزیر اعظم مودی اور اڈانی دونوں کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ "اگر آپ صحافی ہیں اور مودی کے دوست اڈانی کے خلاف لکھتے ہیں، تو آپ کی خیر نہیں۔ آپ کے اوپر مقدمہ ہو سکتا ہے۔"اس پوسٹ میں کانگریس نے 'رپورٹرس ودآوٹ بارڈرس' کی رپورٹ کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ "رپورٹرس ودآوٹ بارڈرس نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اڈانی 2017 سے صحافیوں اور میڈیا اداروں پر مہنگے اور طویل چلنے والے مقدمات ٹھوک رہے ہیں، جس سے صحافی ڈر جائیں اور اڈانی کے سیاہ کارناموں کا بھنڈا پھوڑ کرنا بند کر دیں۔" اس پوسٹ میں مودی حکومت کو نشانے پر لیتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ "مودی حکومت میں اڈانی نہ صرف ملک کو لوٹ رہا ہے، بلکہ سچ دکھانے والوں کو اپنے حساب سے 'سزا' بھی دے رہا ہے۔" کانگریس نے مودی حکومت میں صحافت کا معیار خراب ہونے کا ذکر بھی اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ "نریندر مودی کی بدولت 'پریس فریڈم انڈیکس' میں ہندوستان 151 ویں مقام پر ہے، جہاں سچ لکھنے، دکھانے، بولنے اور سوچنے کی آزادی چھین لی گئی ہے۔" آخر میں کانگریس تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے مودی حکومت سے کہتی ہے کہ "شرم آنی چاہیے۔" قابل ذکر ہے کہ 'رپورٹرس ودآوٹ بارڈرس' نے 4 فروری کو اپنی ویب سائٹ پر یہ رپورٹ شائع کی تھی، جو سرخیوں میں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ارب پتی گوتم اڈانی کی قیادت والا یہ کارپوریٹ گروپ گزشتہ کئی سالوں سے تحقیقاتی صحافت کرنے والے صحافیوں اور میڈیا اداروں کے خلاف طویل، مہنگی اور خوفزدہ کرنے والی قانونی کارروائیوں کا سہارا لے رہا ہے، جس سے ہندوستان میں پریس کی آزادی سنگین طور سے متاثر ہو رہی ہے۔ آر ایس ایف نے اڈانی گروپ سے ان مقدمات کو بند کرنے کی اپیل کی ہے اور ہندوستانی پارلیمنٹ سے 'اسٹریٹجک لاءسوٹس اگینسٹ پبلک پارٹیسپیشن' کے خلاف ایک واضح قانون بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ادارہ کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات میں ایسا قانون پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ اس معاملے میں آر ایس ایف کی جنوبی ایشیا ڈیسک چیف سیلیا مرسیے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اڈانی گروپ کے ذریعہ تحقیقاتی صحافیوں پر کی جا رہی قانونی کارروائی ہندوستان میں میڈیا کی آزادی کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ بار بار مقدمات دائر کر کسی بڑے کارپوریٹ گروپ کی جانچ کی حوصلہ شکنی کرنے کی یہ حکمت عملی بے حد فکر انگیز ہے۔ ان معاملوں میں اکثر قانونی عمل ہی 'سزا' بن جاتی ہے۔ ہندوستانی افسران کو چاہیے کہ وہ نظام انصاف کے غلط استعمال کو روکیں اور صحافیوں کی آواز دبانے کی کوششوں پر لگام لگائیں۔ آر ایس ایف کی رپورٹ میں 'دی وائر'، 'ای پی ڈبلیو'، 'نیوز کلک'، 'نیوز لانڈری'، 'دی اکونومک ٹائمز' جیسے اداروں اور روی نایر، ابھیسار شرما، رویش کمار، پرنجوئے گوہا ٹھاکرتا جیسے صحافیوں سے متعلق کئی معاملوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

ہند-امریکہ معاہدہ ۲۰۳۰ تک ۱۰۰ بلین ڈالر کی ٹیکسٹائل برآمدات کے حصول میں اہم کردار ادا کرے گا

نئی دہلی: حکومت نے ہفتے کے روز کہا کہ ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدہ ہندوستان کو 2030 میں 100 بلین ڈالر کی ٹیکسٹائل برآمدات کے اپنے مطلوبہ ہدف کو حاصل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرنے کی امید ہے۔وزارت ٹیکسٹائل کے مطابق، اس معاہدے سے مطلوبہ رفتار فراہم کرنے کی توقع ہے، جس میں امریکہ اس ہدف کے پانچویں حصے سے زیادہ حصہ لے گا۔وزارت نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تاریخی معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے جو کہ ممالک کے درمیان ٹیکسٹائل کے تجارتی تعلقات کو بڑھانے کے لیے ایک اہم اتپریرک ہے۔ٹیکسٹائل انڈسٹری نے امید ظاہر کی کہ یہ اس شعبے کے لیے ایک بڑا معاشی گیم چینجر ہے۔ٹیکسٹائل کی برآمدات کے لیے، یہ معاہدہ 118 بلین امریکی ڈالر کی ٹیکسٹائل، ملبوسات اور میک اپس کی عالمی درآمدی منڈی کھولتا ہے۔امریکہ تقریباً 70 فیصد ملبوسات اور 15 فیصد میک اپس پر مشتمل تقریباً 10.5 بلین ڈالر کی برآمدات کا ہندوستان کا سب سے بڑا برآمدی مقام ہونے کے ساتھ، یہ ایک بڑا موقع ہے۔ملبوسات اور میک اپ سمیت تمام ٹیکسٹائل مصنوعات پر 18 فیصد باہمی ٹیرف نہ صرف اس نقصان کو دور کرے گا جو ہندوستانی برآمد کنندگان کو تھا، بلکہ وہ انہیں بنگلہ دیش (20 فیصد)، چین (30 فیصد)، پاکستان (19 فیصد) اور ویتنام (20 فیصد) جیسے حریفوں کے مقابلے بہتر پوزیشن میں رکھیں گے۔وزارت نے کہا، یہ مارکیٹ کی حرکیات کو تبدیل کر دے گا کیونکہ بڑے خریدار اس معاہدے کی روشنی میں اپنی سورسنگ پر ضرور غور کریں گے۔یہ معاہدہ صنعت کو لاگت سے مقابلہ کرنے کے قابل بنائے گا اور امریکہ سے ٹیکسٹائل سیکٹر کے لیے انٹرمیڈیٹس کے ذریعے اپنے خطرات کو متنوع بنائے گا۔اس سے ملک میں ویلیو ایڈڈ ٹیکسٹائل کی تیاری میں آسانی ہوگی اور ہماری پیداوار اور برآمدات میں تنوع آئے گا۔وزارت نے کہا کہ یہ معاہدہ اضافی روزگار پیدا کرے گا اور امریکی اداروں کی طرف سے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے گا۔امریکی تجارتی معاہدے کا فریم ورک ہندوستان کے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبے کے لیے ایک تاریخی سنگ میل کی نمائندگی کرتا ہے۔

اعتماد ہندوستان کی سب سے مضبوط کرنسی بن گیا ہے: وزیر اعظم

امپیکٹ کا مطلب ہے ہندوستان-ملائیشیا شراکت داری برائے اجتماعی تبدیلی کو آگے بڑھانا

نئی دہلی/کوالالمپور: ہندوستان کے ذریعہ دستخط شدہ حالیہ تجارتی معاہدوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ ہندوستان کو ترقی کے لئے ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور اعتماد ملک کی مضبوط کرنسی بن گیا ہے۔ملائیشیا کے دو روزہ دورے پر پہنچنے کے فوراً بعد کوالالمپور میں ہندوستانی کمیونٹی سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، ہندوستان کو ترقی کے لیے ایک قابل اعتماد پارٹنر کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ چاہے وہ برطانیہ، متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، عمان، یورپی یونین یا امریکہ ہو، ممالک کے ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدے ہیں۔اعتماد ہندوستان کی سب سے مضبوط کرنسی بن گیا ہے۔دونوں رہنماؤں کے ایئرپورٹ سے ایک ہی گاڑی میں ایک ساتھ سفر کرنے کے بعد ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم نے بھی تقریب میں شرکت کی۔وزیر اعظم مودی نے کہا کہ امپیکٹ جسے انہوں نے ہندوستان ملائیشیا پارٹنرشپ فار ایڈوانسنگ کلیکٹیو ٹرانسفارمیشن کے طور پر بیان کیا ہے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کا رہنما لفظ ہے کیونکہ ہندوستان کی کامیابی ملائیشیا اور ایشیا کی کامیابی میں بھی ترجمہ کرتی ہے۔پی ایم مودی نے کہا،"ہندوستان کی کامیابی ملائیشیا کی کامیابی ہے، یہ ایشیا کی کامیابی ہے۔اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ہمارے تعلقات کا رہنما لفظ امپیکٹ ہے۔ امپیکٹ کا مطلب ہے ہندوستان-ملائیشیا شراکت داری برائے اجتماعی تبدیلی کو آگے بڑھانا۔کوالالمپور پہنچنے پر وزیر اعظم مودی کا ہوائی اڈے پر ملائیشیا کے وزیر برائے انسانی وسائل رامانن رام کرشنن اور ملائیشیا کے نائب وزیر خارجہ لوکانیسمان بن اوانگ ساؤنی نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔اس کے بعد رنگارنگ ثقافتی استقبال کیا گیا جس میں دونوں ممالک کے مشترکہ ورثے کو اجاگر کیا گیا۔یہ دورہ 2024 میں قائم ہونے والی ہندوستان-ملائیشیا جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔یہ ہندوستان-ملائیشیا تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے ہندوستان کے مضبوط عزم کی بھی عکاسی کرتا ہے جو کہ نئی دہلی کی ایکٹ ایسٹ پالیسی، انڈو پیسفک ویژن اور ویژن مہاساگر کا کلیدی ستون ہے۔وزیر اعظم مودی ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کی دعوت پر 7-8 فروری کو ملائیشیا کا دورہ کر رہے ہیں۔2015 کے بعد وزیر اعظم کا ملائیشیا کا یہ تیسرا دورہ ہے۔

حضرات قضاۃ امارت شرعیہ کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں

المعہد العالی کانفرنس ہال میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے مرکزی و ذیلی قضاۃ کی ایک اہم نشست

(پریس ریلیز) مرکزی دفتر امارت شرعیہ کے المعہد العالی کے کانفرنس ہال میں حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ العالی امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی صدارت میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے جملہ قضاۃ کرام کی ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی، حضرت امیر شریعت صاحب نے اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امارت شرعیہ کوئی ادارہ یا تنظیم نہیں، بلکہ یہ ایک اسلامی فکر ہے، ہم سب کو فکر امارت سے ہم آہنگ ہونا چاہیے، اس کے لئے فکر امارت سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ عہدہ سے عزت یا ذلت نہیں ملتی بلکہ عزت اور وقار کا مدار کام اور لوگوں کے لئے نفع بخش ہونے پر ہے، ہر کوئی آپ کی عزت کرے یہ کوئی ضروری نہیں، اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لوگوں نے برا بھلا کہا، لیکن اس کی وجہ سے آپ کی عزت وعظمت اور تقدس پر ذرہ برابر کوئی فرق نہیں پڑا، اس لئے ہم سب کو بھی اپنے کاموں میں مخلص ہونا چاہئے اور لوگوں کے لیے نفع بخش بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔حضرت امیر شریعت صاحب نے قضاء کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قضاء کے ذریعہ عدل وانصاف قائم ہوتا ہے اور عدل وانصاف ہی کے ذریعہ امن وامان قائم ہوتا ہے، حضرت امیر شریعت صاحب دامت برکاتہم نے تمام قضاۃ کے کاموں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ یقیناً آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں، آپ لوگ امارت شرعیہ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب نائب امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے فرمایا کہ یقیناً آپ تمام لوگ صاحب علم وفضل ہے، آپ لوگوں سے بہت سارا کام لیا جاتا، ہر شعبہ کی نظر آپ ہی لوگوں پر ٹکی ہوتی ہے اور ہر شخص آپ سے امید لگائے بیٹھا ہوا ہے اور آپ سے امید بھی ہونی چاہئے اس لئے آپ اس کے لائق بھی ہیں جو لوگ جتنا کام کر کے گزر جاتے ہیں وہی لوگ اصل قابل تعریف ہیں اور وہی ان کے لئے سرمایہ ہے، امارت شرعیہ کا نظام قضاء مزید مضبوط اور مستحکم ہو رہا ہے، جس میں حضرات قضاۃ کا جہد مسلسل اور سعی پیہم کا عنصر غالب ہے۔حضرت مفتی محمد سعید الرحمن صاحب قاسمی ناظم امارت شرعیہ وصدر مفتی امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے قضاۃ کرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب اپنے معمولات میں کتابوں کے مطالعہ کو ضرور شامل رکھیں، خاص طور پر عائلی مسائل سے متعلق کتابوں کا مطالعہ ضرور کرتے رہیں، مزید انہوں نے کہا کہ آپ سب کی محنتوں اور کوششوں سے الحمدللہ امارت شرعیہ کامیابی وکامرانی کی راہ پر گامزن ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادارہ کے لیے نفع بخش بنائے اور آپ سب کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔مفتی محمد انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے سب سے پہلے کار قضاء میں جو خامیاں اور کمیاں رہ جاتی ہیں ان پر تفصیل سے گفتگو کی اور تمام قضاۃ کرام کو ہدایت کی کہ کار قضاء ایک نہایت حساس اور اہم فریضہ ہے، جس میں کوتاہی پر عندالناس جواب دہ ہونے کے ساتھ ساتھ عند اللہ جواب دہ ہونا پڑے گا، لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ کتاب وسنت اور اپنے اکابر کے ضابطے کے مطابق کار قضاء انجام دیں۔

ہند-امریکہ کا عبوری تجارتی معاہدہ میں

کسانوں کا مکمل تحفظ حاصل ہے: جتن پرساد

نئی دہلی: تجارت اور صنعت، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت جیتن پرساد نے ہفتہ کو ہندوستان-امریکہ کے عبوری تجارتی معاہدے کو ایک "سیمینار" اور "تاریخی" معاہدہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے تجارت کو فروغ ملے گا، صنعتوں کو تقویت ملے گی اور روزگار پیدا ہوگا۔اس معاہدے کا سہرا وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کو دیا۔" وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، یہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ایک تاریخی معاہدہ ہے۔یہ ایک تاریخی معاہدہ ہے۔50 فیصد ٹیرف کو کم کر کے 18 فیصد کر دیا گیا ہے۔تجارت پروان چڑھے گی، لوگوں کی صنعتیں ترقی کریں گی، اور روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔زرعی شعبے پر معاہدے کے اثرات کے بارے میں خدشات کا جواب دیتے ہوئے، وزیر نے یقین دلایا کہ ہندوستانی کسانوں کی مکمل حفاظت کی گئی ہے اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے ہمارے کسانوں کو نقصان ہو۔آج سے پہلے مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل نے ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے کے لئے اعلان کردہ فریم ورک کی تعریف کی اور کہا کہ اس سے کسانوں اور ہندوستانی ایم ایس ایم ایز کو اہم فائدہ پہنچے گا۔انہوں نے کہا، کسانوں کی طرف سے زرعی مصنوعات ہندوستانی کسانوں کو امریکہ کو صفر ڈیوٹی پر برآمد کیا جائے گا۔ساتھ ہی، امریکی مصنوعات پر کوئی رعایت نہیں دی گئی ہے۔ہندوستانی مارکیٹ میں داخل ہونے سے یہ معاہدہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (جی ایم) کھانے کو ہندوستان میں داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔

ہندوستان کے زرعی اور ڈیری سیکٹر پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا کہ کسانوں کے مفادات سب سے اہم ہیں اور اناج، پھلوں، سبزیوں، مصالحہ جات میں حساس زرعی شعبے کی پیداوار پر کوئی رعایت نہیں دی گئی ہے۔یہاں ایک پریس میٹنگ کے دوران گوئل نے کہا کہ ملک نے ہندوستان-امریکہ عبوری معاہدے کے فریم ورک کے ذریعہ ہندوستانی سامان کے لئے ترجیحی رسائی حاصل کی ہے۔ہندوستان کے ڈیری سیکٹر پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا گیا ہے؛ کسی بھی شرط کے ساتھ کچھ بھی نہیں کھولا گیا۔انہوں نے بتایا کہ کئی ہندوستانی مصنوعات اب امریکہ کو صفر ڈیوٹی کے ساتھ برآمد کی جائیں گی، جیسے چائے، مسالے، ناریل کا تیل، سبزیوں کا موم، آریکانٹ، برازیلی گری دار میوے، شاہ بلوط، اور مختلف قسم کے پھل اور سبزیاں۔گوئل کے مطابق، سبزیوں کی جڑیں، اناج، جو، بیکری کی مصنوعات، کوکو کی مصنوعات، تل کے بیج، پوست کے بیج، اور لیموں کے جوس پر بھی کوئی باہمی محصول نہیں لگے گا اور اب وہ امریکی مارکیٹ میں ڈیوٹی فری داخل ہوں گے۔انہوں نے مزید اس بات پر زور دیا کہ تجارتی معاہدے سے کسانوں کے مفادات کو نقصان نہیں پہنچتا اور اس کا مقصد برآمدی مواقع کو بڑھاتے ہوئے ان کی روزی روٹی کا تحفظ کرنا ہے۔پیوش گوئل نے کہا کہ یہ معاہدہ ہندوستان کی معیشت کو تیز رفتاری سے آگے لے جانے کا ایک بہت بڑا موقع فراہم کرے گا، اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یہ معاہدہ کس طرح کاروباروں، کسانوں اور کارکنوں کو یکساں فائدہ دے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ ایک مضبوط معیشت کے ساتھ، تمام 140 کروڑ شہری دیوالی کی طرح ایک بار پھر خوشحالی کا جشن منائیں گے۔یہ معاہدہ منصفانہ اور متوازن ہے اور یہ کہ ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدہ کسانوں کی حفاظت کرتا ہے، برآمد کنندگان کی حمایت کرتا ہے اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مضبوط کرتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان-امریکہ کی شراکت داری تجارتی تعلقات کو مضبوط کرے گی، برآمدات کو فروغ دے گی اور دونوں طرف کاروبار کے لیے نئے مواقع پیدا کرے گی۔میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہندوستان-امریکہ معاہدہ ہندوستان کے کسانوں، ایم ایس ایم ایز، یا ہینڈلوم اور دستکاری کے شعبوں کے مفادات کو کسی بھی طرح سے نقصان نہیں پہنچاتا۔

بھارت اور امریکہ کے درمیان ۳ بلین ڈالر کا معاہدہ

نئی دہلی: ہندوستان اور امریکہ مبینہ طور پر چھ P-8I اینٹی سب میرین وارفیئر اور سمندری نگرانی والے طیاروں کے حصول کے لیے تقریباً 3$ بلین کے ایک معاہدے کو حتمی شکل دینے کے قریب ہیں، جس کا مقصد ہندوستانی بحریہ کی آپریشنل صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔یہ ممکنہ حصول دوطرفہ تعلقات میں بہتری کے بعد ہوا ہے اور اس سے ہندوستانی بحریہ کے 12 P-8I طیاروں کے موجودہ بیڑے کو تقویت ملے گی، جو ملک کے مشرقی اور مغربی سمندری حدود کے ساتھ وسیع سمندری علاقوں کی نگرانی کے لیے اہم ہیں۔یہ معاہدہ، جس میں قیمتوں کے تعین کی بات چیت کی وجہ سے تاخیر کا سامنا کرنا پڑا ہے، جلد ہی وزارت دفاع کی طرف سے کلیئرنس کے لیے پیش کیے جانے کی امید ہے، جس میں کیبنٹ کمیٹی برائے سیکیورٹی سے مزید منظوری درکار ہے، اور یہ MQ-9 سی گارڈین ڈرونز اور دیگر بغیر پائلٹ نگرانی کے پلیٹ فارمز کی آئندہ شمولیت کی تکمیل کرے گا۔

اہم معدنیات کی ری سائیکلنگ کو جدید بنانے کیلئے ہندوستان کی سرمایہ کاری

ان کمپنیوں کو ۲۰ فیصد کیپٹل ایکسپینڈ یچر سبسڈی اور کارکردگی پر مبنی مراعات فراہم کرتی ہے

نئی دہلی: کمپنیاں اہم معدنیات کی ری سائیکلنگ میں اپنی سرمایہ کاری کو تیز کر رہی ہیں کیونکہ وہ 15 بلین روپے ($166 ملین) کے اہم معدنی ری سائیکلنگ پروگرام کے نتائج کا انتظار کر رہی ہیں جس کی بھارتی حکومت کو امید ہے کہ گرین ٹیکنالوجیز کے لیے کلیدی ان پٹ کی درآمدات پر ملک کا انحصار کم ہو جائے گا۔کریٹیکل منرل ری سائیکلنگ انسینٹیو سکیم جس کا مقصد لتیم، کوبالٹ، نکل اور دیگر ان پٹ کی گھریلو سپلائیز تیار کرنا ہے جو الیکٹرک گاڑیوں، انرجی اسٹوریج اور قابل تجدید ٹیکنالوجیز کے لئے ضروری ہیں۔ان کمپنیوں کو 20 رکیپٹل ایکسپینڈیچر سبسڈی اور کارکردگی پر مبنی مراعات فراہم کرتی ہے جو جدید ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرتی ہیں۔اس پروگرام کے لیے درخواستیں اکتوبر میں کھولی گئیں اور یکم اپریل تک فعال رہیں گی۔حکام کا کہنا ہے کہ یہ وسیع تر قومی کریٹیکل منرل مشن کے پہلے آپریشنل مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے۔یہ رول آؤٹ ہندوستان کے وسائل کی حفاظت کے فن تعمیر کے دیگر حصوں کی تکمیل کرتا ہے، بشمول کان کنی کی تلاش کے منصوبے اور بیرون ملک معدنی شراکت داری۔فی الحال، ہندوستان کا زیادہ تر ای ویسٹ غیر رسمی سکریپ مارکیٹوں میں ختم ہوتا ہے، جس کے آپریٹنز کارکنوں کی صحت اور وسائل کو ضائع کرتے ہیں۔ساتھ ہی، حکومت ان معدنیات کے لیے چین پر انحصار کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، کم از کم دوطرفہ تعلقات میں تناؤ کی وجہ سے نہیں۔ایٹیروری سائیکلنگ کے شریک بانی نتن گپتا، جس کی کمپنی نے ری سائیکلنگ پروگرام کے لیے درخواست دی ہے، نے کہا، نیشنل کریٹیکل منرلز مشن اس بات کو یقینی بنانے کے لیے صحیح سمت میں ایک قدم ہے کہ ہندوستان اہم معدنی جگہ میں خود انحصاری بن جائے اور وہ چین یا جغرافیائی سیاست پر منحصر نہ ہو۔کانوں کی وزارت کے ایک حالیہ جائزے نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ کمپنیوں کی پہلی کھیپ کو اسکیم کے تحت اہلیت کے لیے کلیئر کر دیا گیا ہے، اب گجرات اور اتر پردیش میں پروجیکٹ کی ابتدائی جانچ جاری ہے۔حکومتی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ ری سائیکلنگ کا منصوبہ 270,000 میٹرک ٹن سالانہ صلاحیت کو تیار کرنے میں مدد کر سکتا ہے اور ایک بار مکمل طور پر کام کرنے کے بعد سالانہ تقریباً 000,40 ٹن اہم معدنیات کو بازیافت کر سکتا ہے۔حکام کو توقع ہے کہ اس سے نجی سرمایہ کاری میں 80 ارب روپے تک کا اضافہ ہوگا اور تقریباً 70,000 ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ہندوستان کے ری سائیکلنگ اور بیٹری میٹریل کے شعبے میں کئی قائم کھلاڑیوں نے مراعات کا آغاز ہونے کے بعد فائدہ اٹھانے کے لیے خود کو پوزیشن میں لے لیا ہے۔ان میں ہندوستان کی سب سے بڑی بیٹری ری سائیکلنگ اور میٹریل کمپنیوں میں سے ایک Lohum Cleantech ہے، جس نے کہا کہ حکومتی مراعات اس کی موجودہ 000,25 ٹن ری سائیکلنگ کی صلاحیت کو تقریباً دوگنا کر سکتی ہیں۔

مرکزی بجٹ ملک سے غربت کا خاتمہ کرے گا اور ہندوستان کو خوشحال بنائے گا: نتیانند رائے

سلی گڑی: مرکزی وزیر مملکت برائے امور داخلہ نتیانند رائے نے ہفتہ کو سلی گڑی بی جے پی کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس کی اور مرکزی بجٹ 2026-27 کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور دعویٰ کیا کہ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارامن کی طرف سے پیش کیا گیا مرکزی بجٹ ملک میں روزگار کے ڈھانچے کو مزید تقویت بخشے گا۔نتیانند رائے نے مرکزی بجٹ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی ترغیب سے جو غریبوں کے مسیحا ہیں اور انہوں نے ملک کو ترقی یافتہ بنانے کا عزم لیا ہے۔مرکزی بجٹ وزیر اعظم کی خواہشات پر پورا اترے گا۔یہ بجٹ ہندوستان کے چار ستونوں۔نوجوانوں، خواتین، کسانوں اور غریبوں کی زندگیوں میں بہبود، ترقی اور خوشی لاتا ہے۔یہ ایک ایسا بجٹ ہے جو ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنائے گا، روزگار پیدا کرے گا، بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرے گا، اور سب کا ساتھ، سب کا وکاس کو یقینی بنائے گا۔ہندوستان دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن گیا ہے اور جلد ہی تیسری سب سے بڑی معیشت بن جائے گا۔مودی حکومت کے تحت، 25 کروڑ سے زیادہ لوگ غربت سے باہر نکل آئے ہیں، اور یہ بجٹ ملک سے غربت کو ختم کرنے میں کارگر ثابت ہوگا۔رائے نے مزید کہا کہ مرکزی بجٹ ڈھانچہ جاتی اصلاحات، مالیاتی نظم وضبط اور پائیدار عوامی سرمایہ کاری پر مرکوز ہے۔بجٹ زرعی پیداوار کو یقینی بناتا ہے، بجلی کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔یہ بجٹ تمام کے لیے وسائل، سہولیات اور مواقع تک مساوی رسائی کو یقینی بناتا ہے۔نتیانند رائے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مرکزی بجٹ 2026-27 بھی تین اہم ستونوں پر مبنی ہے، جس میں پیداواری صلاحیت اور مسابقت میں اضافہ، عوامی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے صلاحیت کی تعمیر، اور ہوم ٹیکنالوجی میں مزید ترقی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ مرکزی بجٹ 2026-27 میں مغربی بنگال کو کئی بڑے منصوبے مختص کیے گئے ہیں۔

۲۰ سالہ فاضل ریاض نے کشمیر کی روایتی قراقلی ٹوپی کو نئی زندگی بخشی

فاضل کی کوششوں نے ٹوپی کو ایک بار پھر جدید بنا دیا ہے، روایت کو جدید انداز کے ساتھ ملایا ہے۔

سری نگر: ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر میں 20 سالہ فضیل ریاض روایتی قراقلی ٹوپی کو زندہ کر رہے ہیں، جو خوبصورتی اور شناخت کی علامت ہے۔ فاضل کی کوششوں نے ٹوپی کو ایک بار پھر جدید بنا دیا ہے، روایت کو جدید انداز کے ساتھ ملایا ہے۔اپنی سرشار کوششوں کے ذریعے، روایتی قراقولی ٹوپی، جو کبھی زیر انتظام کشمیر میں خوبصورتی، شناخت اور فخر کی علامت تھی، نے وادی بھر کے نوجوانوں میں نئی مقبولیت دیکھی ہے۔اے این آئی سے بات کرتے ہوئے، فضل ریاض نے کہا،"ہماری دکان کا نام کشمیر کیپ ہے، جو 1920 سے چل رہا ہے۔اس سے پہلے یہ کام میرے پردادا نے کیا تھا۔بعد میں، میرے دادا نے اس کا تعاقب کیا۔اب، میں چوتھی نسل ہوں، اور میں اب یہ کام کر رہا ہوں۔سوشل میڈیا مہمات اور جدید ڈیزائن نے اسے کالجوں، ثقافتی تقریبات اور شادیوں میں مقبول بنا دیا ہے۔فضیل ریاض، ایک نوجوان کاریگر، اپنے اختراعی انداز سے روایتی قراقلی ٹوپی کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔وہ براہ راست افغانستان سے خام قراقل بھیڑ کی اون حاصل کرتا ہے اور ہر ٹوپی کو ہاتھ سے تیار کرتا ہے، جس کو مکمل کرنے میں 5-6 گھنٹے لگتے ہیں۔فاضل نے روایتی نمونوں کے ساتھ ساتھ پاکول اور ایرانی سٹائل جیسے جدید ڈیزائن کو شامل کرنے کے لیے اپنے مجموعے کو بڑھایا ہے۔فاضل نے وضاحت کی،"ہم خام قراقل بھیڑ کی اون براہ راست افغانستان سے منگواتے ہیں۔ایک بار جب یہ پہنچ جاتا ہے، ہم اپنے گاہکوں کی مخصوص ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے ہر ٹکڑے کو اپنی مرضی کے مطابق بناتے ہوئے، ہاتھ سے مواد کو کاٹ کر شکل دیتے ہیں۔ہر ٹوپی محبت کی محنت ہے، جس کو مکمل کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے کا وقت لگتا ہے۔اپنے ہنر کے ارتقاء پر غور کرتے ہوئے، فاضل نے مزید کہا، روایتی طور پر، لوگ بنیادی طور پر جناح کیپ پہنتے تھے۔نئی نسل کو راغب کرنے کے لیے، میں نے اپنے مجموعہ کو بڑھا کر کئی نئے نمونے شامل کیے ہیں، جیسے پاکول، ایرانی انداز، چوٹی کی ٹوپی، اور گول قراقولی کے چھ تغیرات۔بڑے ہو کر، فاضل اپنے دادا کی دستکاری سے متاثر ہوا اور اس نے خاندانی میراث کو جاری رکھا، اب وہ اپنی مصنوعات دنیا بھر میں بھیج رہا ہے۔فاضل نے مزید کہا،"جب میرے دادا اس وقت دکان میں ہوتے تھے، میں جب بھی سکول میں آتا تھا، میں دیکھتا تھا کہ وہ کیپ کیسے بناتے ہیں، اور میں نے ان سے سیکھنے کی کوشش کی۔میرے دادا کی موت کے بعد مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اب میں بہتر ہو گیا ہوں اور ایک اعلیٰ معیار کی مصنوعات فراہم کر رہا ہوں۔اب میں دنیا بھر میں اپنی پروڈکٹ بھیج رہا ہوں۔تاریخی طور پر علماء، بزرگوں اور معززین کی طرف سے پہنی جانے والی، قراقولی ٹوپی بتدریج روزمرہ کے استعمال سے باہر ہو گئی تھی، خاص طور پر نوجوان نسلوں میں، جو جدید اور مغربی فیشن کے رجحانات کی طرف متوجہ ہوئیں۔اس ثقافتی تبدیلی کو تسلیم کرتے ہوئے، اس

نے ٹوپی کو نہ صرف فیشن کے لوازمات کے طور پر بلکہ کشمیری شناخت اور ورثے کی نمائندگی کے طور پر بحال کرنے کا ارادہ کیا۔عصری طرز کے ساتھ روایت کو ملا کر، فاضل نے جدید ڈیزائن، جدید فٹ، اور ورسٹائل پیٹرن متعارف کرائے جو آج کے نوجوانوں کو پسند کرتے ہیں۔سوشل میڈیا نے ان کی پہل میں کلیدی کردار ادا کیا، کیونکہ بصری طور پر دلکش مہمات اور نوجوانوں پر مرکوز برانڈنگ نے کاراکولی ٹوپی کو کشمیر میں فیشن کے مرکزی دھارے میں بات چیت میں دوبارہ داخل ہونے میں مدد کی۔فاضل کا اقدام مقامی کاریگروں کی مدد کرتا ہے، روایتی ہنر کو محفوظ رکھتا ہے اور ذریعہ معاش پیدا کرتا ہے۔قراقلی ٹوپی اب فخر اور اعتماد کی علامت ہے، جو کشمیری شناخت کو ظاہر کرتی ہے۔اس کا کام نوجوانوں کو جدید دور کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنی جڑوں کو گلے لگانے کی ترغیب دیتا ہے۔کشمیر کیپ ہاؤس کے ایک گاہک نے اے این آئی سے بات کرتے ہوئے کہا، میں فیس بک پر ایک ویڈیو دیکھنے کے بعد یہاں آیا ہوں۔ویڈیو دیکھتے ہوئے میں بہت متاثر ہوا۔

مدھیہ پردیش: دلت دولہا بارات میں آئین کی کاپی لئے گھوڑے پر سوار ہوا، مساوات پر زور

مدھیہ پردیش میں ایک دلت دولہا اپنے ہاتھ میں آئین کی کتاب لئے گھوڑے پر سوار ہو کر بارات لے کر پہنچا، بنسل برادری سے تعلق رکھنے والے دولہے کے گھوڑے پر سوار ہونے سے بنسل برادری نے مساوات اور برابری کا اظہار کیا

پردیش کے ضلع داموہ میں ایک دلت دولہے نے اپنی بارات کے دوران ہندوستانی آئین کی ایک نقل پکڑ کر گھوڑے پر سوار ہوکر شادی کے منڈپ میں پہنچا۔ دولہا، نندو بنسل جو بنسل برادری سے تعلق رکھتا ہے، نے یہ علامتی عمل اس بات کو واضح کرنے کے لیے کیا کہ ملک کا قانون تمام شہریوں کو، ذات پات سے قطع نظر، برابر کی ذاتی اور مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ جیسے جیسے ڈھول بج رہا تھا رشتے دار ناچ رہے تھے، ساتھ ہی انہیں یہ بارات مساوات اور برابری کا احساس کرا رہی تھی، جو مساوات اور عزت کے ان کے مطالبے کی عکاسی کرتی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، یہ گاؤں میں ۷۵ رسالوں میں پہلی دلت بارات تھی جس میں دولہا گھوڑے پر سوار ہوا تھا۔ یہ واقعہ گجرات اور راجستھان جیسی ریاستوں میں ہونے والے مشابہ واقعات کے برعکس ہے، جہاں دلت دولہے کو شادی کے دوران گھوڑے پر سوار ہونے پر اعلیٰ ذات کے افراد کے ہاتھوں تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

بعد ازاں بنسل برادری کے اراکین نے کہا کہ داموہ کی بارات نے ثابت کیا کہ دلت ملک کے برابر کے شہری ہیں اور یہ اقدام خوداعتمادی کا معاملہ تھا۔ برادری کے ایک رکن کے حوالے سے کہا گیا، ''یہ ہماری وقار کا معاملہ تھا۔ آئین کی نقل پکڑے ہوئے ہم نے یہ دکھایا کہ ہم اس ملک کے برابر شہری ہیں۔''

واضح رہے کہ بارات سے قبل، بنسل برادری کے اراکین نے ایس سی مہاسبھا کے ساتھ مل کر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شروت کیرتی سومونش کو ایک درخواست جمع کرائی، جس میں ممکنہ رخنہ اندازی کی صورتحال کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے تحفظ کی درخواست کی گئی تھی۔ ایس پی نے ہاٹا پولیس اسٹیشن کو ہدایت کی کہ وہ قانون و انتظام کی یقین دہانی کرائے۔ ایک پولیس ٹیم نے تحصیلدار اومیش تیواری کے ساتھ، گاؤں کا دورہ کیا تا کہ شادی کے پروگرام کی تصدیق کی جا سکے اور مقامی جذبات کا جائزہ لیا جا سکے۔ دیگر برادریوں کے گاؤں والوں نے انتظامیہ کو یقین دلایا کہ انہیں دلت دولہا کی گھوڑے پر سوار بارات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جمعرات کو بارات پرامن طور پر آگے بڑھی، پولیس نے کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے مناسب سیکیورٹی تعینات کی تھی۔ برادری کے اراکین نے پولیس کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے محفوظ تقریب کو یقینی بنایا۔ دولہا کے بھائی، جیون بنسل نے ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے گاؤں والوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا، ''گاؤں میں ہمیشہ ایسا بھائی چارہ قائم رہنا چاہیے تا کہ ہر کوئی عزت اور باہمی احترام کے ساتھ رہ سکے۔''

لاپتہ مرچنٹ نیوی افسر پر ہندوستان کا میڈگاسکر سے رابطہ

بھونیشور،:۔ سمندری سفر کے دوران پراسرار طریقے سے لاپتہ ہوئے مرچنٹ نیوی افسر سارتھک مہاپاتر کے معاملے میں بھارتی حکومت نے سفارتی سطح پر مداخلت کرتے ہوئے میڈگاسکر کے متعلقہ افسروں سے رابطہ کیا ہے۔ بھدرک سے رکن پارلیمنٹ ابھیمنیو سیٹھی نے یہ جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ میڈگاسکر کی راجدھانی انتانا ناریوو میں ہندوستانی سفارت خانے نے انہیں مطلع کیا ہے کہ وہاں کی حکومت کو اس ناخوشگوار واقعہ کے بارے میں باضابطہ طور پر مطلع کیا گیا ہے اور فوری طور پر ضروری کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ ایم پی نے مزید کہا کہ ہندوستانی مشن نے میڈغاسکر کوسٹ گارڈ اور میری ٹائم ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو بھی اس معاملے سے آگاہ کیا ہے اور وہ ان کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ اڈیشہ کے بھدرک ضلع کے کیسپور گاو※ ں کے رہائشی سارتھک مہاپاترا کے سمندر میں لاپتہ ہونے کے بعد، ابھیمنیو سیٹھی نے جمعہ کو وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر سے ملاقات کی اور ان کی فوری مداخلت کی درخواست کی۔ خاندان نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے فوری مداخلت کا مطالبہ بھی کیا۔ خاندان کے افراد کے مطابق سارتھک جولائی 2025 سے ایک پرائیویٹ شپنگ کمپنی میں کام کر رہا تھا۔ اس کی والدہ رشمیتا مہاپاترا نے بتایا کہ وہ جس جہاز پر تھا وہ چین سے مغربی افریقہ گیا تھا اور پھر سنگاپور کے راستے چین واپس چلا گیا تھا۔ اس نے مزید کہا کہ سارتھک نے 2 فروری کو ان سے اور خاندان کے دیگر افراد اور دوستوں سے بات کی تھی۔ اس کے بعد ان کے بارے میں کوئی معلومات دستیاب نہیں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ خاندان کو اس واقعہ سے بہت دکھ ہوا ہے اور انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے بیٹے کو محفوظ طریقے سے تلاش کرنے اور اسے گھر واپس لانے کے لیے فوری اقدامات کریں۔

صدرِ جمہوریہ ہند نے جگدل پور میں بستر پنڈم 2026 کا افتتاح کیا

نئی دہلی:۔ صدرِ جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے آج (7 فروری 2026) چھتیس گڑھ کے جگدل پور میں بستر پنڈم 2026 کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ جب اس زرخیز سرزمین پر کسان بیج بوتے ہیں تو وہ بھی پنڈم ہوتا ہے، جب آموں کا موسم آتا ہے تو وہ بھی پنڈم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بستر کے لوگ زندگی کے ہر پہلو کو جشن کے طور پر مناتے ہیں اور دیگر لوگ بستر کے عوام کے اس طرزِ زندگی سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ بستر کی روایات اور ثقافت ہمیشہ لوگوں کو اپنی جانب راغب کرتی رہی ہیں، لیکن بدقسمتی سے یہ خطہ چار دہائیوں تک ماو※ ں نوازوں کی دہشت گردی کی گرفت میں رہا۔ اس کے نتیجے میں یہاں کے لوگ شدید مشکلات کا شکار ہوئے۔ نوجوان، قبائلی اور دلت بھائی اور بہنیں سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ تاہم، حکومتِ ہند کی ماو※ ں نوازوں کی دہشت گردی کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کی بدولت وہ خوف، غیر محفوظ ماحول اور عدم اعتماد کا دور، جو برسوں تک موجود رہا، اب ختم ہو رہا ہے۔ جو لوگ ماو※ ں وزم سے وابستہ تھے وہ تشدد کا راستہ ترک کر رہے ہیں اور شہریوں کی زندگیوں میں امن واپس آ رہا ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ چھتیس گڑھ میں ایک بڑی تعداد میں وہ لوگ، جو پہلے ماو※ ں نوازوں کی دہشت گردی میں ملوث تھے، انہوں نے خودسپردگی کر دی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ حکومت اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ جو لوگ ہتھیار ڈال کر اصل دھارے میں واپس آئے ہیں وہ معمول کی زندگی گزار سکیں۔ ان کے لیے کئی ترقیاتی اور فلاحی اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں۔ ریاستی حکومت کی 'نیاد نیلا نر یوجنا' دیہی عوام کو بااختیار بنانے میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے خوشی کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا کہ بستر میں ترقی کی ایک نئی صبح طلوع ہو رہی ہے۔ ہر گاو※ ں میں بجلی، سڑکیں اور پانی کی سہولیات دستیاب ہو رہی ہیں۔ وہ اسکول جو برسوں سے بند تھے دوبارہ کھل رہے ہیں اور بچے دوبارہ کلاسز میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک نہایت حوصلہ افزا منظر ہے جو تمام شہریوں کے لیے خوشی کا باعث بن رہا ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے ان تمام افراد کی تعریف کی جو تشدد کا راستہ ترک کر کے اصل دھارے میں واپس آئے ہیں اور ان پر زور دیا کہ وہ ملک کے آئین اور جمہوریت پر مکمل اعتماد رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں جمہوری نظام پر بھروسہ کرنا چاہیے اور محنت اور لگن کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ صدرِ جمہوریہ نے یہ بھی کہا کہ حکومت کے لیے غریب، محروم اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود اوّلین ترجیح ہے۔ پی ایم-جنمن یوجنا اور دھرتی آبا جنجاتیا گرام اتکرش ابھیان جیسے پروگراموں کے ذریعے ترقی کے فوائد سب سے زیادہ محروم قبائلی دیہاتوں تک پہنچ رہے ہیں۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ تعلیم انفرادی طور پر اور کمیونٹی کی سطح پر ترقی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قبائلی علاقوں میں ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکولز قائم کیے گئے ہیں تا کہ ان علاقوں کے بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کی جا سکے۔ انہوں نے تمام والدین اور سرپرستوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ اسی طرح چھتیس گڑھ اور بھارت کا مستقبل روشن ہوگا۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ چھتیس گڑھ کی قدیم روایات آج بھی مستحکم اور زندہ ہیں۔

بھارت پر عائد اضافی امریکی محصولات آج سے ختم، گوئل نے کہا کسانوں اور ماہی گیروں کو فائدہ ہوگا

نئی دہلی:۔ مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو یہاں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں ہندوستان-امریکہ عبوری تجارتی معاہدے کے فریم ورک کے اعلان پر حکومت کا موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مارچ کے وسط تک اس پر دستخط ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی زرعی مصنوعات امریکہ کو صفر ٹیرف پر برآمد کی جائیں گی، جبکہ امریکی زرعی مصنوعات کو ہندوستان میں ٹیرف میں کوئی چھوٹ نہیں دی گئی ہے۔ نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے واضح کیا کہ معاہدہ جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (جی ایم) کھانے کی اشیاء کو ہندوستان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ ہندوستانی برآمد کنندگان کے لیے $30 ٹریلین (تقریباً 18.27 لاکھ کروڑ روپے) کی مارکیٹ کھول دے گا۔ معاہدے کے تحت، ہندوستان نے اگلے پانچ سالوں میں امریکہ سے $50 بلین (3.45 لاکھ کروڑ روپے) کی مصنوعات خریدنے پر اتفاق کیا ہے۔ تجارت اور صنعت کے وزیر نے کہا کہ ہندوستان نے سیب کے گھریلو کاشتکاروں کے

مفادات کا مکمل تحفظ کرتے ہوئے عبوری تجارتی معاہدے کے تحت امریکہ کو سیب پر کوٹہ پر مبنی ڈیوٹی رعایتیں دی ہیں۔ مجوزہ ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے کے تحت، ہندوستان نے 80 روپے فی کلوگرام کی کم از کم درآمدی قیمت (ایم آئی پی) اور امریکہ سے آنے والے سیب پر 25 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد کی ہے۔ اس کا موثر مطلب یہ ہے کہ 100 روپے فی کلو سے کم قیمت والے سیب امریکہ سے درآمد نہیں کیے جا سکتے۔ گوئل نے کہا، ملک میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کسانوں کے مفادات کے خلاف ہیں۔ وہ ملک کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہیں کہ ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا جو ملک کے کسانوں کے مفادات کے خلاف ہو۔ مرکزی وزیر تجارت نے کہا کہ اس معاہدے کے تحت امریکہ کو ہندوستانی برآمدات پر 50 فیصد ٹیرف کو کم کر کے صرف 18 فیصد کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 18 فیصد ڈیوٹی ہمارے تمام پڑوسیوں اور دیگر ممالک کی طرف سے عائد ٹیرف سے کم ہے جن سے ہم مقابلہ کرتے ہیں اور اس سے مستقبل میں ہمیں اور ہمارے برآمد کنندگان کو بہت فائدہ ہوگا۔ ہمارے برآمد کنندگان جب امریکہ بھیجیں گے تو بہت سی ایسی اشیاء ہیں جو اب صفر ڈیوٹی کو اپنی طرف متوجہ کریں گی۔ غور طلب ہے کہ ہندوستان اور امریکہ نے جمعہ کو ایک عبوری تجارتی معاہدے (آئی ٹی اے) کا خاکہ جاری کیا۔ اس کے تحت ہندوستانی اشیا پر امریکی ٹیکس کو 50 فیصد سے کم کر کے 18 فیصد کر دیا گیا ہے، جس میں روس سے تیل خریدنے پر ہندوستان پر عائد اضافی 25 فیصد ٹیکس بھی شامل ہے۔

یمنا ایکسپریس وے پر المناک حادثہ: تیز رفتار ٹرک نے بس مسافروں کو روندا، 6 لوگوں کی موقع پر ہی موت

یوپی کے متھرا میں یمنا ایکسپریس وے پر دیر رات ہوئے المناک حادثے میں تیز رفتار کنٹینر نے بس میں سوار مسافروں کو زوردار ٹکر ماردی۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب مسافر سلیپر بس سے اتر کر نیچے کھڑے ہوئے تھے۔ اسی دوران بے قابو کنٹینر آیا اور مسافروں کو روندتا ہوا نکل گیا۔ اس حادثے میں 6 افراد کی موقع پر ہی موت ہوگئی جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔ اے بی پی نیوز کے مطابق سوریر تھانہ علاقے میں یمنا ایکسپریس وے کے مائل اسٹون 88 کے قریب یہ حادثہ پیش آیا۔ اب تک ملی اطلاع کے مطابق سلیپر بس نوئیڈا سے فرخ آباد جا رہی تھی۔ راستے میں یمنا ایکسپریس وے پر کچھ مسافر پیشاب کرنے کیلئے اترے تھے جس کے بعد کچھ دوسرے مسافر بھی اتر کر سڑک پر کھڑے ہوگئے۔ اسی دوران ایک تیز رفتار کنٹینر آیا اور بس سے اترنے والے مسافروں کو ٹکر ماردی، اس سے پہلے کہ مسافر کچھ سمجھ پاتے یا خود کو بچا پاتے، کنٹینر انہیں روندتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ اس حادثے میں 6 مسافروں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ 3 مسافر شدید زخمی ہوگئے جس میں ایک کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے حادثے کے بعد موقع پر کہرام مچ گیا۔ لوگ مدد کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ واردات کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ پولیس نے زخمیوں کو فوری طور پر ضلع اسپتال منتقل کیا جہاں ان کا علاج جاری ہے

یو پی ایس سی درخواست کے عمل کو آسان بنانے کے لیے کال سینٹر کے اوقات میں توسیع

نئی دہلی: یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) نے سول سروسز امتحان (سی ایس ای) 2026 اور انڈین فاریسٹ سروس (آئی ایف ایس) امتحان 2026 کے امیدواروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ کمیشن نے درخواست کے عمل کو آسان بنانے کے لیے اپنے کال سینٹر کے کام کے اوقات میں توسیع کی ہے۔ یو پی ایس سی کے مطابق، اب درخواست دہندگان صبح 7:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک کمیشن سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ وہ ہفتہ، اتوار اور تعطیلات سمیت تمام دنوں میں بھی کمیشن سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد درخواست دہندگان کے ساتھ رابطے کو مضبوط بنانا اور امتحان سے متعلق سوالات کے فوری حل کو یقینی بنانا ہے۔ یہ قدم ایک موثر، جوابدہ، اور طالب علم پر مبنی امتحانی نظام بنانے کے لیے کمیشن کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اب امیدوار باقاعدہ دفتری اوقات کے بعد بھی حل حاصل کر سکیں گے، اس طرح درخواست کے عمل کے آخری دنوں میں رش اور تکنیکی دباو※ ں میں کمی آئے گی۔ امیدواروں کی سہولت کے تئیں کمیشن کی وابستگی پر زور دیتے ہوئے، یو پی ایس سی کے چیئرمین ڈاکٹر اجے کمار نے کہا، ان کوششوں کا مقصد امیدواروں کو سہولت فراہم کرنا اور تمام ضروری مدد کو یقینی بنانا ہے۔

چھتیس گڑھ کے سکما اور بیجاپور میں سرگرم 51 نکسل کیڈروں نے ہتھیار ڈال دیے

سکما/بیجاپور: سکما، چھتیس گڑھ میں 21 اور بیجاپور میں 30 سرگرم سمیت کل 51 نکسل کیڈروں نے ہفتہ کو تشدد کو ترک کیا اور ہتھیار ڈال دیئے۔ سکما میں سینئر نکسلائیٹ کمانڈروں نے بھی اپنے ہتھیار اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ حوالے کر دیا۔ سکما کے سینئر نکسل کمانڈروں نے ہتھیار ڈالنے کے دوران تین اے کے-47، دو ایس ایل آر، ایک انساس، تین بی جی ایل لانچر، پانچ سنگل شاٹس، بڑی مقدار میں راو※ نڈ، میگزین، جیلیٹن، ڈیٹونیٹر اور کارڈیکس وائر سیکورٹی فورسز کے حوالے کئے۔ بحالی کی پالیسی کے تحت، ہر ہتھیار ڈالنے والے نکسلی کیڈر کو ترغیب کے طور پر 000,50 روپے کی فوری مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔ ان کے سماجی بحالی کے لیے قانونی کارروائی جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کرن چوان اور ڈاکٹر

جتیندر کمار یادو نے بقیہ فعال نکسلائیٹ کیڈروں سے اپیل کی کہ وہ تشدد اور گمراہ کن نظریہ کو ترک کر دیں اور پونا مارگیم - بحالی کے ذریعے بحالی پالیسی کے تحت مرکزی دھارے میں واپس آئیں۔ سکما ضلع میں، 21 نکسل کیڈروں نے بستر کے آئی جی سندرراج پی، سکما ایس پی کرن چوان، اور سی آر پی ایف کے ڈی آئی جی آنند سنگھ راجپروہت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، بشمول تین ڈویژنل کمیٹی ممبران (ڈی وی سی ایم) اور پانچ ایریا کمیٹی ممبران (اے سی ایم)۔ یہ کیڈر دربھ ڈویژن، جنوبی بستر ڈویژن، کے بی این ڈویژن (اڈیشہ) اور اندراوتی ایریا کمیٹی میں سرگرم تھے اور انہوں نے طویل عرصے سے سکما-بیجاپور-اڈیشہ بیلٹ میں نکسلائیٹ سرگرمیوں کے انعقاد میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ ان کے سر پر 6.7 ملین (یو ایس ڈالر 1.2 ملین) کے کل انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ بیجاپور ضلع میں، جنوبی سب زونل بیورو سے تعلق رکھنے والے 30 نکسل کیڈروں نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (او پی ایس سی آر آئی پی) بی ایس نیگی اور بیجاپور کے ایس پی ڈاکٹر جتیندر کمار یادو کے سامنے خودسپردگی کی ہے۔

کوڈرما کے جے نگر سے لاپتہ 10 بچے گیا میں چائلڈ کیئر سنٹر میں محفوظ پائے گئے

کوڈرما: کوڈرما کے جے نگر تھانہ علاقہ کے تحت بیرہور کالونی، گڑیا، کھریوڈیہ پنچایت سے لاپتہ ہونے والے دس بچوں کو بحفاظت بازیاب کر لیا گیا ہے۔ جے نگر کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر سارنش جین نے ہفتہ کو کہا کہ تمام بچے بہار کے گیا میں ایک چائلڈ کیئر سنٹر میں محفوظ ہیں۔ تمام 10 بچوں کے بیک وقت لاپتہ ہونے کی خبر نے پورے علاقے میں صدمے کی لہر دوڑا دی۔ انتظامیہ نے فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے تلاش کو تیز کیا اور بچوں کی گمشدگی کی اطلاع دینے والے کو ایک لاکھ روپے کے نقد انعام کا اعلان کیا۔ ہفتہ کو گیا جی سے بچائے گئے بچوں میں نشا کماری (7)، رمیش برہور (5)، بجنی کماری (9)، انیشا کماری (7)، ستیم برہور (6)، مٹھن برہور (9)، ریکھا کماری (6) اور برجو برہور (11) شامل ہیں۔

میگھالیہ: کوئلہ کان دھماکہ میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوئی، کئی افراد اب بھی لاپتہ

میگھالیہ کے مشرقی جینتیا ہلس ضلع میں غیر قانونی کوئلہ کانکنی کے دوران ہوئے دھماکہ کے 2 دنوں بعد جائے وقوع سے 2 مزید لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ اس سے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوگئی ہے۔ پولیس نے اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ جمعرات کو امسنگٹ گاؤں کے تھانگسکو علاقہ میں ہوئے دھماکہ والی جگہ پر کئی ایجنسیوں کے ذریعہ چلائی جا رہی تلاشی مہم کے دوران دونوں لاشیں برآمد کی گئیں۔ پولیس نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور تلاشی مہم فی الحال جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس کمار نے بتایا کہ مہلوکین کی شناخت کی جا رہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ بی این ایس (بھارتیہ نیائے سنہیتا)، کان اور معدنیات (ڈیولپمنٹ و ریگولیشن) ایکٹ اور دھماکہ خیز مادہ ایکٹ کے التزامات کے تحت از خود نوٹس لیتے ہوئے کھلی ہریات پولیس تھانہ میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اس حادثہ کے تعلق سے اب تک دو ملزمین، جلا چھیٹ پورڈ ٹنگ گاؤں کے 36 سالہ فورمے چر مانگ اور سُتنگا پوہو یلانگ گاؤں کے 42 سالہ شمبھی وار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امسنگٹ کے تھانگسکو علاقہ واقع کان میں دھماکہ کے بعد افسران کئی ایجنسیوں کی مدد سے بڑے پیمانے پر تلاشی اور بچاؤ مہم چلا رہے ہیں۔ موقع پر موجود ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ کئی لوگ اب بھی لاپتہ ہیں اور بچاؤ ٹیم تلاش میں مصروف ہے۔ اس درمیان میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ سنگما نے کہا کہ حکومت ناجائز کوئلہ کانکنی میں شامل لوگوں کے تئیں کوئی نرمی نہیں دکھائے گی۔ ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہوگی۔ سنگما نے یہ بھی کہا کہ انتظامیہ کو جانچ تیز کرنے اور جوابدہی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

اردو اور اس کے مصنفین نے دیگر زبانوں اور تہذیبوں کو بھی متاثر کیا: امتیاز حسنین

قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام عالمی اردو کانفرنس کے دوسرے دن تین اہم تکنیکی سیشنز کا انعقاد

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان کے زیر اہتمام عالمی اردو کانفرنس بہ عنوان 'کثیر لسانی ہندوستان میں اردو زبان و تہذیب' کے موضوع پر انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نئی دہلی میں آج تین تکنیکی سیشنز منعقد ہوئے۔ پہلے تکنیکی سیشن میں بہ حیثیت صدور پروفیسر امتیاز حسنین اور پروفیسر چندر شیکھر شامل ہوئے، جب کہ محترم جانکی پرساد شرما، پروفیسر محمد قطب الدین، پروفیسر رضوان احمد، ڈاکٹر کے پی شمس الدین اور جناب فیروز احمد بحیثیت مقالہ نگار شریک ہوئے۔ اس سیشن کی نظامت ڈاکٹر عبدالرزاق زیادی نے کی۔ پروفیسر امتیاز حسنین نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ جنون نے ہی اردو کو کوسموپولیٹن زبان بنایا۔ اردو نے دیگر زبانوں پر اپنے اثرات مرتب کیے اور ان کے مصنفین نے دیگر زبانوں اور تہذیبوں کو بھی متاثر کیا۔ بالخصوص شبلی کی 'شعر العجم' اور سید سلیمان ندوی کی تصانیف گہرے طور پر اثر انداز ہوئیں۔ انہوں نے سیشن کے تمام مقالوں پر گفتگو کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا اور ترجمہ پر زور دیتے ہوئے اس کو موجودہ وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ پروفیسر چندر شیکھر نے صدارتی تقریر میں زبان و ادب کے مابین رشتے پر گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ عوامی زبان ادب سے مقبول نہیں ہوتی ہے۔ زبان کہیں بھی جائے وہ اپنی صورت میں زندہ رہتی ہے۔ مثلاً ایک ہندوستانی مزدور کسی دوسرے ملک میں جائے تو وہ اپنی عام بول چال میں مادری زبان کا استعمال کرتا ہے۔۔ اردو زبان کی تعلق سے انھوں نے کہا کہ جب تک اس زبان کے بولنے والے خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں، موجود ہیں تب تک یہ زبان زندہ رہے گی۔ محترم جانکی پرساد شرما نے 'اردو اور ہندی: باہمی اثر پذیری اور اثر انگیزی' پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی کسی بھی زبان کا رسم الخط اپنے آپ میں مکمل نہیں ہے۔ اس بابت انھوں نے زبانوں کے باہمی رشتوں پر دلائل کے ساتھ گفتگو کی۔ اردو اور ہندی زبانوں کے بارے میں کہا کہ انھوں نے ایک دوسرے کے الفاظ کو کثیر تعداد میں اپنی زبان کا حصہ بنایا ہے۔ پروفیسر محمد قطب الدین نے 'اردو زبان و ادب کی توسیع و اشاعت میں تراجم کا حصہ کے موضوع پر عربی ادب کے تراجم کے حوالے سے' پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے اردو زبان کے اسلوب اور تراکیب و الفاظ کو بہت تقویت حاصل ہوئی۔ عربی سے آنے والے الفاظ و محارات اردو میں بہت مقبول ہوئے ہیں۔ پروفیسر رضوان احمد نے 'قطر کی علاقائی زبانوں پر اردو کے اثرات' کی صورت حال پر نہایت اہم گفتگو کی۔ اس موقعے پر انہوں نے ہندوستان اور عرب ممالک میں تہذیب و ثقافت اور عام بول چال میں مروج الفاظ کے استعمال کے تعلق سے مفید باتیں بتائیں۔ جناب کے۔ پی۔ شمس الدین نے 'کیرلہ میں اردو زبان و ادب' کے موضوع پر پرمغز مقالہ پیش کیا۔ جناب فیروز احمد نے 'لداخ کی علاقائی زبانوں پر اردو زبان و ادب کے اثرات' کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔

مرکزی بجٹ 2026 ہندوستان کی بڑھتی ہوئی معیشت اور اعتماد کی علامت ہے: ہردیپ سنگھ پوری

دہرادون: مرکزی پٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے کہا کہ مرکزی بجٹ 2026-27 ہندوستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت اور اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں 2014 سے بنیادی تبدیلیاں آئی ہیں اور اس بجٹ میں سرمائے کے اخراجات، انفراسٹرکچر، دفاع، صحت اور تعلیم پر توجہ دی گئی ہے۔ ہفتہ کو راج پور روڈ پر ایک ہوٹل میں منعقدہ مرکزی بجٹ 2026 پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ بجٹ ترقی کو فروغ دینے اور مالیاتی نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے درمیان توازن قائم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے 2014 سے دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بننے کے لیے طویل سفر طے کیا ہے۔ بجٹ کو بصیرت اور استحکام پر مبنی قرار دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یہ گزشتہ دہائی کے دوران رکھی گئی بنیادوں پر استوار ہے اور ہندوستان کو عالمی قیادت کے اگلے مرحلے کے لیے تیار کرتا ہے۔ مالی سال 2026-27 کے لیے ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی نمو 7.4 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو کہ کھپت اور سرمایہ کاری سے چلتی ہے۔ عالمی شرح نمو 3 فیصد کے لگ بھگ رہنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالی سال 2026-27 میں کل سرمایہ خرچ 12.2 لاکھ کروڑ روپے ہے جو کہ 2013-14 کے مقابلے میں 430 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہے۔ پوری نے زور دے کر کہا کہ انسانی سرمائے کی ترقی نے گزشتہ دہائی میں ہندوستان کی ترقی کے سفر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ 2014 سے، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) کی تعداد 16 سے بڑھ کر 23 ہوگئی ہے، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) کی تعداد 13 سے بڑھ کر 21 ہوگئی ہے، ایمس کی تعداد 7 سے بڑھ کر 23 ہوگئی ہے، اور میڈیکل کالجوں کی تعداد 387

سے بڑھ کر 819 ہوگئی ہے۔ بنیادی ڈھانچے کی توسیع پر بات کرتے ہوئے، مرکزی وزیر پوری نے کہا کہ قومی شاہراہوں کی لمبائی 000,91 کلومیٹر سے بڑھ کر 1.46 لاکھ کلومیٹر ہوگئی ہے۔ میٹرو نیٹ ورک 248 کلومیٹر سے بڑھ کر 000,1 کلومیٹر سے زیادہ ہوگیا ہے، اور ہوائی اڈوں کی تعداد 70 سے بڑھ کر تقریباً 160 ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں 000,57 کلومیٹر سے زیادہ قومی شاہراہیں تعمیر کی گئی ہیں، جس سے سالانہ تقریباً 33 کروڑ افرادی دن کا روزگار پیدا ہو رہا ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے کے اخراجات ملک کی ترقی کی شرح کو چلانے کا ایک کلیدی انجن بن گیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ قومی شاہراہ کی ترقی پر خرچ ہونے والا ہر روپیہ جی ڈی پی میں تقریباً 2.3 گنا حصہ ڈالتا ہے۔ انہوں نے دفاعی اور تزویراتی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ 2014 سے لگاتار سرمایہ کاری نے درآمدی انحصار کو کم کرنے میں مدد کی ہے اور آتم نربھر بھارت ویژن کے تحت دیسی دفاعی مینوفیکچرنگ کو تیز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی بجٹ 2014 ہندوستان کی دہائی طویل تبدیلی کو ایک سرکردہ عالمی معیشت کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور پائیدار، جامع اور اختراع پر مبنی ترقی کی بنیادوں کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ انہوں نے اسے قوم سازی کا بجٹ قرار دیا۔ مزید برآں، مرکزی وزیر ہردیپ پوری نے ہفتہ کو دہرادون میں پارٹی ہیڈکوارٹر میں مرکزی بجٹ 2026 پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) مہیلا مورچہ کے ذریعہ منعقدہ خواتین مکالمہ پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ ہر بجٹ کا اعلان مرکز میں خواتین کے ساتھ کیا گیا ہے، جس سے وہ ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن میں برابر کی شراکت دار بن سکیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بجٹ محض شماریاتی تجزیہ نہیں ہے بلکہ ملک کی نصف آبادی کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے ایک ٹھوس بلیو پرنٹ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بجٹ کس طرح لکھ پتی دیدی جیسی اسکیموں کے ذریعے دیہی معیشت میں خواتین کے کردار کو بڑھا دے گا اور اسٹارٹ اپس اور مدرا لون کے ذریعے شہری خواتین کے کاروباری خوابوں کو نئے پنکھ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ خواتین کو بااختیار بنانے اور خواتین کو بااختیار بنانے پر خصوصی توجہ دے کر تیار کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر ہردیپ پوری نے اتراکھنڈ کے بجٹ مختص کرنے کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کو 2014 میں اوسطاً 190 کروڑ روپے ملے تھے، جواب بڑھ کر 4,760 کروڑ سے زیادہ ہوگئے ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

نیدرلینڈ کو شکست دینے میں چھوٹ گئے پاکستان کے پسینے

کولمبو میں کھیلا گیا ٹی۔۲۰ رعالمی کپ کا پہلا میچ انتہائی دلچسپ رہا۔ پاکستان نے اس میچ میں نیدرلینڈ کو ۳ روکٹ سے شکست ضرور دے دی، لیکن ایک وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑا الٹ پھیر ہوسکتا ہے

پاکستان نے ٹی-20 عالمی کپ 2026' کا آغاز جیت کے ساتھ کیا ہے، لیکن نیدرلینڈ کے خلاف اس جیت کو حاصل کرنے میں اس کے پسینے چھوٹ گئے۔ کولمبو میں کھیلا گیا ٹی-20 عالمی کپ کا پہلا ہی میچ انتہائی دلچسپ ثابت ہوا۔ پاکستان نے اس میچ میں نیدرلینڈ کو 3 وکٹ سے شکست ضرور دے دی، لیکن ایک وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑا الٹ پھیر ہوسکتا ہے۔ نیدرلینڈ نے 147 رن بنائے تھے اور یہ ہدف عبور کرنے میں پاکستان کو 127 گیندیں کھیلنی پڑیں۔ یعنی پاکستان کو جب جیت ملی تو محض 3 گیندیں باقی رہ گئی تھیں۔ پاکستانی بلے بازی کا جب 18 واں اوور ختم ہوا تھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے نیدرلینڈ جیت کے بہت قریب ہے۔ پھر 19 ویں اوور میں فہیم اشرف نے 3 چھکے اور ایک چوکا لگا کر ٹیم کی میچ میں واپسی کرا دی۔ 20 ویں اوور میں پاکستان نے ضروری ہدف حاصل کرتے ہوئے جیت کے ساتھ ٹورنامنٹ میں اپنی مہم فاتحانہ انداز میں شروع کی۔ آر پریمد اسا اسٹیڈیم میں ہفتہ، یعنی 7 فروری کو گروپ-اے کے میچ میں پاکستانی ٹیم نے نیدرلینڈ کو تیز شروعات کے بعد بڑے اسکور تک پہنچنے سے روک دیا، جو اس کے لیے آخر میں نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ حالانکہ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے نیدرلینڈ کے سلامی بلے باز مائیکل لیوٹ نے شاہین آفریدی کی گیندوں پر باؤنڈری کی بارش کرتے ہوئے تیز شروعات دلائی تھی۔ پھر پاکستانی گیند بازوں نے وقفہ وقفہ پر وکٹ لینا شروع کیا، جس کی وجہ سے نیدرلینڈ کے رنوں کی رفتار دھیمی پڑ گئی۔ نیدرلینڈ کے لیے سولہواں اور سترہواں اوور مشکل بھرا ثابت ہوا، کیونکہ کپتان اسکاٹ ایڈورڈس سمیت 3 وکٹ جلدی جلدی گر گئے۔ 2 وکٹ تو 17 ویں اوور میں ہی صائم ایوب نے گرا دیے، جس نے نیدرلینڈ کی کمر توڑ دی۔ اُس وقت نیدرلینڈ کا اسکور 127 رن تھا۔ اس کے بعد 20 ویں اوور میں پوری ٹیم صرف 147 رن پر ہی سمٹ گئی۔ پاکستانی تیز گیند باز سلمان مرزا نے سب سے زیادہ 3 وکٹ لیے۔ صائم ایوب، محمد نواز اور ابرار احمد کو 2-2 وکٹ حاصل ہوئے۔ گیند بازی کے بعد صائم ایوب نے بلے بازی میں بھی بہترین فارم کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے محض 13 گیندوں میں 24 رن بنا ڈالے۔ دوسری طرف صاحب زادہ فرحان نے بھی اسکورنگ ریٹ کو رفتار دی۔ یہی وجہ ہے کہ 11 ویں اوور تک ہی پاکستان نے 2 وکٹ پر 98 رن بنا لیے تھے اور جیت آسان دکھائی دے رہی تھی۔ پھر اچانک حالات بدل گئے۔ وکٹوں کا پت جھڑ شروع ہوا جس نے رنوں کی رفتار بھی روک دی۔ پاکستان نے محض 2 رنوں کے اندر 3 وکٹ گنوا دیے۔ یہاں سے نیدرلینڈ کے گیند بازوں نے میچ پر شکنجہ کسنا شروع کیا۔ 114 رن کے اسکور تک پاکستان کے 7 وکٹ گر گئے تھے۔ حالات ایسے تھے کہ پاکستان کو آخری 2 اووروں میں 2+ رنوں کی ضرورت تھی اور شکست بہت قریب دکھائی دے رہی تھی۔ پھر 19 ویں اوور کی پہلی گیند پر فہیم اشرف نے چھکا لگا دیا۔

ہندوستان کے ساتھ میچ کھیلنے پر ازسرنو غور کرنے کیلئے پاکستان راضی

آئی سی سی کی سختی کا اثر، پی سی بی نے اپنی حکومت کی ہدایات کا حوالہ دیتے ہوئے ۱۵ رفروری کو ہندوستان کے خلاف گروپ میچ کے لیے میدان میں نہیں اترنے کی بات کہی تھی، اور اسے غیر معمولی حالات کے تحت رکھا۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ٹی-20 عالمی کپ مقابلہ پر جاری تنازعہ کے درمیان ایک نئی خبر سامنے آرہی ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے اب بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) سے رسمی بات چیت کا مطالبہ کیا ہے۔ یعنی ابھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان میچ کو پوری طرح سے ختم ماننا غلط ہوگا۔ پی سی بی نے پہلے آئی سی سی کو خط لکھ کر ہندوستان کے خلاف میچ سے ہٹنے کی بات ضرور کہی تھی، لیکن اب کچھ نرمی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پی سی بی نے آئی سی سی کو لکھے اپنے خط میں غیر معمولی حالات کا حوالہ دیا تھا اور اپنی حکومت کے سوشل میڈیا پوسٹ کو بھی بنیاد بنا کر ہندوستان کے ساتھ میچ کھیلنے سے انکار کیا تھا۔ اس کے جواب میں آئی سی سی نے سوال کیا کہ وہ غیر معمولی صورتحال کے تحت کن حالات کا حوالہ دے رہا ہے؟ ساتھ ہی آئی سی سی نے یہ بھی واضح کیا کہ میچ ہٹنے پر قانونی نتائج اور ممکنہ پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اب تازہ خبر یہ ہے کہ پی سی بی نے آئی سی سی سے اس معاملہ کو سلجھانے کے لیے گفت و شنید کا راستہ اختیار کرنے کی پیش قدمی کی ہے، تاکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مقابلہ پر پیدا تنازعہ کا حل نکالا جا سکے۔ ذرائع کے مطابق آئی سی سی نے پورے معاملے میں اپنا رخ صاف کرتے ہوئے غیر جانبداری، اصولوں کی پاکیزگی اور بات چیت کو ترجیح دینے کی بات دہرائی ہے۔ آئی سی سی کا مقصد عالمی ٹورنامنٹ کے وقار کو برقرار رکھنا، کھلاڑیوں اور کرکٹ شیدائیوں کے مفادات کی حفاظت کرنا اور سبھی فیصلوں کی شفافیت یقینی بنانا ہے۔ بنگلہ دیش اور پاکستان سے جڑے تنازعہ کو سنبھالتے ہوئے آئی سی سی نے ٹکراؤ کی جگہ بات چیت کا راستہ منتخب کیا۔ آئی سی سی نے واضح کیا کہ کسی بھی رکن ملک کے ساتھ فیصلہ لیتے وقت اصولوں، سابقہ مثالوں اور ٹورنامنٹ کی سالمیت کو اعلیٰ ترجیح دی جائے گی۔ ذرائع کے مطابق آئی سی سی نے اپنی آفیشیل پالیسی کے تحت واضح کیا ہے کہ وہ کسی بھی تنازعہ کو سلجھانے کے لیے بات چیت کے لیے تیار ہے، لیکن اصولوں اور معاہدوں سے سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ آئی سی سی کا کہنا ہے کہ کھیل کا مفاد کسی یکطرفہ فیصلہ سے بالاتر ہے اور مستقبل میں غلط مثال بننے سے روکنا بھی ضروری ہے۔ آئی سی سی کا رسمی جواب ملنے کے بعد پی سی بی نے اب بین الاقوامی ادارہ سے آگے کی بات چیت شروع کرنے کی پیش قدمی کی ہے۔ فی الحال آئی سی سی اور پی سی بی کے درمیان مناسب طریقے سے بات چیت جاری ہے، تاکہ اس تنازعہ کا حل نکالا جا سکے۔ واضح رہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مقابلے پر بحران کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ 15 فروری کو ہونے والے اس میچ کو کھیلنے سے پاکستان نے انکار کر دیا ہے۔ اس کا نقصان پوری دنیائے کرکٹ کو جھیلنا ہوگا۔ ساتھ ہی میزبان سری لنکا کو اس سے بڑا نقصان ہونے والا ہے۔ سری لنکا کرکٹ بورڈ نے اس مسئلے پر پی سی بی کو باضابطہ ای میل کیا ہے، جس میں اس نے بتایا کہ پاکستان کے فیصلے سے سری لنکا کو کیا کیا نقصان جھیلنا پڑ رہا ہے۔ سری لنکا میڈیا کی رپورٹ کے مطابق، ٹی-20 ورلڈ کپ کے میزبان سری لنکا کرکٹ بورڈ نے پاکستان کرکٹ بورڈ کو ای میل لکھ کر یہ بتایا ہے کہ اگر ہندوستان-پاکستان کا میچ نہیں ہوا تو اس سے سری لنکا کو کافی نقصان ہوگا۔ ای میل میں کہا گیا ہے کہ میچ کی سبھی ضروری تیاریاں ہو گئی تھیں۔

ٹی ۲۰ رورلڈ کپ: چوٹ کے سبب ۷ رکھلاڑی ٹورنامنٹ سے باہر

چوٹ کی وجہ سے آسٹریلیا کو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اس ٹیم نے اپنے ۲ راہم گیند بازوں کو کھو دیا ہے، پیٹ کمنز کے بعد جوش ہیزل ووڈ بھی ٹی۔۲۰ رورلڈ کپ سے باہر ہو گئے ہیں

ٹی۔20 ورلڈ کپ 2026 کے آغاز سے 24 گھنٹے قبل ہندوستانی ٹیم میں ایک بڑی تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ تیز گیند باز ہرشت رانا چوٹ کی وجہ سے ٹی-20 ورلڈ کپ سے باہر ہو گئے ہیں۔ ہرشت رانا کو جنوبی افریقہ کے خلاف وارم اپ میچ کے دوران گھٹنے میں چوٹ لگی تھی اور اب ان کا جلد صحت یاب ہونا مشکل ہے۔ ہرشت رانا کی جگہ ہندوستانی ٹیم نے محمد سراج کو موقع دیا ہے۔ واضح رہے کہ ہرشت رانا ٹی-20 ورلڈ کپ سے باہر ہونے والے پہلے کھلاڑی نہیں ہیں۔ ہرشت رانا سمیت 7 کھلاڑی چوٹ کی وجہ سے ٹورنامنٹ سے باہر ہو چکے ہیں۔ چوٹ کی وجہ سے آسٹریلیا کو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اس ٹیم نے اپنے 2 اہم گیند بازوں کو کھو دیا ہے۔ پیٹ کمنز کے بعد جوش ہیزل ووڈ بھی ٹی-20 ورلڈ کپ سے باہر ہو گئے ہیں۔ پیٹ کمنز کمر کی انجری کی وجہ سے ٹی-20 ورلڈ کپ سے باہر ہوئے جبکہ جوش ہیزل ووڈ کو ہیمسٹرنگ اور اکیلز انجری ہوئی تھی اور وہ اس سے صحت یاب نہیں ہو سکے ہیں۔ پیٹ کمنز کی جگہ بین دوارشس کو شامل کیا گیا ہے جبکہ جوش ہیزل ووڈ کی جگہ شان ایبٹ کو ٹیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ آسٹریلیا کی طرح جنوبی افریقی ٹیم کو بھی انجری کے باعث دوہرا جھٹکا لگا ہے۔ بائیں ہاتھ کے بلے باز ٹونی ڈی زورزی کی دائیں ہیمسٹرنگ کا پٹھا پھٹ گیا ہے، یہ ہندوستان دورے کے دوران پیش آیا تھا۔ یہ کھلاڑی ٹی 20 ورلڈ کپ تک فٹ نہیں ہو سکا ہے۔ ان کے علاوہ ڈونووَن فریرا بھی 'ایس اے 20' کے دوران زخمی ہو گئے تھے، ان کے کندھے پر چوٹ لگی تھی۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم نے بھی چوٹ کی وجہ سے اپنا اہم گیند باز کھویا ہے۔ دائیں ہاتھ کے تیز گیند باز ایڈم ملنے چوٹ کی وجہ سے ٹی-20 ورلڈ کپ سے باہر ہو گئے ہیں۔ اس کھلاڑی کو ہیمسٹرنگ کے پھٹنے کی وجہ سے باہر ہونا پڑا ہے، ان کی جگہ کائل جیمیسن کو موقع ملا ہے۔ افغانستان کے تیز گیند باز نوین الحق بھی چوٹ کی وجہ سے ٹی-20 ورلڈ کپ سے باہر ہوئے ہیں۔ اس کھلاڑی کے دائیں کندھے میں اسٹریس فریکچر ہوا ہے۔ بی سی سی آئی کے مطابق ہرشیت رانا 4 فروری 2026 کو جنوبی افریقا کے خلاف وارم اپ میچ کے دوران گھٹنے کی انجری کا شکار ہوئے تھے جس کے باعث وہ میگا ایونٹ میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ ڈاکٹروں سے مشاورت اور اسکینز کے بعد بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم نے ہرشیت رانا کو ٹورنامنٹ کے لیے فٹ قرار نہیں دیا۔ ٹیم مینجمنٹ کی جانب سے ان کی جلد صحت یابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ بی سی سی آئی کا کہنا ہے کہ ہرشیت رانا کی جگہ فاسٹ بولر محمد سراج کو بھارتی اسکواڈ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

سپریم کورٹ نے انوراگ ٹھاکر پر عائد پابندی ہٹائی

اب بی سی سی آئی میں سنبھال سکیں گے عہدہ

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے سال 2017 میں دیے گئے اپنے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے واضح کیا کہ انوراگ ٹھاکر پر لگائی گئی پابندی تاحیات نااہلی کے طور پر نافذ نہیں کی گئی تھی۔ عدالت نے کہا کہ اس وقت اس کا مقصد مستقل پابندی لگانا نہیں تھا اور نہ ہی ایسا کرنا مناسب سمجھا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے بی جے پی کے سینئر رہنما، ہماچل پردیش سے رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر انوراگ ٹھاکر کو بڑی راحت دیتے ہوئے ان پر بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) میں عہدہ سنبھالنے سے متعلق عائد پابندی ختم کر دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد انوراگ ٹھاکر اب بی سی سی آئی کے عہدیدار کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں انجام دے سکیں گے۔ سپریم کورٹ نے سال 2017 میں دیے گئے اپنے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے واضح کیا کہ انوراگ ٹھاکر پر لگائی گئی پابندی تاحیات نااہلی کے طور پر نافذ نہیں کی گئی تھی۔ عدالت نے کہا کہ اس وقت اس کا مقصد مستقل پابندی لگانا نہیں تھا اور نہ ہی ایسا کرنا مناسب سمجھا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ سال 2017 میں لوڑھا کمیٹی کی سفارشات پر عمل نہ کرنے کے باعث انوراگ ٹھاکر کو بی سی سی آئی کے صدر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔ لوڑھا کمیٹی کے اصلاحاتی ضابطوں میں عمر کی حد، ایک عہدے پر قیام کی مدت اور سرکاری عہدے رکھنے والوں کے لیے سخت شرائط شامل تھیں۔ عدالت کا ماننا تھا کہ بی سی سی آئی میں شفافیت اور بہتر انتظامی نظام کے لیے ان اصلاحات کا نفاذ ناگزیر ہے، مگر انوراگ ٹھاکر کی جانب سے ان پر مکمل عمل درآمد نہ کیے جانے کی وجہ سے ان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی پر مشتمل بینچ نے 2017 کے فیصلے میں ترمیم کرتے ہوئے انوراگ ٹھاکر کو بی سی سی آئی کی داخلی، انتظامی اور دیگر سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دے دی ہے۔ عدالت نے کہا کہ انوراگ ٹھاکر پہلے ہی بغیر کسی شرط کے معافی مانگ چکے ہیں، جسے عدالت نے قبول کر لیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ جنوری 2017 میں عائد کی گئی پابندی کا مقصد مستقل نااہلی نہیں تھا۔ عدالت نے واضح کیا کہ وقت گزرنے کے ساتھ حالات بدل چکے ہیں اور اس تناظر میں پابندی کو برقرار رکھنا مناسب نہیں۔ قانونی ماہرین اور کھیل سے وابستہ حلقوں کا ماننا ہے کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ہندوستانی کرکٹ کے انتظامی ڈھانچے میں ایک اہم موڑ ثابت ہوسکتا ہے، کیونکہ انوراگ ٹھاکر ایک بار پھر بی سی سی آئی کے انتظامی امور میں فعال کردار ادا کر سکیں گے۔

اکشے کھنہ کسی سے بات نہیں کرتے

کنگنا نے کی جب اکشے کھنہ سے فلرٹ کرنے کی کوشش

نئی دہلی: بالی ووڈ اداکارہ کنگنا رناوت کا ایک پرانا انٹرویو سوشل میڈیا پر سرخیوں میں ہے، جس میں انہوں نے اکشے کھنہ کے رویے اور ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ جہاں اکشے کھنہ کے پرانے ڈانس کی ویڈیو وائرل ہو رہی ہے اور وہ 1300 کروڑ کی فلم ''دھرندھر'' کے ساتھ باکس آفس کے بادشاہ بنے ہوئے ہیں، وہیں کنگنا رناوت نے فلموں اور سیاست دونوں میں اپنا تسلط قائم کر لیا ہے۔ جہاں اکشے جلد ہی مہا کالی سے تیلگو میں ڈیبیو کریں گے، وہیں ایم پی کنگنا رناوت بھارت بھاگیہ ودھاتا جیسی فلموں کے ساتھ اپنی واپسی کی تیاری کر رہی ہیں۔ کنگنا رناوت کی ایک پرانی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے، جس میں انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے ایک بار اداکار اکشے کھنہ کے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش کی تھی۔ کنگنا رناوت نے بتایا کہ ان کی کوششوں کے باوجود، اکشے نے کوئی ردعمل نہیں دیا، کیونکہ وہ بہت کم بولتے ہیں اور سیٹ پر بھی اکثر خاموش رہتے ہیں۔ کنگنا رناوت نے یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ اکشے کھنہ صرف انل کپور سے کھل کر بات کرتے ہیں جس پر انل کپور نے انہیں اپنے چھوٹے بھائی جیسا بتایا۔ اکشے کھنہ کا ٹوئنکل کھنہ کے ساتھ گانا چھیا چھایا' پر ڈانس کرتے ہوئے ایک پرانا ویڈیو بھی گردش کر رہا ہے۔ شائقین انہیں ایک انڈر ریٹیڈ ڈانسر کہہ رہے ہیں۔ اکشے کھنہ کے لیے 2025 کا سال بہت کامیاب رہا، جہاں انہوں نے چھاوا اور دھرندھر جیسی فلموں کے ساتھ باکس آفس پر اپنا دبدبہ برقرار رکھا۔ فلم ''دھرندھر'' میں اکشے نے رحمان ڈکیت کا منفی کردار ادا کیا ہے۔ فلم نے دنیا بھر میں 1,300 کروڑ سے زیادہ کی ریکارڈ توڑ کمائی کی ہے۔ فلموں کے علاوہ کنگنا رناوت اب سیاست میں بھی سرگرم ہیں۔ انہوں نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات ہماچل پردیش کے منڈی سے جیت حاصل کی اور اب ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ اکشے کھنہ جلد ہی فلم مہا کالی سے تیلگو میں ڈیبیو کریں گے، جب کہ کنگنا ایک نفسیاتی تھرلر فلم بھارت بھاگیہ ودھاتا میں نظر آئیں گی۔

تھیٹر میں ناکامی، اب پربھاس کی ''دی راجہ صاب'' پر او ٹی ٹی صارفین کی تنقید

تیلگو سپر اسٹار پربھاس کی فلم ''دی راجہ صاب'' باکس آفس پر بری طرح ناکام ہونے کے بعد او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر ریلیز ہوئی

پربھاس کی ہارر کامیڈی فلم ''دی راجہ صاب'' تھیٹر میں مایوس کن کارکردگی کے بعد اب او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر بھی شدید تنقید کی زد میں آگئی ہے۔ ڈجیٹل ریلیز کے فوراً بعد سوشل میڈیا پر ناظرین کے تبصرے سامنے آئے، جن میں فلم کو کمزور اسکرپٹ اور غیر معیاری پیشکش کا مجموعہ قرار دیا گیا۔ مینز ایکس پی ایک رپورٹ کے مطابق، فلم کو سنیما گھروں میں ریلیز کے وقت ہی منفی ردعمل کا سامنا تھا۔ باکس آفس پر خراب شروعات کے بعد فلم زیادہ دن اسکرین پر برقرار نہ رہ سکی۔ توقع کی جا رہی تھی کہ او ٹی ٹی ریلیز کے بعد فلم کو نئی زندگی ملے گی، تاہم ڈجیٹل ناظرین کا ردعمل بھی مختلف ثابت نہ ہوا۔ ناظرین کی بڑی تعداد نے فلم کی کہانی کو بے ربط اور کمزور قرار دیا۔ کئی صارفین کے مطابق فلم ہارر اور کامیڈی کے درمیان توازن قائم کرنے میں ناکام رہی، جس کی وجہ سے نہ تو خوف پیدا ہو سکا اور نہ ہی مزاح مؤثر ثابت ہوا۔ اسکرین پلے کو غیر مربوط جبکہ مکالموں کو غیر متاثر کن بتایا گیا۔ فلم میں استعمال کیے گئے وی ایف ایکس اور تکنیکی عناصر بھی تنقید کا مرکز بنے۔ ناظرین کا کہنا ہے کہ بصری اثرات غیر معیاری اور کئی مقامات پر غیر مکمل محسوس ہوتے ہیں، جو بڑی بجٹ کی فلم کے معیار سے مطابقت نہیں رکھتے۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جب پربھاس کی فلموں سے بلند تکنیکی معیار کی توقع کی جاتی ہے۔ پربھاس کی اداکاری پر بھی ملے جلے بلکہ زیادہ تر منفی ردعمل سامنے آئے ہیں۔ بعض ناظرین نے کہا کہ وہ کردار کے ساتھ جڑ نہیں سکے اور پربھاس کی اسکرین موجودگی بھی متاثر کن ثابت نہ ہو سکی۔ سوشل میڈیا پر کئی تبصروں میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آیا اداکار نے اس اسکرپٹ کے انتخاب پر مکمل توجہ دی تھی یا نہیں۔ کچھ صارفین نے فلم کی تیاری پر ہونے والے اخراجات اور حتمی نتیجے کے درمیان واضح فرق کی نشاندہی کی۔ کئی تبصروں میں فلم کو ''ضائع شدہ موقع'' قرار دیا گیا، جبکہ بعض نے اسے پربھاس کے کریئر کی کمزور ترین فلموں میں شامل کیا۔ اگرچہ فلم کے چند مناظر اور موسیقی کو محدود سطح پر سراہا گیا، تاہم مجموعی طور پر ناظرین کی رائے منفی ہی رہی۔ او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر فلم کے ٹرینڈ کرنے کے باوجود یہ واضح ہے کہ صرف ویوز یا ٹرینڈنگ لسٹ کسی فلم کی کامیابی کی ضمانت نہیں ہوتیں۔ تفریحی صنعت کے مبصرین کے مطابق، ''دی راجہ صاب'' کی ناکامی اس بات کی مثال ہے کہ بڑے نام اور بھاری بجٹ کسی فلم کو کامیاب بنانے کے لیے کافی نہیں ہوتے، جب تک کہ کہانی اور پیشکش مضبوط نہ ہوں۔ فلم کے بعد پربھاس کے آئندہ پروجیکٹس پر مداحوں کی نظریں مرکوز ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ آنے والی فلموں میں اسکرپٹ کے انتخاب پر زیادہ توجہ دینا اداکار کے لیے ناگزیر ہو چکا ہے، کیونکہ مسلسل منفی ردعمل ان کی اسٹار امیج کو متاثر کر سکتا ہے۔

وکرانت میسی نے بیٹے کے پیدائشی سرٹیفکیٹ میں مذہب خالی رکھنے کی وجہ بتائی

بالی ووڈ اداکار وکرانت میسی نے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے وردان کے پیدائشی سرٹیفکیٹ میں مذہب کا خانہ جان بوجھ کر خالی رکھا

ممبئی: بالی ووڈ کے معروف اداکار وکرانت میسی نے اپنے بیٹے وردان کے پیدائشی سرٹیفکیٹ میں مذہب کا خانہ خالی رکھنے سے متعلق وضاحت پیش کی ہے۔ اداکار کے اس فیصلے پر سوشل میڈیا اور عوامی حلقوں میں بحث کے بعد انہوں نے واضح کیا کہ یہ قدم کسی احتجاج یا اختلاف کے طور پر نہیں بلکہ ایک شعوری اور ذاتی سوچ کے تحت اٹھایا گیا ہے۔ میڈیا کو دیے گئے ایک حالیہ انٹرویو میں وکرانت میسی نے کہا کہ وہ مذہب کو ایک انفرادی اور ذاتی معاملہ سمجھتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ان کے بیٹے پر پیدائش کے وقت ہی کسی مخصوص شناخت کا بوجھ ڈال دیا جائے۔ ان کے مطابق ہر انسان کو یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ شعور اور فہم کے ساتھ خود یہ طے کرے کہ وہ کس عقیدے یا راستے کو اپنانا چاہتا ہے۔ اداکار نے وضاحت کی کہ پیدائشی سرٹیفکیٹ میں مذہب کا خانہ خالی رکھنا کسی سرکاری مجبوری کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ یہ ان کا اور ان کی اہلیہ کا مشترکہ فیصلہ تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی پرورش اس انداز میں کرنا چاہتے ہیں جہاں انسانیت، احترام اور اخلاقی اقدار کو بنیادی حیثیت حاصل ہو، نہ کہ مذہبی خانوں کو۔ وکرانت میسی نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ اگر مستقبل میں انہیں یہ محسوس ہوا کہ ان کا بیٹا مذہب، ذات یا عقیدے کی بنیاد پر کسی دوسرے انسان کو کمتر سمجھنے لگا تو یہ ان کے لیے شدید دکھ کا باعث ہوگا۔ ان کے مطابق یہی وجہ ہے کہ وہ ابتدا ہی سے اپنے بچے کو کسی ایک شناخت میں قید نہیں کرنا چاہتے۔ اداکار نے اپنی ذاتی زندگی کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ان کا خاندان مختلف مذہبی پس منظر رکھتا ہے۔ ان کی والدہ سکھ، والد عیسائی ہیں، جبکہ ان کے بھائی نے نوجوانی میں اسلام قبول کیا۔ ان کی اہلیہ شیتل ٹھاکر ہندو خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ وکرانت میسی کے مطابق یہی تنوع ان کی سوچ کی بنیاد ہے اور اسی نے انہیں رواداری اور ہم آہنگی کی قدر سکھائی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ خدا پر یقین رکھتے ہیں اور خود کو روحانی انسان سمجھتے ہیں، تاہم وہ مذہب کو کسی ایک رسم یا شناخت تک محدود نہیں کرتے۔ ان کے مطابق عبادت، دعا اور شکرگزاری ہر اس جگہ ممکن ہے جہاں انسان کو سکون اور سچائی محسوس ہو۔ وکرانت میسی کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب بھارت میں شناخت، مذہب اور ذاتی آزادی پر مباحث مسلسل زیر بحث ہیں۔ ان کے اس موقف کو بعض حلقوں نے سراہا ہے جبکہ کچھ افراد نے اختلاف بھی کیا ہے، تاہم اداکار نے کسی تنقید کا جواب دیے بغیر صرف اپنی نیت اور سوچ کو سامنے رکھا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ وکرانت میسی اپنی سنجیدہ اداکاری اور سماجی موضوعات پر کھل کر بات کرنے کے لیے جانے جاتے ہیں۔ ان کا یہ حالیہ بیان بھی اسی تسلسل کا حصہ سمجھا جا رہا ہے، جس میں وہ ذاتی زندگی کے فیصلوں کو بھی دیانت داری اور وضاحت کے ساتھ عوام کے سامنے رکھتے ہیں۔

ٹیموتھی شلمیٹ کا، کائیلی جینر کیساتھ شادی کا اشارہ

پیرس: معروف فرانسیسی اداکار ٹیموتھی شلمیٹ نے سوشل میڈیا انفلوئنسر کائیلی جینر کیساتھ شادی کا اشارہ دیدیا۔

ٹیموتھی شلمیٹ نے مداحوں کو اپنی محبت بھرے زندگی کی ایک نادر جھلک دکھائی، اور کہا جا سکتا ہے کہ رومانس کے افواہوں میں شدت آ گئی ہے۔ اے ایف پی کی رپورٹ' کے مطابق ایک انٹریو کے دوران مشہور فرانسیسی اداکار ٹیموتھی شلمیٹ سے سوال کیا گیا کہ 'کیا آپ کی گرل فرینڈ ہے؟' جس پر اداکار نے ہچکچائے بغیر جواب دیا 'جی ہاں'۔ میزبان نے اگلا سوال کیا کہ 'کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کبھی شادی کریں گے'؟ انہوں نے پھر جواب دیا کہ آپ نے بہت پرسنل سوال پوچھ لیا ہے اور آپ مجھے مشکل میں ڈالنے والے ہیں، تاہم پھر انہوں نے فوری مسکراتے ہوئے جواب دیا 'جی ہاں'۔ جب انٹرویو لینے والے نے شرارتاً پوچھا کہ کیا ہمیں بھی شادی میں مدعو کیا جائے گا؟ شلمیٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا 'ہم سے کیا مراد ہے، آپ سب'، جس پر وہاں موجود لوگ ہنس پڑے۔ یاد رہے کہ ٹیموتھی شلمیٹ 2023 سے امریکی کاروباری خاتون اور سوشل میڈیا انفلوئنسر کائیلی جینز کو خاموشی سے ڈیٹ کر رہے ہیں جو سب سے پہلے بیونسے کے کنسرٹ میں عوامی طور پر ایک ساتھ دکھائی دیے۔ ذرائع نے ان کے تعلقات کو بہت سنجیدہ قرار دیا ہے کہ یہ افواہیں ہیں کہ اس سال منگنی بھی ہوسکتی ہے۔ وہ لاس اینجلس میں ایک شادی شدہ جوڑے کی طرح ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔ ہالی ووڈ فلم مارٹی سپریم کیلئے بہترین اداکار کا کریٹکس چوائس ایوارڈ وصول کرتے ہوئے شلیمیٹ نے کائیلی جینز کی محبت اور بھرپور حمایت پر شکریہ ادا کیا۔ معروف فرانسیسی اداکار ٹیموتھی شلمیٹ نے سوشل میڈیا انفلوئنسر کائیلی جینر کے ساتھ شادی کا اشارہ دیدیا۔ ٹیموتھی شلمیٹ نے مداحوں کو اپنی محبت بھرے زندگی کی ایک نادر جھلک دکھائی، اور کہا جا سکتا ہے کہ رومانس کے افواہوں میں شدت آ گئی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی کی رپورٹ' کے مطابق ایک انٹریو کے دوران معروف فرانسیسی اداکار ٹیموتھی شلمیٹ سے سوال کیا گیا کہ 'کیا آپ کی گرل فرینڈ ہے؟' میزبان نے اگلا سوال کیا کہ 'کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ کبھی شادی کریں گے'؟۔